# مکمل محاربات روس و جاپان سنہ ۱۹۰۴ء

## حصہ اول

جسکو منشی محمد فضل حسین صاحب بسمل مصنف نسخہ اکسیر ذخیرہ معلومات شرح بہارستان خلاصہ تمدن ہند وغیرہ وغیرہ نے

اردو اور انگریزی کی چیدہ اخبارات و نیز دیگر مستند ذرایعہ سے

مرتب کیا

اور

مینیجر الیف - ایچ بسمل اینڈ برادرس بکسیلرس کے اہتمام سے

مطبع افضل المطابع مراد آباد میں طبع ہوا

اول ۵۰۰ جلد     نمبر ۹۰     قیمت فی جلد ۸/

# التماس مولف

آنانکه خاک را بنظر کیمیا کنند — آیا بود که گوشهٔ چشمے بما کنند

یون تو فن تاریخ نویسی اگرچہ بہت ہی مشکل کام ہی مگر موجودہ ہنگامہ اقصائے مشرق کے واقعات قلمبند کرنا اور بھی زیادہ کٹھن تھا کیونکہ اس جنگ کی صحیح خبرین ملنا قریب قریب ناممکن تھین تاہم مین نے اس کتاب کو طیار کرنیمین علاوہ مستند کتب کے دیسی ہندوستان کی نہایت ہی معتبر و معزز انگریزی اردو اخبارات (جنکی فہرست ذیل مین درج ہی) امداد لیکر اس کتاب کو مرتب کیا ہی اور چونکہ مین اپنے کو فن تاریخ نویسی مین ایک مبتدی سے زیادہ نہین خیال کرتا اور اسمین یہ میری پہلی ہی تالیف ہے اسپر طرہ یہ ہوا کہ جس وقت مین کتاب کے آخری جزو ترتیب دے رہا تھا تو دفعتاً علیل ہو گیا یعنی آخری جزو ایام علالت مین مرتب ہوا ہی لہذا فن تاریخ کے ماہرین اصحاب کی خدمت مین بکمال ادب گذارش ہی کہ جو عیوب و نقائص اس کتاب کے متعلق اونکی نظر سے گذرین اون تمام سے بہمہ ان کو مطلع فرماوین تاکہ دوسرے ایڈیشن مین اونکو دور کر دیا جاوے

(فہرست اخبارات جس سے کتاب ہذا کی طیاری مین امداد لیگئی تھی)

پاینیر — انڈین ڈیلی ٹیلیگراف — آبزرور — ڈیلی کرانکل — سیول ملٹری گزٹ — آرمی نیوز — وطن — وکیل — اردو اخبار — حبل المتین — سیول ملٹری نیوز — کرزن گزٹ — پیسہ اخبار

خاکسار

# لغات جنگ

## ردیف الف

**ادزومہ** جاپانی زرہ پوش کروزر وزن ۱۰ ہزار ٹن انجن ۱۵ ہزار اسپی طاقت کی رفتار ۲۴ میل۔ زرہ ۳/۵ ۶ انچ دبیز اسپر ہہ توپین ۸ انچ اور ۱۴ توپین ۶ انچ قطر کی ہین انگلستان مین بنا۔

**ارٹامانوف** روسی جنرل آٹھوین روسی رائفل برگیڈ کا کمانڈر ہی یہہ برگیڈ ۲۹-۳۰-۳۱ و ۳۲ وین برگیڈ پر مشتمل ہی اور اوسکا ہیڈ کوارٹر ولاڈی وسٹاک ہی۔

**ارورا** دوم درجہ کا روسی آہن پوش جہاز جو بزرطہ بیڑہ کی شمول مین بحرہ قلزم مین مقیم ہے۔

**ازومہ** جاپانی زرہ پوش کروزر ہے جسکا وزن ۹۴۶۳ ٹن۔ انجن ۱۶ ہزار اسپی طاقت رفتار ۲۱ ½ میل۔ زرہ ۶ انچ دبیز اسپر ہہ توپین ۸ انچ اور ۱۰-۶ انچ قطر کی چڑہی ہوئی ہین۔ انگلستان مین بنا۔

**اساما** جاپانی زرہ پوش جہاز۔ باربرداری ۱۰ ہزار ٹن انجن کی طاقت ۱۸ ہزار گھوڑونکی رفتار ۲۱ ½ میل زرہ ۶ انچ دبیز چار توپین ۸ انچ قطر کی اور دس ۶ انچ قطر کی اسپر چڑہی ہین۔ انگلستان مین بنا ہے۔

**اساہی** جاپانی مصافی جہاز وزن ۱۵ ہزار ٹن۔ انجن ۱۸ ہزار اسپی طاقت کی رفتار ۱۸ ناٹ ہی زرہ ۲/۵ ۱۴ انچ دبیز ۱۲ انچ قطر کی ہہ توپین ۵ انچ قطر کی ۴ توپین اس پر چڑہی ہوئی ہین۔ اسکاٹ لینڈ مین بنا ہے۔

**اسکولڈ** یہہ اول درجہ کا روسی زرہ پوش جہاز ہی باربرداری ۷ ہزار ٹن رفتار ۲۳ میل بارہ توپین ۶ انچ قطر کی اسپر چڑہی ہوی ہین۔ پورٹ آرتھر مین مقیم تھا جو ۹- فروری کی معرکہ مین جاپانیون نے بیکار کر دیا۔

**الماز** ایک روسی زرہ پوش جہاز ہی جو بزرطہ بیڑہ کی ہمراہ بحرہ قلزم مین ہے۔

**انٹنگ ماشاہو** سرحد کوریا پر دریار یالو کی شمالی کنارہ پر مشرقی منچوریا کا اہم تجارتی شہر جو کوریا کی شہر ویجو کی بالکل مقابل اور نیگفو سی ۲۱ میل کی فاصلہ پر بجانب جنوب واقع ہی اس شہر کو امریکہ سی معاہدہ کرنیکی بعد چین نے عام تجارت کی واسطے کھولکر بندرگاہ صالحنت قرار دیا ہے مگر بالفعل روسی افواج کی قبضہ مین ہے۔

**اوساکا** جاپان کا مشہور بندرگاہ جاپانی آبنائی پر واقع ہی آبادی ۱۳ لاکھ بلحاظ آبادی یہہ شہر جاپان مین دوسری نمبر پر ہے کیوٹو سابقہ دارالخلافت سی چند میل کی فاصلہ پر ہی یہان اتواپ و اسلحہ کی اکثر سرکاری کارخانہ ہین۔

**اوسیلی آبیا** روسی مصافی جہاز ہی جو بزرطہ بیڑہ کی ہمراہ بحرہ قلزم مین مقیم تھا اسکا وزن ۱۲ ہزار ٹن اور توپین ۴ دس انچ قطر کی ۱۰-۶ انچ قطر کی اسپر چڑہی ہوئی ہین۔

**اییف** سلطنت روس مین مشرق الاقصائی کا وائسرائی جسکو تقریباً شاہانہ اختیار حاصل ہین مفصل سوانح عمری حاشیہ صفحہ ۵۵ پر ملاحظہ ہو۔

**اٹیو۔ مارکوئس** - جاپانی بسمارک اپنے ملک کا بہترین مدبر شہنشاہ جاپان کا اعلی مشیر اور سلطنت کی موجودہ آئین نظم و نسق کا مجوز و بانی انگلستان و جاپان مین اتحادی معاہدہ کا باعث اپنے ملک و قوم کا سچا بہی خواہ پبلک کا پورا معتمد۔

**ایٹو ایڈمرل** وائی کونٹ جاپانی بیڑہ عظیم یوکوساگا کا کمانڈر بحری فوج کا اعلیٰ ترین افسر بحار چین جاپانی جاپانی بیڑہ کا اعلیٰ ترین افسر تھا

**اٹیو سیت** جاپانی آہن پوش جہاز جسکی اندر سلح خانہ رہتا ہی اور جو ہر امر مین اوزدمہ کا مشابہ ہی۔

**انو لی** جاپانی فوج مین اس کمانڈر بیعت کی تعنیاتی کیوری پر ہی جو بہر اٹلیفیڈ پر واقع ہی جاپانی بحری اٹیاٹہ بحری اسکا دوسرا درجہ ہی۔

**اوگاوا** بیرن و لفٹنٹ جنرل - جاپانی فوج کی چوتھی ڈویژن کا کمانڈر ہی۔

**اوکو** بیرن و جنرل محاربہ چین و جاپان مین بہت بڑی ناموری حاصل کرنیوالا ایک نامور جاپانی جنرل۔

**اوکونو** لفٹنٹ جنرل - جاپانی فوج کے چھٹے ڈویژن کا کمانڈر

**اوسیکو** لفٹنٹ جنرل جاپانی فوج کی ساتوین ڈویژن کا کمانڈر

**اوشیما** لفٹنٹ جنرل جاپانی فوج کے تیسری ڈویژن کا کمانڈر

**اویاما** کونٹ و فیلڈ مارشل جاپانی افواج کا سپہ سالار نہایت تجربہ کار اور فوجی حلقہ مین ممتاز جنرل ہی۔ اسوقت اسکی عمر ۶۱ سال ہی محاربہ چین و جاپان مین جاپانی حملہ آور فوج کی دوسری حصہ کی کمان پر تہا اس محاربہ مین دیگر کارنامونکے علاوہ پورٹ آرتھر، تالین وان (ڈالنی) اور وی ہائی وی کو اسی نے فتح کیا تہا

**ایٹاجیما** جاپانی بندر جہان جاپانی بحری سپاہ کا حربی مدرسہ ہی تمام جاپانی بحری افسر اسی مدرسہ مین تعلیم پاتے ہین۔

**اپولچینی** روسی ریزرو افواج کا نام ہی جس کی نقل حرکت شدید جنگ یا قومی خطرہ کی وقت امپریل منظوری سے ہوتی ہے اسکی تعداد ۳۴ - لاکہہ ہی اور اس مین ہر طبقہ کی جوان شامل ہین۔

**آری ساکا** یہ جاپانیو نے ایک خاص نمونہ کی توپ کا نام رکہا ہی جو ان کی توپ خانہ مین کثرت سے ہی اور جاپان مین ہی بنتی ہے جاپانی ساخت کی جدید رائفل کا بہی یہی نام ہی۔

**ایٹا باشی** اس مقام پر جاپان کا گولہ بارود کا کارخانہ ہی اسکی علاوہ میگوندا ہمانا اور فوجی مین بہی اور کارخانے ہین۔

**اینگلو جاپانی معاہدہ** - کتاب ہذا کے حاشیہ صفحہ ۱۴۱ پر درج ہی۔

# ردیف ب

**بیرن باماٹو** ایڈمرل جاپانی وزیر سبغہ بحر۔

**بویان** روسی کروزر درجہ اول وزن ۳۰۰۰ ہزار ٹن رفتار ۲۱ میل ۲ - آٹہ انچ قطر کی اور ۸ چہہ انچ قطر کی توپین اس پر چڑہی ہوئی ہین مقام ماموریت پورٹ آرتھر ہی۔

**پویاریین** روسی جنگی جہاز جسکا وزن ۱۳ ہزار ٹن اور رفتار ۲۲ میل ہے اسکی میگزین مین ۶ توپین بارہ انچ قطر کی ہین مقام ماموریت چیموپو اور بقول جاپانیان متصل پورٹ آرتھر غرق ہوگیا۔

**بورگاریٹر** روسی جنگی جہاز وزن ۱۰ ہزار ٹن رفتار ۲۳ میل اسپر ۱۶ توپین رہتی ہین مقام ماموریت ولادی وسٹاک۔

بلاگوویسٹ سٹاک - یا بلیگو ویسٹ چنگ - دریائی امور پر روس کا اہم تجارتی شہر جہان سنہ ۱۹۰۰ء مین روسیون نے چینیون کا قتل عام کیا تھا -

بورس - گرانڈ ڈیوک - زار کی چچا گرانڈ ڈیوک ولادیمیر کا بیٹا جو میدان جنگ مین شریک ہی -

بروٹن خلیج - بحیرہ جاپان مین کوریا کی شمالی مشرقی ساحل پر ہے اسکی مشہور بنا ور پورٹ لازاروف اور ونس ین ونس کہاری ینگ سٹانگ پر واقع ہی جو خلیج بروٹن کی وسط مین ہے -

## ردیف پ

پلاٹوا - روسی کروزر وزن ساٹ ہزار ٹن رفتار ۲۰ میل فی گھنٹہ اسپر ۲ توپین ۶ انچ قطر کی چڑہی ہوئی ہین -

پیریس ویٹ - روسی جہازی جہاز وزن ۱۲ ہزار ٹن رفتار ۱۹ میل ہے - دس انچ اور ۶ انچ قطر کی توپین اسپر چڑہی ہوئی ہین -

پونیڈا - روسی جنگی جہاز نمبر ۲ وزن ۱۲ ہزار ٹن رفتار ۱۹ میل ہے دس انچ ۶ چہ انچ کی توپین اسپر چڑہی ہوئی ہین - مقام اموریت پورٹ آرتہر

پنگیانگ - علاقہ کوریا مین سمندر سے دو کوس شہر ہی سنہ ۱۸۹۴ء مین جاپانیون نے چینیون پر اسی مقام پر فتح حاصل کی تہی اسکی آبادی ۵۰ ہزار ہے -

پوسی ای وسکی - روسی بری افواج کا اعلی جنرل - اور صوبہ دارسا کا ڈپٹی گورنر جنرل ہی -

پیریسویاولوسک - روسی جنگی جہاز وزن ۱۱ ہزار ٹن رفتار ۲۰ میل ہے - بارہ انچ اور ۱۲ چہ انچ کی توپین اسپر نصب ہین -

پولٹوا - دیکھو حاشیہ صفحہ ۶۱

پلو - دریا (اسنگ) منچوریا اور کوریا کے درمیان شمالی و مغربی خطہ سنہ ۱۹۰۳ء روس نے کوریا سے جنوب جانب اسکی جنگل کاٹنے کی رعایت حاصل کی تھی -

پورٹ آرتہر - اسکی مفصل کیفیت صفحہ ۶۸ پر دیکھو -

## ردیف ت

تسوشیمہ - آبنائی کوریا مین جاپان کا ایک نہایت مستحکم اور قلعہ بند جزیرہ ہے جو جنگی لحاظ سے ایک اہم ترین مقامات مین سے ہی اسکی لمبائی ۴۰ میل ہے گر جوار کے موقع پر پانی چڑہنے کی وجہ سے اسکے درمیانی حصہ مین بہی پانی اس شان سے آجاتا ہے کہ ایک کے دو جزیرہ ہو جاتی ہین -

تارپیڈو کی تشریح حاشیہ صفحہ ۷۴ لغایتہ ۷۵ پر دیکھو -

تاشیمی - لفٹنٹ جنرل جاپانی فوج کی آٹھوین ڈویژن کا کمانڈر

## ردیف ٹ

ٹاکی شکی - جاپانی جزیرہ تسوشیمہ کا ایک بندر جو بحری مرکز اور کوئلہ کا مخزن ہے

ٹاٹونگ کاؤ - دریائی یالو کے دہانہ پر کوریا کا ایک بندر جسکو کوریائی حال مین کل دنیا کی تاجرون کی لئے کھولا ہے -

ٹالن وان - ڈالنی کا دوسرا نام ہی -

ٹوکیو - جاپان کا دارالحکومت جسکی آبادی ۱۵ لاکھ دریا سمیدا کے کنارے سمندر سے ۸ میل کے فاصل پر واقع ہے -

**ٹوکیوا** جاپانی سیاحی جہاز اسکی وسعت ۱۰ ہزار ٹن اور انجن ۱۸ ہزار اسپی طاقت رفتار ½ ۲۱ میل زرہ ۶ پانچ دیڑہ آٹھہ انچ اور ۱۰ چھہ انچ قطر کی توپین اس پر نصب ہین۔

**ٹومن** دریا۔ کوریا کی شمال مین کوریا اور مشرقی سائبریا مین حد فاصل ہی۔

**ٹوکوسوچو۔** جاپانی فوج مین اعلیٰ رتبہ کا غیر کمیشنڈ آفیسر ہوتا ہی اس سی نیچی کا درجہ سوچو کا ہی جو انگریزی سارجنٹ میجر کی برابر ہوتا ہی گنشو اور گوشو بالترتیب سارجنٹ ور کارپورل کی برابر ہے۔

**ٹویاماگیکو** یہہ جنگی تعلیمی مدرسہ ہی جہان تمام جاپانی افسر تعلیم پاتی ہین تعلیم کا نصاب مشکل اور مکمل ہی۔

**ٹیکو** بندر فوسان سیول ریلوی پر کوریا کا ایک شہر ہے۔

**ٹیرااوشی جنرل** جاپان کا وزیر جنگ۔

**ٹوگو** وائس ایڈمرل موجودہ جنگ روس و جاپان کا نامور اور ہر دلعزیز افسر اسکی سوانح عمری حاشیہ صفحہ ۵۶ پر دیکھو۔

# ردیف ج

**جنچوان** چلفو کا دوسرا نام ہی اسکی مفصل کیفیت حاشیہ صفحہ ۶۲ پر ملاحظہ ہو۔

**جاپانی بحیرہ** بحرالکاہل کا شمالی و مغربی حصہ جو جاپان اور مشرقی سائبریا کوریا کی درمیان ہے۔

**جزو** میکاڈو شہنشاہ جاپان کی پریوی کونسل کی عالیشان ممبر و نکو کہتی ہین جسمین اشخاص ذیل مین شامل ہین۔ مارکوئس اٹیو۔ مارکوئس یماگاٹا کونٹ متساگی ٹا کونٹ انیوی۔ اور مارکوئس اویاما اگرچہ ان مشیرونکی انجمن جاپانی قوانین و ضوابط مین دخیل نہین ہی۔ لیکن چونکہ یہہ سب ۵ راست شہنشاہ کی مشیر ہین اسوجہہ سی تمام با اختیار ہین۔

# ردیف چ

**چیفو** چینی صوبہ شانتنگ کا اہم تجارتی بندر جو پورٹ آرتھر کی مقابل واقع ہی اور براہ سمندر ۸۹ میل کی مسافت پر بجانب جنوب ہی اور تمام ممالک کی تجارت کیواسطی کھلا ہوا ہی۔

**چین دن ٹاؤ** چینی شہر ٹینٹسن کا جو ساحل سی اندر دریا پر واقع ہی سرمائی بندر ہی۔

**چیمپو** کوریا کی مغربی ساحل پر دریائی ٹاٹونگ کی شمالی شاخ کی دہانہ پر واقع ہی اور قصبہ پنگ یانگ کا بندر ہی سنہ ۱۸۹۹ء سی علانیہ تجارت کیواسطی کھولدیا گیا ہی۔

**چملفو** ملاحظہ ہو حاشیہ صفحہ ۶۲

# ردیف خ

**خاربن یا کھاربن یا ہاربن۔** منچوریا ریلوی سرکل کا مرکز اسکو روسیون نی بہت کوشش کی بعد روسی افواج اقصائی مشرق کا ہیڈکوارٹر بنالیا ہے جہان بیشمار بارکین بنگلی ہین اور اب نہایت سر سبز مقام ہے۔

**خابارودسک یا خابارودکا** دریائی آمور پر واقع ہی پہلی اقصائی مشرق کی روسی علاقہ کا صدر مقام تھا اسکی آبادی دس ہزار ہے۔

# ردیف ڈ

**ڈائنا** ایک روسی جہاز تھا جسپر ۸ توپین نصب تھین باقی حالات حاشیہ صفحہ ۶۰ پر دیکھو

**ڈالنی یا ڈالنوان)** اسجگہہ پر ٹرانس سائبیرین ریلوی کا اختتام ہوتا ہی اور سنٹ پیٹرسبرگ سی ۵۷۴۳ میل کی فاصلہ پر اور جزیرہ نما لیاؤ ٹنگ کی بالکل

انتہا پر پورٹ آرتھر کے قریب واقع ہے روسیون نے اوسی سب سے بڑا تجارتی مرکز اور فوجی جنگ کا بل بنانیکی کوشش کی ہے لیکن حسب توقع کامیابی نہین ہوئی دہمیان تجارتی گودام کارخانہ اور جونفوگو دیان غیرہ بنانیمین ۶ کرور روپیہ صرف کرچکے ہین ڈالنی نوآباد شہر جسکو روسیون نے ٹالن وان کے پرانے چینی شہر کے متصل ایکسال کے عرصہ مین طیار کیا ہے اور تمام بازار مکان وغیرہ سرکاری خرچ سے تعمیر ہوئے ہین ۔

## ردیف ر

روورک روسی سیاحی جہاز وزن گیارہ ہزار ٹن رفتار ۲۰ میل اسپر ۴-آٹھہ انچ اور ۱۶-چھہ انچ قطر کی توپین چڑھی ہوئی ہین ۔

روشیا روسی کروزر وزن ۱۲ ہزار ٹن رفتار ۲۰ میل توپین اسپر روورک کی برابر نصب ہین ۔

رٹیوزن بارٹیزن روسی جنگی جہاز وسعت ۱۲۷۰۰ ٹن رفتار ۱۸ ناٹ اسپر ۱۲ توپین نصب ہین امریکہ مین بنا ہے ۔

## ردیف ز

زاروچ اسکی مفصل تشریح حاشیہ صفحہ ۵ پر ملاحظہ ہو ۔

زار روس شہنشاہ روس کا خطاب ہے جو تمامی روسی مقبوضات کا خودمختار بادشاہ ہے موجودہ شہنشاہ روس کا نام نکولس دوم ہے جو ۱۸ - مئی ۱۸۶۸ء کو پیدا ہوا اور یکم نومبر ۱۸۹۴ء مین تخت نشین ہوا ۔

## ردیف س

ساسیبو یا ساسیہو جاپان کا بحری مرکز جو ناگاساکی سے چند میل کے فاصلہ پر واقع ہے جہانپر جاپان کا بہت بڑا ڈک یارڈ اور جہازی کارخانہ ہے

سانگڈو کوریا کا سابق دارالحکومت جسکی موجودہ آبادی ۵۰ ہزار ہے ۔

سوڈن سیول فوزن ریلوی کا سیول کی جانب کا ٹرمنس ہے کیونکہ جاپانی جو لاین سیول کی جانب بنا رہے ہین وہ آخر جنگ تک بمشکل بنی تھی

سگریڈلوف روسی ایڈمرل روسی بیڑہ عظیم بحر اسود کے سپہ سالار ہے اسکا خیال ہے کہ آخر کار روس بر و بحر دونو مقامات پر کامیاب ہوگا ۔

سکواڈرن سٹینڈنگ یعنی جاپانی بحری افواج کا ایک حصہ کا خطاب ہے جسمین اعلیٰ درجہ کی جنگی اور سیاحی جہاز شامل ہین گو آغاز جنگ سے یہ تفریق نہین ہی ہے ۔

سمی شیمہ جاپانی ایڈمرل ساسیبو کی بحری مرکز کا کمانڈر ہے ۔

سونگ چن کوریا کی شمال مغربی ساحل پر تجارتی بندرگاہ ہے وہان لنگرگاہ نہین ہے اور کھلی سمندر مین بھی جہاز وکو لنگر ڈالنا پڑتا ہے اسلئے کوئی اچھا موقع نہین ہے ۔

سنگری دریا شمالی منچوریا مین ہے گذر کر دریائے آمور مین گرتا ہے خاربن اسکی داہنی کنارہ پر آباد ہے جہان اسپر ۱۳۱۵ فٹ لمبا ریلوی پل بنایا گیا ہے ۔

سیواسٹوپل روسی صافی جہاز وزن ۱۱ - ہزار ٹن رفتار ۱۷ میل ہے - بارہ انچ اور ۱۲ چھہ انچ کی توپین اس پر چڑہی ہوئی ہین

سیول کوریا کا پایہ تخت ہے آبادی ۲ لاکھ ہے جسکا بندرگاہ چلفو ہے دونو کے درمیان ریل جاری ہے تمام سلطنتون نے اپنی اپنی سفارت خانونکی حفاظت کے واسطے کچھہ کچھہ سپاہ وہان بھیج رکھی ہے اس شہر مین ٹریموی جاری ہے اور وہ رفتہ رفتہ یورپ کے شہرونکا رنگ ڈھنگ اختیار کرتا جاتا ہے ۔

## ردیف ش

شان ہیکوان چین کا شہر جو دیوار اعظم کے مشرقی سرے کے انتہا پر ٹانکو نوچنگ ریلوی پر واقع ہے آغاز جنگ تک روسیونکے قبضہ مین تھا ۔

شان ٹنگ چین کا شمال مشرقی صوبہ جزیرہ نما پر واقع ہے جسکا بڑا شہر جرمن مقبوضہ کیا ؤچاؤ اسی کے ساحل پر واقع ہے ۔

**شکی شیما** جاپانی مصافی جہاز وزن ۱۵ ہزار ٹن انجن ۱۵ ہزار گھوڑونکی طاقت کی رفتار ۱۸ میل زرہ ۶ انچ دبیر ہے توپین ۱۲ انچ اور ۱۲ چھ انچ کی اسپر چڑہی ہوئی ہی انگلستان مین بنا ہی

**شنگ کنگ** منچوریا کی تین صوبون مین سب سے زیادہ جنوبی صوبہ ہی۔

**شیکشیما** جاپانی جنگی جہاز وزن ۱۵ ہزار ٹن قوت ۱۵ ہزار گھوڑونکی رفتار ۱۸ میل ۱۴ توپین اسپر ہین دریای ٹیمز پر طیار ہوا ہی۔

**شیمونا سکی** جاپانی جزیرہ ہانڈو مین ایک مضبوط قلعبند مقام ہی ۱۸۹۵ء مین چین و جاپان کے درمیان بعد جنگ کے اسی مقام پر شرائط صلح طی ہوئی تہین۔

## ردیف ف

**فارموسا** ایک بڑا جزیرہ ہی جسکو ۱۸۹۵ء مین جاپانیون نے چینیون سے لڑکر حاصل کیا ہی۔

**فوجی** جاپانی مصافی جہاز وزن ۱۲۳۲۰ ٹن انجن ۱۳ ہزار گھوڑونکی طاقت کے رفتار ۱۸ میل زرہ ۱۴ انچ دبیز چار توپین ۱۲ انچ اور ۱۰ چھ انچ کی اسپر چڑہی ہوی ہین انگلستان مین بنا ہی

**فوسن** یا پوسان جنوبی کوریا کا سب سے بڑا بندر مصالحت ہی سمین کوریہ کے باشندی ۳۰ ہزار اور جاپانی ۶ ہزار آباد ہین یہ جاپانی بندر شیمونا سکی سے ۱۲۵ درجاپانی بندر تسوشیمو سے محض ۶۰ میل کے

فاصلہ پر ہی کوریا پر اکثر حملہ کرنیکی حالت مین پہلے اسی بندر پر جاپانی اُترتے ہین اس جگہہ سے جاپان تک کیبل گرام (بحری تار) جاری ہی اور سیول فیوسن ریلوی لائین کا

جنوبی ٹرمینس ہی جو گورنمنٹ جاپان کی طرف سے زیر تعمیر ہی لائین مذکور فیوزن سے کتنگو تک بن چکی ہی جو قریب ۳۰ میل کے ہی اور باقی جلد بنے والی ہے۔

## ردیف ک

**کاوامورا** لفٹننٹ جنرل و بیرن۔ جاپانی فوج کے دہم ڈویژن کا محاربہ چین و جاپان مین شامل ہونے والا کمانڈر۔

**کتسورا** کونٹ وزیر اعظم جاپان۔ جو مشہور جنرل ہی محاربہ چین و جاپان مین شامل ہوکر بہت امتیاز حاصل کیا تہا۔

**کساگا** جاپانی کروزر جو ارجنٹائن ایک جہازون مین سے ہی جسکو جاپان نے قیمتاً خرید کیا تہا اسکا وزن ۷ ہزار سات سو ٹن ہے۔

**کساگی** جاپانی کروزر وزن ۵ ہزار ٹن انجن ۱۵ ہزار پانچسو گھوڑونکی طاقت کی رفتار ۲۳ میل زرہ ۴ انچ دبیز توپین ۲ آٹھ انچ اور ۱۰ ساڑہی چار انچ قطر کی چڑہی ہوئی ہین۔ امریکہ مین بنا ہی۔

**کوبی** جاپانی بندر تجارتی مرکز آبادی پونے دو لاکہہ یہان جہازون کے مرمت کا کارخانہ ہی۔

**کوداما** لفٹننٹ جنرل و بیرن۔ جاپان کا نائب سپہ سالار افواج محاربہ چین و جاپان مین قائم مقام وزیر جنگ تہا۔

**کوریا** جزیرہ نما اور مستقل سلطنت ہی مفصل حال صفحہ ۷۹ پر ملاحظہ ہو۔

**کوری** جاپان کا قلعبند بحری مرکز ہیروشیمہ سے چند میل فاصلہ پر ہی وہان پر بہت سے سرکاری بحری کارخانہ اور حوض ہین۔

**کروکی** جاپانی جنرل فاتح دریای یالو جاپانی حملہ آور فوج مقیم دریائی یالو کی مقدمۃ الجیش کا کمانڈر ہی

**کروپاٹکن** روسی وزیر جنگ و جنرل اسکی مفصل سوانحعمری صفحہ ۹۳ پر درج ہے **کسن پن** کوریا کے مغربی ساحل پر تجارتی بندرگاہ ہے۔

**کوانٹنگ** جزیرہ نما لیاؤتنگ مین چھوٹا سا صوبہ ہے جسمین وہ علاقہ بھی شامل ہی جسکا پٹہ چین نے روس کو لکھدیا ہی ڈالنی اور بندر آرتہر اسی صوبہ مین ہین۔

**کھاباروکا** (کھاباروسک) یہہ مقام انتہائی مشرق مین روسی گورنر جنرل کا سابق مین دار الحکومت تہا یہہ شہر دریای آمور پر واقع ہی جسکی آبادی دس ہزار ہے

**کیاؤچاؤ** (کیاتشو) شانٹنگ کے چینی صوبہ مین ایک بندر ہی جسکا پٹہ جرمن کو لکھدیا گیا ہی۔

## ردیف ک (گ)

**گروزوبائی** اول درجہ کا روسی جنگی جہاز ہی وزن ۱۲ ہزار ٹن رفتار ۱۸ میل ہی آٹھہ انچ اور ۱۲ چھہ انچ کی توپین اس پر چڑہی ہوئی ہین مقام ماموریت ولاڈی وسٹاک

**گروڈیکوف** روسی جنرل ۱۹۰۰ء کی روسی مہم منچوریا کا سپہ سالار۔

ز

گنزو - جاپانی مدبر و مشیر خاص شہنشاہ جاپان -

## ردیف ل

**لاونیگ** مکڈن اور پورٹ آرتھر کے درمیان ریلوی لائن پر ایک اہم مقام ہے جہان روسیون نے مارچ کے مہینہ مین فوج جمع کی تھی -

**لاؤٹنگ** جزیرہ نما ہے منچوریا کے جنوبی کونہ کا نام ہے - **لامسڈرف** روسی وزیر خارجیہ کا نام ہے -

**لنشین** یہہ جاپانی جنگی جہاز ہے جسکو جاپان نے ارجنٹائن ایپلک سے خریدا تھا اسکا وزن ۷۷۰۰ ٹن ہے -

## ردیف م

**مانٹو** ہا سبزو جزیرہ ہانڈو علاقہ جاپان مین بحری ڈاک یارڈ ہے -

**مانچوریا** چینی صوبہ جو چین کے شمال مین دیوار اعظم کے اوپر تین قسمتون مین منقسم ہے اسکی آبادی ۹۰ لاکھہ رقبہ ۳ لاکھہ ۶۳ ہزار میل مربع ہوگرونکی مشہور بغاوت کے فرو کرنیکے بہانہ سے سنہ ۱۹۰۰ع سے روس اسپر قابض ہے اکتوبر سنہ ۱۹۰۳ع مین ضرور خالی کر دینیکا وعدہ تہا اسکے عدم ایفا پر جاپان سے جنگ شروع ہوی ہے

**مسانفو** سامفو جنوبی کوریہ کا تجارتی بندر فوسان کے قریب ہے جاپانی بندر ناگاساکی سے دو سو میل ہے روسنے یہان کوریا کی اجازت سے کوئلہ کا ذخیرہ قائم کرنا چاہا تہا مگر جاپان نے اجازت نہ دی

**مست ساکاٹا** کونٹ جاپانی - پہلی وزیر خزانہ تہا فی الحال مشیران خاص مین شامل ہے - **مکاسا** کے متعلق حاشیہ صفحہ ۶۰ ملاحظہ ہو -

**موکپو** کوریا کے جنوبی مغربی ساحل پر تجارتی بندر ہے وہان ۱۵۰ سو جاپانی آباد ہین جنگی لحاظ سے یہہ اہم مقام ہے -

**مکدن** منچوریا کا صدر مقام چین کے موجودہ حکمران خاندان مانچو کا اصلی وطن آبادی ڈہائی لاکھہ ہے سمور اور دیگر پوستین کا بڑا سوداگر ہے سنہ ۱۹۰۰ع سے روسی اسپر قابض ہین

**مرورن** ہیکادو مین جاپان کا بحری اسٹیشن ہے اور یہان پر ایک قلعہ بہی ہے -

**مینرو** جزیرہ ہانڈو مین جاپانیونکا بحری بندر ہے -

**مست سوہیٹو** شہنشاہ جاپان کا نام لقب مکاڈو ہے ۱۳ - نومبر سنہ ۱۸۵۲ع کو پیدا ہوا تہا اور ۱۳ - فروری سنہ ۱۸۶۷ع کو تخت نشین ہوا

## ردیف ن

**ناگاساکی** جنوبی جاپان کا اہم بندر اور بحری مرکز ہے جاپانی بیڑہ کے جمع ہونیکی یہہ خاص جگہہ ہے یہان گودام مین کوئلہ اور تمام دیگر ضروری سامان بکثرت فراہم رہتی ہین اور جہازونکی مرمت کی مکمل ترین کارخانہ یہان موجود ہین -

**نیوچیانگ** منچوریا کا بندر مصالحت ہے اسکی آبادی ۵۰ ہزار ہے یہہ برٹش تجارت کا بڑا مرکز ہے سنہ ۱۹۰۰ع سے روسی اسپر قابض ہین -

**نشین** جاپانی کروزر جو امریکن ریاست ارجنٹائن سے خرید کیا ہے جسکا وزن ۷۷ سو ٹن ہے -

**نوزد** مانوزد نہایت نامور اور تجربہ کار جاپانی افسر کا نام ہے جس نے محاربہ چین و جاپان مین پنگ ینگ کے مضبوط چینی مورچون کو فتح کیا تہا اور اسی فتح سے اس محاربہ کا عملاً خاتمہ ہو گیا تہا -

**نیشو** لفٹنٹ جنرل بیرن - جاپانی فوج کے دوم ڈویژن کا کمانڈر محاربہ چین و جاپان مین اسنے بہی بہت ناموری حاصل کی تہی -

## ردیف و

**ولاڈی وسٹاک** اسکی کیفیت مفصل صفحہ ۱۹ پر ملاحظہ ہو

**وی ہائی ڈے** چینی صوبہ شانٹنگ کی شمالی ساحل کا بندر اب انگلستان کے قبضہ مین ہے -

**وانسں یاگن شان** کوریا کے شمالی و مشرقی ساحل پر تجارتی بندر ہے اسکی لنگرگاہ خوب وسیع ہے آبادی ۲ ہزار ہے جسمین اکثر جاپانی آباد ہین اسکے اور سیول کے درمیان تار برقی لائن موجود ہے۔

**ویجو** کوریا کے شمال و مغرب مین دریائے یالو کے دہانہ پر واقع ہے جاپانی سیول سے اس مقام تک ریل بنانے کی فکر مین ہین۔

# ردیف ہ

**ہاکوڈیٹ** جاپان کے شمالی جزیرہ ہوکیڈو کا اہم ترین بحری تجارتی اسٹیشن جسکی آبادی ۵۰ ہزار ہے دلادی وسٹاک کے بالکل مقابل اور اس سے ۳۰ سو میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

**ہاگی** جاپان کے سب سے بڑے جزیرہ ہونڈو کے مغربی ساحل کا ایک بندر ہے فوسان سے ہاگی تک بذریعہ سٹیمر ۱۲ گھنٹہ کا راستہ ہے یہان پر حال مین نہایت مضبوط قلعہ تعمیر کیا گیا ہے یہان سے ایک سڑک ہیروشیما تک جاتی ہے۔

**ہام ہنگ** کوریا کے شمالی ساحل پر برلب خلیج بروٹن ایک قصبہ ہے جہان ایک چیف مجسٹریٹ رہتا ہے۔

**ہاسی گاوا** جنرل و بیرن جاپانی فوج کے امپریل گارڈ ڈویزن کا کمانڈر ہے۔

**ہاٹسیوس یا ہٹسوسی**۔ کلان ترین جاپانی مصافی جہاز ایڈمرل ٹوگو کا ہیڈکوارٹر اسی مین ہے وزن ۱۵ ہزار ٹن اسکے انجن ۱۵ ہزار گھوڑونکی طاقت کے ہین توپین ۱۲ انچ قطر کی اور ۱۰ چھ انچ قطر کی اسکے میگزین مین ہین یہ انگلستان مین بنا ہے

**ہسن من ٹن** شمالی چین کی ریلوی لائن کا شمالی انتہائی اسٹیشن اور مکڈن سے ۱۰ میل بجانب مغرب واقع ہے۔

**ہن ینگ** سیول کا دیسی زبان مین نام ہے۔

**ہیللار** یہ شمالی منچوریا کا ایک مقام ہے کسی زمانہ مین مغلونکا دارالحکومت تھا اب ٹرانس الشین ریلوے کا بڑا اسٹیشن ہے۔

**ہیروشیمہ** جاپان کے وسط مین برلب سمندر ایک اہم قلعبند شہر ہے محاربہ چین و جاپان مین شہنشاہ جاپان یہین آ رہا تھا۔

# ردیف ی

**یالو** وہ دریا ہے جو کوریا اور منچوریا کے درمیان شمال و مغرب جانب حد فاصل ہے ۱۸۹۶ء مین روسیون نے کوریا سے دریا کے متصلہ کوردی جنگلات سے لکڑی کاٹنے کا اجارہ حاصل کیا تھا اور محض اسی اجارہ کی بنا پر اس نواح مین قابض ہو گئے پہلے چینیون کے مقابلہ مین بھی جاپانی اسی دریا کے دہانہ پر ایک عظیم فتح حاصل کر چکے ہین اور اب روسیون کو بھی اسی دریا کے دہانہ پر ایک فاش زک دی ہے۔

**یاماگاٹا** فیلڈ مارشل و مارکوئس بعد مارکوئس اٹو کے جاپان مین یہہ ہی معتمد معتمد اور مکاڈو کا مشیر خاص شخص ہے نہایت نامور جاپانی سپہ سالار اور مدبر ہے جو محاربہ چین و جاپان مین جاپانی افواج کا کمانڈر انچیف تھا۔

**یاماگوشی** لفٹننٹ جنرل و بیرن۔ جاپانی افواج کے پانچوین ڈویزن کا کمانڈر ہے جو سنہ ۱۹۰۰ء کے متحدہ حملہ پکین مین جاپانی افواج کا کمانڈر تھا۔

**یاماموٹو** ایڈمرل و بیرن۔ جاپان کا وزیر بحر۔

**یاشیما** جاپانی مصافی جہاز وزن ۱۲ ہزار ۵ سو ٹن اور فیوجی جہاز کا ہم پلہ ہے۔

**یوکوہامہ** جاپان کا سب سے بڑا بندر جسکی آبادی ۲ لاکھ ہے۔

**یوکوساکا** جاپان کا ایک مشہور بحری اسٹیشن ہے جہان ڈاک یارڈ اور سلحخانہ ہے پہلے وہ بڑا جاپانی بحری مرکز تھا مگر اب وسکا مقابل کیوری ہے۔

**ینگفو** دریائے یالو کے دہانہ پر ایک بندر ہے۔

**یوان شہ کائی** چینی وائسرائے ملک کے شمالی حصہ کی افواج کا کمانڈر متوفی چینی مدبر لی ہنگ چینگ کا پروردہ ہے۔

**یونسان** جس کا دوسرا نام وانسں ہے۔ فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# مختصر جغرافیائی حالات ملک روس

سلطنت روس تمام شمالی ایشیا اور نصف مشرقی یورپ کے ملنے سے بنی ہی اسکا رقبہ قریب ۹۰ لاکھ مربع میل کی ہی جو تمام سطح اراضی کا ساتوان حصہ ہی۔ روسی سلطنت دو بڑی حصون یورپی روس اور ایشیائی روس مین منقسم ہی۔

یورپی روس شمال کی طرف بحر منجمد مشرق کی طرف کوہستان یورال دریائی یورال اور بحیرہ کاسپین جنوب کیطرف کوہ قاف اور بحر اسود اور مغرب جانب اسٹریا پرشیا بحیرہ بالٹک اور سویڈن سے محدود ہی زیادہ حصہ یورپی روس کا ایک وسیع میدان ہی اسمین بڑی پہاڑ یورال اور قاف ہین جو ایشیائی روس کی سرحد مین خاص منبع آب کوہستان والڈائی سینٹ پیٹرسبرگ اور ماسکو کے درمیان ایک کسیقدر بلند سلسلہ ہے کوہستان والڈائی کے شمال مین جو دریا ہین وہ بحر منجمد یا بحر بالٹک مین بہتے ہین اور جو دریا جنوب کو بہتے ہین وہ بحر کاسپین یا بحر اسود مین گرتے ہین۔ شمالی اور جنوبی بڑی دریا جو عموماً ایک دوسری سے قریب تر ہین بذریعہ نہرون کے ایک دوسری سے ملا دئیے گئے ہین لہذا ایک قسم کا لگاتار تعلق بحیرہ کاسپین بحیرہ بالٹک اور بحر اسود مین ہی۔ یورپ کی سب سے بڑے دریا والگا کا خاص بندرگاہ آجکل سینٹ پیٹرسبرگ ہی۔ ایشیائی روس کی مغرب مین یورپی روس ہی اور شمالی سرحد بحر منجمد شمالی اور سائبیریا پر ختم ہوتی ہی مشرق مین بحر جاپان اور سلطنت جاپان واقع ہے۔ شمال و مشرق مین بحیرہ بیرنگ اور بحیرہ اوکٹسک ہین جنوبی سرحد اس ملک کی جو قدرتی طور پر واقع ہوئی ہے کوہ الطین ہے اور جنوب و مشرق مین سلطنت چین اور اوسکے صوبہ منگولیا۔ منچوریا و کوریا واقع ہین نقشہ پر نظر ڈالنے سے یہ بات معلوم ہوسکتی ہی کہ یہ دونون

صوبہ منچوریا و کوریا ہی وہ صوبہ ہین جو چین و جاپان مین حد فاصل ہین اور انہین صوبون کے بحری مقامات ولاڈیوسٹاک ڈالنی اور پورٹ آرتھر سب سی بڑے بندرگاہ روسی مقبوضات مین سی ہین۔ خاصکر اسمین سے پورٹ آرتھر بہترین و مستحکم روسی بندرگاہ سمجھا جاتا ہے۔

# مختصر تاریخی حالات ملک روس

اگرچہ ملک روس کی قدیم تاریخی واقعات نہایت تاریکی مین ہین اور اونکی معلومات کا کوئی مستقل ذریعہ نہین ہے مگر عمیق تحقیقات سی یہہ بات معلوم ہوئی ہی کہ انتہائی شمالی حصہ جسکو قدیم یونانی اور رومنس بھی بالکل نہین جانتے تھے وہ وسیع مقام تھا جسکی حدود دور تک پھیلی ہوئی تھین اسکے حالات اسوجہہ سی اور بھی پوشیدہ تھی کہ بڑی بڑی برفانی سمندرونکو عبور کرکے کوئی وہان پہونچ نہین سکتا تھا بالفعل جسکو خاص روسیہ کہتی ہین اسکو اوس زمانہ مین **سامریشیا۔ سرماتیا** کہتے تھی مگر اسکی حدین مقرر نہ تھین اور جو قوم یا فرقہ اسمین سکونت پذیر تھین اوسکی نسلین **سرمات**۔ اکولان۔ بازیج۔ اغانبرس۔ کیمرس۔ تادری۔ اور راوت کے نام سی مشہور تھین اور بقول مورخان رومن ان نسلونکی باشندہ نہایت بیرحم ڈاکو اور فاسق و فاجر اور خونخوار تہی اونکی اخلاقی حالت نہایت پستی مین تہی۔ بیوہ اپنے شوہر کے جنازہ پر جان دیدیتی تہی اور ان اپنے اون بیٹونکو مار ڈالنے پر آزاد تہی جنکو وہ پرورش نہ کرسکے اسیطرح جب والدین ضعیف ہوجاتے تھے تو مار ڈالے جاتی تہی جس زمانہ مین کہ قیصران روم کو مسلمانونکی ہاتھہ سی شکست پر شکست ہونے لگی اور رومۃ الکبرا کا اقبال ادبار سے بدلنے لگا تو ان وحشی اور خونخوار اقوام کو بھی سلطنت روم کا ایک بڑا حصہ تاخت و تاراج کرنیکا موقع ملا۔ منجملہ ان جنگلی اقوام کے ایک قوم کا نام **راکشولینائی** تھا جس سے غالباً **رشین** (روسی) کا لفظ نکلا ہی بہرحال کچھہ ہی کیون نہو مگر مورخین کا ایک بڑا گروہ یہہ کہتا ہی کہ یہہ لوگ سامریشیا کی سرزمین کے مالک نہ تہی بلکہ اسکا لاڈونشن یا سرمات نامی ایک قوم تہی جو دریائے ڈینوب کی شمال سے دریائی والگا کے جنوب تک پہونچکر سلامتین لوگون پر (جو سدائی یا فنس کی نام سے مشہور تہی) سنہ عیسوی کی آغاز مین فتحیاب ہوئی اور اونکی سلطنت برابر اوسوقت تک قایم رہی کہ جب تک کے سنہ عیسوی کی تیسری صدی مین انپر قوم غوت سا کن سکنڈی نیویا

یا سکنڈینیا فیا نے حملہ نہ کیا اور بعد اس حملہ کے یہہ قوم غوت اوسکی اکثر قبائل پر غالب آگئی جو بحر بالٹک اور بحر اسود کے درمیان رہتی تہی۔ پس ان سب سے مل ملاکر ایک زبردست سلطنت دریائے والگا ڈینیوب (وبیٹر یمین) ڈون۔ نیمن کے درمیانی سرزمین پر قایم ہو گئے اور اُن تمام حدود کو اس نئی سلطنت نے اپنے دامن مین محیط کرلیا جو آج یورپی روس کہلاتا ہے۔

اسکے بعد سنہ ۳۶۷ء مین ایک اور قوم الہن نامی نے اس سلطنت پر حملہ کرکے اسکو بالکل تباہ وبرباد کردیا یہانتک کہ پہر یہہ سلطنت ۲ صدیون تک برابر اون قومونکی گذرگاہ بنی رہی جو مشرق جانب سے یورپ کو آتی تہین اور ایسی بدنظمی اور ابتری پہیلی کہ کبہی تو وہی قوم الہن اس پر متصرف ہو جاتی اور کبہی قوم بلغر۔ گاہی الان گاہی خزر قابض ہو جاتی اور ہمیشہ ایک دوسری کو مارتا اور نکالتا ہی رہا۔ مگر اس کشمکش اور بدنظمی مین بہی چوتہی صدی عیسوی مین چند شہر اس زمین پر قایم ہوئے جنمین سے نووگورڈ اور کیف زیادہ مشہور شہر ہین۔

ساتوین صدی مین اس ملک مین ایک قوم فاراغ نامی نمودار ہوئی جو جرمنی کے اون قومونمین سے ایک قوم تہی جو بحر بالٹک کی ساحلی مقامات پر اپنا مسکن بنائے ہوئی تہی یہہ لوگ اس ملک مین اہل نخنی نو اعزا دیا نووگورڈ کی ایما سے اسواسطے آئی تہی کہ اپنی قوت بازو سے اہل پولینڈ کی مخالفت کو دور کرین۔ یہانتک کی روسی حالات تو بہت ہی کمیاب ہین مگر ہان اس سے آگے یعنی سنہ ۸۶۲ء کے بعد سے روسی سلطنت کی باقاعدہ تاریخ ہاتہہ آتی ہے اور وہ اسطرح کہ سنہ ۸۶۲ مین اوسی قوم فاراغ کے ایک مشہور لوٹیرہ اور ڈاکو شخص رورک نامی نے جو بلقب **اسکانڈی نیوین** مشہور تہا اور جو اس سے چند سال پہلے یورپ کی جنوبی و مغربی حصون مین شہرت پکڑ گیا تہا ایک شاہی خاندان قایم کیا جسکی نسل مین سنہ ۱۵۹۸ء تک بادشاہت رہی اسکا ایک سفیر شہنشاہ مشرق **لوئیس اول** شہنشاہ مغرب **تہیوفلیس** کے پاس آیا اور جب سفارت کا معاملہ ختم ہو گیا تو سفیر نے شاہ فرانس سے استدعا کی کہ ہمین براہ سمندر ہمارے وطن کو پہونچادیجئے اور اگر ہم خشکی کے ذریعہ سے جائینگے تو براہ قسطنطنیہ ہمکو جانا ہوگا اور بایین حالت راستہ مین مخالف اقوام سے جانبری مشکل ہوگی چنانچہ یہہ استدعا منظور کی گئی اور یہہ لوگ سنہ ۸۱۳ء مین شمال کی جانب واپس آئے۔ رورک نے اوس زمانہ کی چہوٹے چہوٹے خودمختار گروہون کو مغلوب کرکے

اور اونکے شہرون پر بجبر قبضہ کر کے اون سب کو ایک رشتہ مین جکڑ ڈالا اور ایک سلطنت قایم کر کے خود سب کا بادشاہ بنگیا سلطنت روس کا یہہ پہلا بادشاہ گذرا ہے اسکے مرنیکے بعد اسکا بیٹا آئی غور اسکا جانشین ہوا جس نے **کیف** کو اپنا پایہ تخت بناکر دریائے نیپر سے لیکر بحر اسود تک کے تمامی دریائی مقامات پر قبضہ کرلیا اور اس تہوڑے عرصہ مین یہ وحشیون کی سلطنت ایسی خطرناک ہوگئی کہ قیصران روم تک اس سے ڈرنے لگے چنانچہ سلطنت روم کا پہلا دشمن شخص یہی آئی غور تہا جس نے متعدد مرتبہ قسطنطنیہ پر لوٹ مار کرنے کی غرض سے حملہ کرنا چاہا مگر اس حملہ سے بجز قسطنطنیہ جیسے دولتمند شہر کو لوٹنے اور تباہ کرنے کے اور کوئی خاص سیاسی پہلو مدنظر نہ تہا اسی لوٹ مار کے شوق نے اونکی وحشی نو بونکی لین ڈوری کو باسفورس تک پہونچا دیا تہا اونکا خیال تہا کہ مشرقی قیصرونکے محلات چاندی سونے اور جواہرات سے پر ہین انکو اپنے قبضہ مین لاکر دولتمند بنا چاہتے وہ بحر اسود کے مشرقی ساحل تک اپنے پہونچ جانے پر بہت خوش تہے مگر آخر مین قسطنطین شاہ گریک قیصر روم سے اور آئی غور سے اتحاد ہوگیا اور اس اتحاد نہ آمد و رفت کا نتیجہ یہ نکلا کہ اکثر روسی عیسائی ہوگئے۔ آئی غور کے مرنے پر اسکی بیوی **اولگا** تخت نشین ہوئی جس نے ۹۵۴ء مین اپنی دار السلطنت **کیف** سے قسطنطنیہ جاکر عیسوی مذہب اختیار کیا مگر اسکے عیسائی ہو جانے پر بہی دو سو برس بعد تک اسکی رعایا بت پرست رہی جبکہ اس خودمختار حکمران کا انتقال ہوا تو اسکا بیٹا **سوی اتوس لاف یا سیو اتفلس** نامی مالک تخت ہوا یہہ نہایت جری بہادر اور ذی حوصلہ شخص تہا جس نے والگا اور ڈینوب کے تمام دریائی علاقہ کو اپنا مطیع بنایا اور **بلگیریا اڈریانوپل** پر قبضہ کر کے قسطنطنیہ پر حملہ آور ہوا اگر **جان جیمس** شہنشاہ روم کی عاقلانہ تدابیر سے وہ زک فاش اوٹہاتی کہ محض تہوڑے سے معاوضہ پر اپنے ملک کو واپس جانا غنیمت سمجہا اور جب یورش تھفیس کے راستہ سے کیف کو واپس آرہا تہا کہ قریب کیف پہونچکر ایک باغی گروہ نے ۹۷۲ء مین اسکو ذبح کرڈالا اسکے مرنے پر اسکے تین بیٹون نے اسکی سلطنت کو تقسیم کرلیا دو تو آپسمین لڑکر مارے گئے تیسرا بیٹا **ولادیمیر** ۹۸۰ء مین تمام سلطنت کا مالک ہوا اگرچہ اسکا مذہب ابتدا مین بت پرست تہا تاہم اسکے ملک مین یہودی۔ عیسائی مسلمان سب ہی رہتے تہے لہذا اسکے خیالات مختلف مذاہب کی جانب مائل ہونے لگے یہودی عیسائی مسلمان جدا جدا ہر ایک اپنے مذہبی فوائد اسکے گوش گذار اور

ذہن نشین کرنے لگا۔ ایک عیسائی مورخ لکھتا ہی کہ جب بادشاہ نے تمام مذاہب کی جانچ کرلی تو اسکا میلان طبع اسلام کی جانب ہوا اگرچہ نکہ اسلام نے شراب پینی کی اجازت نہین دی تہی اور یہہ بہت زیادہ شراب نوشی کا عادی تہا۔ بدینوجہہ اسکی طبیعت مین تزلزل پیدا ہوا ادہر عیسائیون نے قسطنطین ہشتم کی بیٹی **آنا** نامی کو جو ایک حسینہ جمیلنا کتخدا شہزادی تہی اسکی نکاح مین دیدیا پس یہ شہزادی اسکی عیسائی مذہب قبول کرنے کا باعث ہوئی **ولادی میر** عیسوی مذہب قبول کرنے کی بعد نہایت ہی متعصب عیسائی بنگیا اور کیف مین گرجا اور عمدہ محل شاہی تعمیر کرائے یہ بادشاہ نہایت ہی لائق مدبر اور رعایا کی نظرون مین عزت مند گذرا ہی مگر پہر بہی اسکی زمانہ کی برائیان اور وحشتین اسکی ذات مین موجود تہین۔ عیسائی ہونیکے بعد ولادی میر کی طبیعت مین عجیب نرمی پیدا ہوگئی تہی وہ سنگین سے سنگین جرایم کی پاداش مین کبہی سزائے موت کا فتوی نہ دیتا۔ بلکہ خفیف جرمانہ اپنے مجرمون پر کرتا۔ انجیل مقدس نے ایک طرف تو اسپر یہ اثر کیا مگر دوسری جانب اسکو نہایت پرفریب اور دغاباز بنا دیا تہا چنانچہ اس بادشاہ نے اپنے حقیقی بہائی کو محض دغابازی سے قتل کر ڈالا جہان اور باتین تہین وہان عیاشی بہی اس بادشاہ مین اس درجہ بڑہی ہوئی تہی کہ جسکی نظیر روسی تاریخ مین ملنا مشکل ہی انہین تمام وجوہات سی جون جون اسکی عمر زیادہ ہوتی گئی افسوس کہ اوسیطرح اسکی سلطنت مین ضعف آتا گیا یہانتک کہ نووگورود کے حاکم نے خراج دینا بند کردیا اور وہان کے لوگون نے بلوہ شروع کردیا۔ دریافت پر معلوم ہوا کہ اسکے اپنے ہی بیٹے **یاروسلاف** کی سازش سے یہ کارروائی ہوئی تہی اس واقعہ کو سنکر ایک جرار لشکر کے ساتہہ جبکہ وہ باغیونکی سرکوبی کرلئے جارہا تہا کہ ۱۰۱۵ء مین بعمر ۵۴ سال راستہ ہی مین مرگیا

چونکہ ولادی میر اپنی حیات ہی مین اپنے ملک کو بارہ حصونمین تقسیم کرکے بارہ بیٹون کو حاکم کرچکا تہا لہذا اسکی مرتے ہی اسکے بیٹے آپسمین جہگڑنے اور جنگ و جدل کرنے لگے اس خانہ جنگی کی موقع کو شاہ پولینڈ غنیمت سمجہکر فوراً بہڑک اوٹہا اور کیف پر حملہ کرکے اسکو لوٹ لیا اور بہت سا حصہ ملک کا فتح کرکے اپنی سلطنت مین شامل کرلیا۔ یاروسلاف نے اپنے تمام بہائیونکو زیروزبر کرکے کل سلطنت پر اپنا قبضہ کرلیا اور ملکی ابتری کو دیکہکر ایک قانون نافذ کیا جس کے اکثر حصونپر روس کی سلطنت آجتک کاربند ہی اگرچہ اس بادشاہ کو مورخون نے نہایت فیاض منتظم اور عاقل لکہا ہی مگر اس نے بہی اپنے باپ کی تقلید کرکے سخت غلطی کہائی کہ مثل اپنے

باپ، کراپنے ملک کو بھی اپنے بیٹون مین منقسم کردیا جسکا نتیجہ مثل سابق کے وہی ابتری ہوئی اور ہر سمت سے
بغاوتین ہونے لگین اہالیان پولینڈ کو پھر وہی موقع ہاتھہ آیا اور **پوس** شاہ پولینڈ نے ان تمام شہزادونکو
تباہ وبرباد کردیا اسی زمانہ مین **مار وسلف** کے پوتے **والڈیمر ماتوموکس** الملقب شہزادہ اعظم
کیف کا ظہور ہوا جو شہنشاہ یونان قسطنطین ماتوموکس کی بیٹی سے ۱۰۵۲ء مین پیدا ہوا تھا بچپن سے شاہ
پولینڈ کے یہان سرداروں مین بھرتی ہوکر اکثر لڑائیان لڑین تھین اور ان مین فتح خاص کی تھی ایک مدت تک
رہنے کے بعد جب یہ اپنے وطن کو واپس آیا تو یہان دیکھا کہ خودمختار ڈاکہ زنی ہوتی ہے اسکا باپ
کیف کا **گرانڈ ڈیوک** تھا جو بہت سی گروہون پر آپ ہی سرداری کا دعوی کرتا تھا۔ اسوقت
کیف کی سرداری صرف برائے نام رہگئی تھی جسکا تصفیہ محض تلوار کے ہی ذریعہ سے ہوسکتا تھا لہذا والڈیمر نے
جنگ شروع کرکے مقام **منسک** کو فتح کیا اور نہایت وحشیانہ طریقہ سے تمام باشندگان کو قتل کرڈالا
مگر اس بیرحمانہ قتل عام سے بجائے غیرمعمولی ترقی کے نمایان تنزل ہوگیا اور چونکہ بموجب قواعد سلطنت
کوئی بیٹا باپ کا جانشین نہ ہوتا مگر وہ شخص جو باعتبار عمر کے سب مین بڑا ہو لہذا والڈیمر کے باپ کے بعد
اوسکا بھتیجا ترود سواٹوپوک جانشین ہوا اس نے صرف وسط ایشیا کی اون قومون کو شکست دی جنہون نے
متواتر حملون سے روسی شہرونکو ویران کردیا تھا اسکے مرنے پر والڈیمر تخت نشین ہوا اور تیرہ سال حکومت
کرکے ۱۱۲۵ء مین مرگیا۔

یہہ بادشاہ روسی عظمت کا بانی تھا اس نے اپنی زندگی مین ۸۳ مرتبہ فتح حاصل کی یہہ نہایت حمدل منصف مزاج
اور شجاع شخص تھا جنگی گھوڑون کو اکثر تنہا باندہ لاتا تھا اسکے عہد حکومت مین ملک کے اندرونی حصہ مین بالکل
امن وآمان ہوگئی تھی بیرونی دشمن پسپا کردیے گئے تھے جدید شہرونکی تعمیر شروع ہوگئی تھی اسی کے زمانہ مین
روسیونکو دنیا مین ایک خاص عزت حاصل ہوئی اس نے مرتے وقت جو وصیت اپنی اولاد کو کی تھی وہ یہہ ہے
کہ "اے میری بچو خدا سے محبت کرو اور اوسکی مخلوق سے محبت رکھو گوشہ نشینی اور صومعہ مین رہنا تمکو ہرگز
نہین بچا سکتا مگر ہان نیک اعمال تمہاری حفاظت کرسکتی ہین۔ غریبون کو کھانا کھلاؤ اور سمجھو کہ کل چیزین خدا کی ہی
ملکیت ہین۔ زمین کے تہخانون مین اپنی خزانون کو نہ چھپاؤ کیونکہ مسیحی مذہب کے یہ بالکل خلاف ہے۔ یتیمونکے باپ بنو بیواؤنکی

دستگیری کرو اور کبھی ظالم کو غریبون پر ظلم نہ کرنے دو خواہ گنہگار ہون یا بیگناہ کبھی اونکو جان سے نہ مارو
ایک عیسائی کی زندگی اور روح پاک ہوتی ہے اپنے گھر مین ہر چیز کی آپ ہی نگرانی کرو اور اپنے
ملازمین پر کوئی چیز نہ چھوڑو۔ جب تمہاری نگرانی رہیگی تو تمہارے مہمانونکو کوئی شکایت کھانے اور گھر کی
انتظام کے متعلق نہ ہوگی۔ وقت جنگ چالاک وچست رہو اور اپنے افسرون کے لئے نمونہ بنو
جنگ ایک دل لگی اور مذاق سمجھو جب تک سب کو دیکھ بھال نہ لو آرام سے بستر خواب پر نہ جاؤ
اپنے ہتھیارون کو نہ کھولو ورنہ تمام فوج برباد ہوجاویگی۔ جب ذرا بھی خوف محسوس ہو تو فوراً
اپنے گھوڑے پر سوار ہو جاؤ۔ ایک اجنبی کا ہر طرح خیال رکھنا چاہیے خواہ وہ بڑا آدمی ہو یا معمولی
تاجر یا ایلچی اگر تم اوسکو ہدیہ نہ دے سکو تو اوسکو گوشت کھلاؤ اور شراب پلاکر مطمئن کردو کیونکہ یہی مسافر
ممالک خارجہ مین جاکر اچھی بُری خبرین پہونچادینگے جس شخص سے ملو اوسکو سلام کرو۔ اپنی بیوی سے محبت
رکھو۔ لیکن اس بات کا خیال رکھو کہ وہ تم پر قابو نہ حاصل کرے ہر نیک بات جو تم سیکھو اوسکو یاد رکھو
اور جس چیز کو نہین جانتے اوسکا علم حاصل کرو مذہب کا ادب کرو اور نیک زندگی کا لحاظ رکھو" اس
وصیت سے والدیمیر کی دانائی فیاضی باخبری رحمدلی کا پورا حال ونیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ
دنیا کی خطرناک جنگ آور وزنکارہنما بننے کی قابل شخص تھا۔

## شہر نودو گوارڈ یا نجنی نوا غراد

ابتدا سے روسیونکی تاریخ پر جب ہم نظر ڈالتے ہین تو بجز مدت دراز تک تلوارونکی جھنکار۔ زرہ بکتر
خود فولادی کی چمک اور جنگ وجدال کی کشت وخون وحشیانہ خونخواریونکے معاملات۔ فلاحت
سیاحت۔ تجارت اور کسی جدید بات کا تذکرہ تک بھی نہین پاتے مگر ہان شہر نودو کورو یا نو اغراد
(جو سینٹ پیٹرسبرگ سے جنوب ومشرق کی جانب ۱۲۰۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے)
کے باشندون نے بارہوین صدی کے وسط مین تمدن وتہذیب مین ترقی شروع کی اور روسیون
سے جدا ہوکے ایک خود مختار مگر جمہوری سلطنت کرنا شروع کی جسکا سردار ایک مجسٹریٹ ہوتا تھا

سنہ ۱۲۵ء مین اس شہر کے لوگون نے نیوا کے ساحلون کے پاس سوٹدس پر نمایان فتح حاصل کی اور
۳۰۰ برس تک یہان کے لوگون نے نہایت جاہ وجلال کے ساتھہ حکومت کی جنکو دیکھہ کر شاہان روس
حسد کرتی رہی انکی قوت کی ایسی دہاک بندہ گئی تہی کہ انکی نسبت یہ مقولہ زبان زد عوام ہوگیا تہا کہ جسطرح خدائے
برتر و اعظم کا کوئی مقابلہ نہین کر سکتا اسی طرح نودگورڈ والون کے مقابلہ کی بہی تاب کوئی شخص نہین
لا سکتا اوس زمانہ مین اس شہر کی آبادی چار لاکہہ تک پہونچ گئی تہی۔ اس شہر کو یونانی شاہان قسطنطنیہ نے
گیارہوین صدی مین تعمیر کر کے سینٹ صوفیہ کے ساتھہ معنون کر دیا تہا جو آجکل مسجد ہے اور آیا صوفیہ کے
نام سے مشہور رہی مگر ہر کمالے را زوالے کی مصداق جب اس شہر کا نیر اقبال عروج کو پہونچ چکا تو اب زوال کا
زمانہ آیا ادہر تو بسبب خود مختاری شہر مین فتنہ وفساد شروع ہوا اور اودہر اس طوائف الملوکی سے
متاثر ہو کر تاتاری مغلون نے حملہ آوری شروع کی چنانچہ سنہ ۱۲۲۳ء مین چنگیز خان کے لڑکے نے **بحر آزف** کے
کنارہ حملہ آور ہو کر بے شمار روسیونکو قتل کر ڈالا اور پھر سنہ ۱۲۳۶ء مین چنگیز خان کے پوتے نے ایک زبردست
حملہ کر کے تمام سلطنت روس پر چشم زدن مین قبضہ کر لیا اور تاتاریون کا خونخوار ٹنڈی دل گروہ مثل ایک
پُر آشوب سیلاب کی تمام ملک پر فتح حاصل کرتا ہوا یورپ کے جنوب و مشرق تک پہونچ گیا۔ چنانچہ اس
زمانہ کی کیفیت مسٹر کین مشہور یورپی مورخ نے اسطرح لکہی ہے کہ مغلون نے روسیون کو مار مار کر ستیاناس
کر دیا تہا اور انکو کہین پناہ نہ ملتی تہی غرضکہ دو صدیون سے زیادہ تک سلطنت روس مسلمانون کی باجگذار
ریاست بنی رہی۔ مسلمان حملہ آور بحر کیسپین سے دریائے والگا تک پھیلے ہوے تھے اور مسلمانون کا
پایہ تخت اس بڑے دریا پر تہا جو یورپی روس کے درمیان سے گذرتا ہے مغلون نے سنہ ۱۲۳۹ء مین
کیف کو بہی فتح کر لیا تہا جس سے **یورس تھینس** کی جہازرانی روسی شہزادون کے ہاتھہ سے نکل گئی تہی
کیونکہ وہ سمندر اور مسیحی دنیا سے بالکل علیحدہ کر دئے گئے تھے **ماسکو** جو سنہ ۱۱۵ء مین بسایا گیا تھا
اوسکو شاہ ایوان اول نے سنہ ۱۳۲۹ء مین اپنا دار الخلافت بنایا سنہ ۱۳۶۲ء مین شہزادہ ڈمی ترائی
گرانڈ ڈیوک ماسکو نے جو کہ روس کے ایک حصہ سلطنت کا نواب اور اپنے ہمعصرون مین معزز تھا ایسا زور پکڑا
کہ مغلون نے چوکنا ہو کر مقررہ خراج سے زیادہ طلب کیا اور حکم دیا کہ ڈمی ٹرائی خود حاضر ہو کر نیازمندانہ

طریق سے مزید خراج پیش کرے اسپر ڈمی ٹرائی نے انکار کیا اور فوراً مقابلہ کو طیار ہوگیا مغلون کی قوت بمقابلہ ایک صدی گذشتہ کے اب بہت ہی کم ہوگئی تھی اور وہ پورے طور پر طیار بھی نہ تھی کہ ڈمی ٹرائی نے دریائے ڈون کی جانب ایک کثیر فوج کے ساتھہ حملہ کیا مغلون کی فوجین ان مقامات سے پہلے ہی اُٹھہ چکی تھین روسیون مین ایک خاص جوش پھیلا ہوا تھا لہذا مغلون نے اپنی اس بے سروسامانی کیوجہہ سے شکست کھائی مگر یہ ایسی شکست نہ تھی جس کے خیال کو مغل دل سے محو کر دیتے۔ نہین بلکہ انہون نے ۱۳۸۲ءمین پھر سنبھال لیکر ماسکو پر حملہ کیا اور اوسکو فتح کرکے شہر مین قتل عام مچا دیا۔ اسکے بعد ۱۳۹۵ءمین امیر تیمور لنگ نے معہ جرار لشکر کے حملہ کرکے روسیون کے ٹکڑے اوڑا دیے مگر افسوس کہ وہ تمام ملک پر فتح حاصل کرکے پھر اپنے دار الخلافت کو واپس چلا آیا اور وہان کسی سلطنت قایم کرنے کا خیال بھی اوسکو نہوا اے کاش تیمور اگر اسوقت روس مین سلطنت قایم کرلیتا تو شاید آج روسیونکو یہ رتبہ حاصل نہ ہوتا تیمور کے حملون کے کچھہ زمانہ بعد تک تو روسی ایک مردہ قوم بنی رہی اور تمام روسی سلطنت پر خان تاتار قابض ہوگیا اور منجملہ اور شہرونکے دریائے والگا کے پاس دو شہر **کاپس چاک** اور **سیرائی** نام مغلون نے آباد کرکے سیرائی کو دار السلطنت مقرر کیا۔ اس شہر سیرائی کی آبادی وسعت و کثرت تجارت کے متعلق دنیا کا مشہور سیاح ابن **بطوطا** جس نے چودھوین صدی مین اس شہر کا ملاحظہ کیا ہے بیان کرتا ہے کہ مین نے اس سے زیادہ خوبصورت اور خوشنما شہر اور نہین دیکھا عالیشان مساجد وسیع بازار کشادہ اور مصفا سڑکین عظیم الشان دوکانین جو مصر۔ شام۔ بابل اور نیز دیگر ممالک کا مال بھرے ہوے شہر کی عظمت کو ظاہر کرتے ہین یہہ شہر ایک نہایت زبردست تجارت گاہ ہے جس مین ہر ملت و مذہب کے لوگ آباد ہین مغلون نے اگرچہ اپنا قدیم بودہ مذہب چھوڑکر اسلام قبول کرلیا ہے۔ مگر وہ اسلام کی بے تعصبی سے پورے طور پر بہرہ مند ہین ایک مغل بادشاہ نے اپنے محل کے قریب ہی عیسائیون کو گرجا بنانے کی اجازت دیدی ہی اور دوسرا بادشاہ کھلم کھلا عیسائیونکی تقریبات مذہبی مین شریک ہوتا ہے مگر باوصف اسقدر مذہبی آزادی کے مغل سیاسی معاملات مین بد قسمت روسیون سے نہایت حقارت سے پیش آتے تھے چنانچہ تاتاریون کا کوئی سفیر جب کسی روسی بادشاہ کے پاس جاتا تو اوس بادشاہ کا یہہ فرض ہوتا تھا کہ وہ سفیر کے گھوڑے کے نیچے

ادنیٰ غالیچون کا فرش بچھائے خود گھٹنون کے بل کھڑا ہوکر اور نہایت مودبانہ طریقہ سے شاہی فرمان سنتا اور عرض و معروض کرتا اسکے بعد ایک پیالہ دودہ کا سفیر کے پینے کے واسطے آتا اوسمین کا اگر کوئی قطرہ گھوڑے کی گردن پر گر پڑتا تو روسی بادشاہ اوسکو اپنی زبان سے چاٹتا کچھ لوگ برتن لئے کھڑے رہتے تھے کہ اگر گھوڑے کے جسم سے کوئی قطرہ پسینہ کا گرے تو اوسکو زمین مین نہ گرنے دین بلکہ برتن مین لے لین اسی کیفیت سے کئی صدیان گذری تھین کہ زمانہ انقلاب تاتاریون کا شروع ہوا اور اونمین باہمی فساد و ناچاقی بڑہنے لگی اس موقع کو غنیمت پاکر روسی اس غلامی سے آزاد ہونے کے واسطے آمادہ مقابلہ کے ہوے اس زمانہ سے پہلے روسیون کی یہہ حالت تھی کہ جو روسی شہزادہ اپنی کو دولتمند بنانا چاہتا تھا وہ مغلونکی فوج مین ملازمت کرلیتا تھا پھر اوسکے دوسرے ہمعصر شہزادہ اوس سے کانپنے لگتے تھے اور وہ بہت کچھ ناجائز فوائد اونسے حاصل کرتا تھا۔ بہت سی روسی شہزادیون نے اسی غرض سے مغل شہزادون سے شادیان کرلین تھین ادہر تو مغلون کی خانگی جھگڑون نے انکو کمزور کرہی دیا تھا کہ اودہر ایوان دوم کے بعد ایوان سوم نے ۱۴۶۳ء مین تخت نشین ہوکر شہر ماسکو کو اپنا دارالخلافت بنایا اور اپنا لقب غرور رکھا اسکی بی بی پلی لوٹس یونانی شاہ قسطنطنیہ کی بیٹی مغلونکی ازحد دشمن تھی اس نے جھٹ ایوان مذکور کو مشتعل کرکے مغلون سے بھڑوا دیا۔ یہہ لڑائی ۱۴۸۰ء مین مقام قازان پر مغلون اور روسیون مین ہوئی مغل اپنے باہمی نفاق کی کمزوری سے مغلوب ہوگئے اور اوسوقت سے ان پر اوبار آیا حتی کہ بعوض خراج لینے کے اب دینا پڑا ہر چند کہ تاتاریون نے ترقی سلطنت مین بڑی کوشش کی لیکن تا زمان ایوان سوم کامیابی نہوئی ایوان ایک بہت بڑا لائق اور مدبر بادشاہ تھا اسکے وقت مین سلطنت کو بڑی ترقی ہوئی جرمن۔ وینس۔ پولینڈ۔ روم وغیرہ مین اسکے عہد مین اول مرتبہ سفیر دیکھنے مین آئے اسکے عہد مین ایک شخص آرسٹ لوٹل ساکن شہر بلغا رنار دس مین آکر قیام پذیر ہوا جس نے پہلے پہل بندوق اور بارود اور توپ اور ٹکسال بنائی ۴۴ برس کی سلطنت کے بعد ۱۵۰۶ء مین انتقال کرگیا بعدہٗ اوسکے بیٹے کو سلطنت میسر آئی لیکن یہ جوان بیٹا اپنے باپ کے خیالات سے برعکس تھا۔ چنانچہ تاتاریون نے فوج کشی کی اور دفعتاً شہر ماسکو دارالسلطنت تک آگئے لیکن اسکے بعوض

ہٹانیکے اونکو زر نقد دیکے بخوشی واپس کیا بروقت واپسی کے تاتاریون نے بہت سی روسی پکڑلاکر ترکون کے ہاتھہ فروخت کیے مگراس بادشاہ کے انتقال کے بعد اسکا بیٹا بلقب ایوان چہارم تخت نشین ہوا اگرچہ اس نے تاتاریون کو شکست دی مگر رعیت کے حق مین بڑا ظالم نکلا جس سے اسکا لقب ایوان ہیبت ناک مشہور ہوا اور روز یہ جو کہ فرزانہ روزگار تھے بیگناہ قتل کئے گئے جسپر اسکو غصہ آتا وہ بے قتل ہوے پناہ نہ پاتا اسکی سلطنت جابرانہ ۴۶ برس تک رہی ایک مرتبہ اسکو اپنے ظلم ماضیہ یاد آئے جسکے خوف سے ایک صحرائی تاریک کی قلعہ الگزنڈر ڈیچ نام مین گوشہ نشین ہوکر اعلان دیا کہ ہمنے تخت شاہی چھوڑدیا اوسوقت رعایا کو خیال آیا کہ بی بادشاہ سلطنت کی بدنظمی سے تو اوسکی ظلم ہی سہنا اچھا ہے لہذا بادشاہ سی جاکر عرض کی کہ حضور ہمارے مال وجان کی محافظ ہین ہم لوگ آپکے ظل عاطفت سے باہر ہونا نہین پسند نہین کرتے ہین پس آپ اپنی قدم سے زینت تخت فرماسے یہ سننا تھا کہ بادشاہ پھر تخت پر آموجود ہوا چونکہ ایک مہینہ کامل قلعہ مذکور مین گوشہ نشین رہا باین سبب اسکو کسیقدر مالیخولیا بھی ہوگیا تھا لیکن پہلے ظلم پھر زور پکڑنے لگے نو اغراد کے لوگون کو اس شبہہ پر کہ اہل پولینڈ سے سازش رکھتے ہین اپنے ہاتھہ سے قتل کرنا شروع کیا تو بحر منجمد مین (جو کہ دو دو فٹ برف سے بند رہتا ہے) گڑھا کرکے بیشمار لوگونکو اوسمین دفن کردیا اوسی عرصہ مین ملک روس مین ہیضہ نے وہ زور پکڑا کہ لاکھون آدمی مرگئے ۱۵۷۱ء مین تاتاریون نے پھر یورش کی اور ماسکو تک داخل ہوگئے اور تمام شہر مین آگ لگادی ایوان بھی ایک قلعہ مین چھپ کے بیٹھہ رہا بعد چند روز کے بادشاہ نے ایک حرکت ناشایستہ یہ کی کہ اپنے بیٹے کو بیگناہ قتل کرڈالا بعد قتل فرزند کے کسیقدر مزاج نرم ہوگیا اور اپنی جانشین کو نصیحت کرنے لگا کہ مین نے جو ظلم رعایا پر کیا ہے تم اوسکا نعم البدل کرنا قیدیون کو چھوڑنا ٹکس مین نظر معافی مقدم رکھنا اس بادشاہ کی عملداری مین جرمنی دستکار اور بڑے بڑے انجینیر اکر روس مین قیام پذیر ہوے تھے ایک پریس بھی ماسکو مین جاری ہوا تھا اس نے ایلی زبتھہ ملکہ انگلستان سے دوستی پیدا کی تھی جس سے ملک روس مین انگریزون نے بڑی تجارت قائم کی اوسوقت ساکنان روس جنگلی دغاباز وحشی ڈاکو اور قانون قدرت کے توڑنے والے شراب خوار عیاش تھے باپ بیٹے پر ظالم اور بیٹا باپ پر گستاخ تھا اسی زمانہ مین بعد سلطنت ۴۵ سال کے ۱۵۸۴ء مین شاہ ایوان کا

ایوان عمر بوسیدہ ہوکے گر پڑا ۔

**تھیوڈور** ۔ اس بادشاہ کی غریبی اور رحمدلی ایسی حد سے تجاوز کر گئی تہی کہ رعایا کو ناپسند ہوئی بلکہ اسکو نالایق ٹھیرایا اوسوقت اسکا سالا بورس گوڈوناف (جوکہ خاندان تاتار اور امور سلطنت مین بڑا معزز تہا دل مین سوچا کہ زار کی موت کے دن قریب ہین اوسکے بعد اوسکا بہائی تخت نشین ہوگا بہتر ہے کہ مین خود بادشاہ بنجاؤن بایں لحاظ **ڈیمی ٹریس** برادر **زار** کو جوکہ نو برس کا تہا اسکو سے **دوراگلیچ** نام ایک قصبہ مین بہیجدیا وہان وہ لڑکا اپنے محل کے صحن مین کہیل رہا تہا کہ ۱۵ مئی ۱۵۹۱ء مین بسازش بورس مارڈالا گیا ۔ تہیوڈور کی سلطنت مین ۱۵۹۳ء مین بردہ فروشی جاری ہوئی جوکہ ۲۷۰ برس تک اس سلطنت مین قایم رہی ۔ ۱۴ برس کی سلطنت کے بعد ۱۵۹۸ء مین تہیوڈور کا انتقال ہوگیا ۔ بعض کا یہ بہی قول ہے کہ تہیوڈور کو زہر دیکے مارڈالا ۔ لکہا ہے کہ جب تہیوڈور کو مرنے کا وقت قریب آیا تو گرد اگرد جو رشتہ دار جمع تھے اپنا تاج اوتار کے اونکو دینا چاہا مگر کسی نے منظور نہ کیا اس سبب سے اوسنے زمین پر پٹک دیا اور مرگیا یہ واقعہ ۱۵۹۸ء کا ہے **ایرنی** ۔ یہ زارینہ ہمشیرہ بورس بجائے اپنے خاوند تہیوڈور کی تخت نشین ہوئی لیکن اراکین سلطنت نے اسکو قبول نہ کیا بلکہ بورس کی کارروائیون نے اونکے دل مین جگہہ پیدا کی جس سے بورس کو تخت نشین کرنا چاہا بورس نے اونکا رجحان طبیعت پاکر بظاہر سلطنت کو نامنظور کیا اسپر امرائے ملک و افسران سلطنت و سفیران روس و پادریان ہر شہر و دیار نے جمع ہوکر ایک دربار منعقد کیا جسمین بورس کو تخت دینا چاہا وہان بہی بورس نے اغماض کیا قصہ کوتاہ بعد بڑی جدوجہد کے اس امر پر راضی ہوا کہ تاتاری مملکت روس پر حملہ کرنے کو تیار ہین اونکے زک دینے کو تمام رعایائے روس سچی دلسی لڑائی مین شامل ہونا پسند کرے تو البتہ تخت شاہی قبول کرسکتا ہون اس شرط کو رعایا نے نعرہ خوشی کے ساتہہ قبول کیا اور بورس تخت سلطنت پر آیا بورس نے تخت نشین ہوتے ہی بموجب اپنے خیالات کے خان تاتار پر فوج کشی کردی اور بعد جنگ شدید کے تاتاریونکو شکست ہوئی اسی زمانہ مین یہ افواہ اڑی کہ شہزادہ **ڈیمی ٹریس** (جسکو بورس نے مارڈالا تہا) پہر زندہ ہوگیا یعنے شہزادہ آدم حاکم پولینڈ کا ایک مصاحب تہا اوسنے بیان کیا کہ مین ڈیمی ٹرائی ہون بورس نے جسوقت مجھکو قتل کروانا چاہا تہا تو قاتل نے

مجھکو چھپا کے ایک غلام کو قتل کرڈالا اگرچہ یہ بیان اوسکی موت کی حال کے بالکل خلاف ہی مگر اور ثبوت مین اوسنی
ایک روسی مہر دکھائی جسپر ڈیمی ترائی نام کندہ تہا اور انگوٹھی بیش تہا اور ایک صلیب ہیرکی ایسی لوگون کو
دکھائی جس سے سب نے اصلی ڈیمی ترائی فرض کرلیا بلکہ بعضون نے نشان بدن بہی پہچانے اس عرصہ مین
یہ شخص اپنا مذہب سابق گریک چہوڑ کر رومن کا تھلک ہوگیا تہا اس سبب سی اہالیان پولینڈ اور بہی اسکے
سائی ہوی۔ قصہ کوتاہ ۱۶۰۴ء مین ایک چہوٹا لشکر تیار کرکے ڈیمی ترائی ملک روس پر موجود ہوا قبل اسکے
بورس نے بہت کارروائی اسکے مارڈالنے کی کرائی مگر ناکامی ہوئی اور ادہر ڈیمی ترائی چار ہزار
پولینڈ کی سپاہ سے دریائے **ڈون** تک آپہونچا یہان بہت سے لوگ کوساک جوکہ بورس کی ظلم رسیدہ
تھے وہ بہی اسکے شامل ہوگئے ادہر بورس کا لشکر بہی آموجود ہوا گو ڈیمی ترائی کے پاس لشکر فراوان
تہا تاہم بورس کی فوج نے مقام **ڈوبرائین** مین فتح حاصل کی جس سے ڈیمی ترائی کا زور کم ہوگیا
چونکہ بورس نے ڈیمی ترائی کی مروا ڈالنے مین بہت کوشش کی تہی اور کامیابی نہوئی اسکا اوسکو بہت غم
رہتا تہا اور اسی سوختگی مین ۱۳۔ اپریل ۱۶۰۵ء مین زہر کہاکے مرگیا
**تھیوڈور دوم** فرزند بورس ۱۸ برس کی عمر مین تخت نشین ہوا اس نے ایک بڑی افسر کو اودہر
ڈیمی ٹریس کی مقابلہ کو روانہ کیا اور ادہر ڈیمی ٹریس کی کارروائی سی خاص ماسکو مین بلوہ ہوگیا اور اونہین
بلوائیون نے تہیوڈور کو مع اوسکی زوجہ کے قید کردیا اور وہ افسر جو ڈیمی ٹریس سے لڑنے کو گیا تہا وہ وہان
ملگیا اور بڑی شان وشوکت سی ڈیمی ترائی کو ماسکو مین لاکر تخت نشین کیا **ڈیمی ترایس** ۱۶۰۵ء مین جبکہ
بادشاہ ہوا تو ایوان ہیبت ناک کی زوجہ جوکہ ایک عبادت خانہ مین گوشہ نشین تہی اوسکو وہان لوگ لائے
اوس نے بہی بظاہر ڈیمی ٹریس کو اپنا لڑکا قبول کیا چند روز تک لوگ اسکو ڈیمی ٹریس مانتے رہے چونکہ اسکا
مذہب خلاف روسیون کے رومن کا تھلک تہا اور گریک مذہب کا دشمن تہا اہالیان پولینڈ کا (بسبب
اسکے کہ وہان بہت رہا اور انہین کے سبب سی یہ عروج ہوا) نہایت دوست تہا لہذا لوگون کو بوجوہ مندرجہ بالا
نفرت ہونے لگی اور اعلان کردیا کہ یہ ڈیمی ٹریس نہین ہے جبکہ یہ خبر اوڑی تو دعویداران سلطنت مین سی ایک
شہزادہ زیوسکی حملہ آور ماسکو ہوا۔ ڈیمی ٹریس نے اوسکی لشکر کو منتشر کرکے زیوسکی کو مع اوسکی بہائی کی

گرفتار کرلیا بعد اوسکے اون کے خون سے درگذر کرکے رہائی بخشی تاہم وہ اسکی دشمنی سے باز نہ رہے
اور تمام شہر مین بغاوت کی بنیاد ڈال دی یہانتک کہ جوق جوق لوگ جمع ہوکے محل شاہی پر حملہ آور
ہوے ڈیمی ٹرلیس کو جو یہ خبر پہونچی تو نہایت بدحواس ہوگیا اور اوسی گہبراہٹ مین ۳۰ فٹ بلند
کوٹھے سے کود پڑا جس سے اوسکی ٹانگ ٹوٹ گئی لوگون نے دوڑکر پکڑلیا اور کہا کہ جہوٹی شہرت کا
نتیجہ ایسا ہی ہوتا ہی۔ لیکن ڈیمی ٹرلیس نے آخروقت تک یہی کہا کہ مین ایوان شاہ کا بیٹا اور تمہارا
زار ہون اسپر بہی لوگون نے ایک نہ سنی اور بے تامل قتل کرڈالا بعد اوسکے ماسکو مین ایک عظیم الشان
قتل عام جاری ہوا اور مدت تک جو جسکے سامنے پڑگیا قتل ہوا اسکے بعد شہزادون مین **زیوسکی**
نام شہزادہ تخت نشین ہوا اسکے زمانہ مین ایک بدمعاش نے آکر یہ دعوی کیا کہ مین ڈیمی ٹرلیس ہون
اور مرا نہین بلکہ زندہ ہون اسی دعوی پر اوس نے ماسکو شہر کو چار برس تک گہیر رکہا آخر کو ایک
تاتاری افسر کے ہاتہ سے قتل ہوا شہزادہ زیوسکی ایک مرتبہ پولینڈ والون کی ہاتہ سے شکست
کہا کے جو بہاگا تو پہر تخت پر نہ آیا اور ایک مدت تک سلطنت روس مین بدانتظامی رہی عرصہ کے بعد
امرائے ملک نے **میکائیل رومانوف** کو (جو کہ رومانوف کی نسل سے تہا اور ماں کی جانب سے
سلسلہ رورک تک رکہتا تہا جس کی نسل مین ابتک سلطنت چلی آتی ہی) تخت نشین کیا اس کے عہد مین
عرصہ کی بدانتظامی رفع ہوئی اس نے سنہ ۱۶۲۳ء مین انگلستان سے اور سنہ ۱۶۲۹ء مین فرانس سے
عہدنامہ تجارت کیا کئی مرتبہ پولینڈ والون کو بہی زک دی مگر سنہ ۱۶۴۵ء مین میکائیل حوالہ عزرائیل ہوگیا
بعد اسکے الکسیس فرزند میکائیل تخت نشین ہوا اسکے عہد سلطنت مین پولینڈ اور کوساک لوگونکو شکست
ہوئی علم و ہنر کی بہی ترقی ہوئی ایوان سوم کے قوانین ترمیم ہوے اسکے مرنیکے بعد **فیوڈور**
سنہ ۱۶۷۶ء مین تخت نشین ہوا مگر جلد ہی انتقال کرگیا اسکے چہوٹے بہائی ایوان کے بیوقوف ہونے سے
لوگون نے پیٹر اوسکے چچازاد بہائی کو بادشاہ کرنا چاہا ایوان کی بہن **صوفیا** نے اس بات سے
ناراض ہوکر بلوہ کردیا۔ غرضکہ پیٹر نے ایوان کو تخت نشین کرکے صوفیا کو منتظم کردیا۔ پیٹر نے ۱۷ برس کے

سلہ پیٹر دی گریٹ نے ڈیمی ٹرلیس کے نام سے لوگونکا فروغ پانا یہ اوس زمانہ کی عقل و فہم اور تہذیب کا پورا نمونہ ہے ۱۲

سن مین فیوڈور کی لڑکی سے شادی کرلی جس سے وزیر اعظم بلوہ کرنے پر آمادہ ہوا پیٹر نے دانائی سے
دفع کر کے وزیر کو بمقام ارچنجل بھیجدیا اور شہزادی صوفیا کو ایک عبادت خانہ مین نظر بند کرکے ۱۶۸۹ء مین
کامل بادشاہ ہوگیا **پیٹر دی گریٹ** یعنے پیٹر اعظم ۱۶۸۹ء مین بیخوف اور بلا شرکت غیرے
سلطنت کرنے لگا ایوان سلول کے مرنے کے بعد پیٹر نے اصلاح سلطنت شروع کی بسبب نیم وحشی
اور جاہل رعایا کی یہہ سلطنت مثل ایشیائی سلطنتون کے شمار ہوتی تھی گریٹ پیٹر نے یورپین سلطنتون کی ہم پلہ
کرنیکا ارادہ کیا پیٹر ایک بڑا مدبر اور عالی دماغ اور جوانمرد شخص تھا پیچیدہ مضامین اور ہر مشکل بات کے
عیب و ثواب مین اسکا ذہن نہایت رسا تہا جو حکم منہ سے نکالتا تہا پھر اوس سے نہین پھرتا تھا گاہے
گاہے لڑکون کے کہیل اور تماشون مین بہی مشغول ہوجاتا تہا۔ لیکن اپنے ضروری کام کو نہایت
چالاکی اور مستعدی سے انجام دیتا تہا اوسوقت یہان کی رعایا ظالم اور جاہل اور جنگلی تہی روسی پادریونکا
علم چند قلمی مسودات مین محدود اور بند تہا جسکو وہ اپنا سرمایہ لیاقت کتبخانہ علمی سمجھتے تہے ایوان ہیبتناک کے
وقت کا چھاپہ خانہ بالکل تاراج ہوگیا تہا روسیون مین شیخی اور نمود حد سے زیادہ ہوگئی تہی اگرچہ
پیٹر بہی ایک ایسی ہی خیالات کا شخص تہا تاہم جودت طبع سے نرالی کیفیت رکھتا تہا اسکی سانحات
عجیب دلچسپ ہین لکھا ہی کہ اس نے پہلے اپنے لشکر کو جرمنی افسرونکی مدد سے تیار کیا پھر وہ بالٹک مین
روسیون کا کوئی بندر نہ تہا اسباب تجارتی کی آرچنجل سے آمدورفت تہی جنگی جہازون کا نام بہی نہ سنا تہا
مگر پیٹر نے اپنی آخری سلطنت تک ۴۰ بڑے اور ۳۰۰ چھوٹے جہاز تیار کر لئے تھے پیٹر ہر کام مین
خود بہت بڑی لیاقت رکھتا تھا ایک مرتبہ کا ذکر ہی کہ پیٹر اپنی دارالسلطنت سے خفیہ غائب ہوگیا اور ارچنجل
ہوتے ہوئے ہالینڈ اور وینس لوگونکے جہازون پر مثل مزدورون کے کام کرنے لگا جس سے اکثر کاروائیان
جہازرانی کی اسکے ذہن نشین ہوئین ۱۶۹۷ء مین اسی بہروپ سے ملک ہالینڈ مین پہونچا اور وہان ایک
ادنی بڑہی کا کام اختیار کیا اور قصداً جو جو تکلیف اس نے گوارا کی وہ اسی کا کام تھا مثلاً ادنی مکانمین
رہنا کہانا اپنا خود پکانا سرکاری بیگار بھگتنا غرض ہر طرح کی مصیبت صرف جہازی کام سیکھنے کی لالچ سے
اپنے جسم پر جھیلی۔ ماہ جنوری ۱۶۹۸ء مین انگلستان پہونچکر اپنے کو ظاہر کیا وہان اسکی بڑی عزت

وتوقیر ہوئی وہان سے اپریل ۱۶۹۸ء مین اپنے ملک کو واپس آیا تہوڑے روز رہکر پہر ہالنڈ کو گیا
اور وہان سے اٹلی کا قصد تہا کہ اپنے ملک سے کچہہ بلوے کی خبر پا کر واپس آیا اسکی رعایا پیشتر ڈارہی رکہنا
فرض سمجہتی تہی مگر پیٹر نے ڈارہی منڈوانے کو علامت خوبصورتی قرار دیکر لوگونکو دوسری طرح کی ہدایت
دی۔ ماسکو شہر جو کہ عرصہ سے دارالسلطنت تہا بلکہ اسکا شمار مقدس شہرون مین تہا پیٹر نے اسکی بزرگی کا کچہہ
نہ خیال کیا اور دوسرا شہر سینٹ پیٹرزبرگ کے نام سے آباد کیا اسکی آبادی سے اوسکا یہ مطلب تہا
کہ دارالسلطنت سمندر کے کنارے ہونا ضرور ہے تاکہ اپنی کارروائی براہ راست دوسری ملکونسی
ہوسکے چنانچہ خلیج فین لینڈ (جسکو تہوڑے دن ہوے کہ سوئڈن سے چہین لیا تہا) اوسکا کنارہ کیچڑ سے
بہرا ہوا بلکہ چہہ مہینے تک برف سے پوشیدہ رہتا تہا اور اس متعفن اور سیلی زمین پر شہر کا آباد ہونا مشکل تہا
لیکن پیٹر اعظم کے عزم بالجزم نے وہین ۹ برس مین ایک عمدہ اور خوش قطع شہر دریاے نیوا کے کنارہ پر تیار کردیا
جس مقام پر جانوران بحری و درندگان بری مدت سے قیام پذیر تہے پیٹر نے اوسکو محلات شاہی
وعمارات روسا و امرا و ارکین سلطنت سی آراستہ و پیراستہ کردیا۔ پیٹر کے عہد مین اکثر لڑائین فتح ہوئین
مگر ایک مرتبہ ۱۷۱۱ء مین ترکون پر حملہ کیا گیا۔ اس جنگ مین ترکون نے تمام روسی لشکر کو گہیر لیا قریب تہا
کہ اوس سے ایک بہی زندہ نہ بچے مگر پیٹر کی ملکہ **کتھرائن الکس** (جو کہ ایک غریب زادی تہی)
اسکے پاس جسقدر زر و زیور و جواہرات جمع تہا سب ترکون کے وزیر اعظم کو بطور رشوت کے دیکے صلح کرلی
پیٹر نے شاہ سوئیڈن سے اکثر لڑائیون مین فتح پائی چنانچہ ۱۷۲۱ء مین جب صلح ہوئی تو لیونیا استہونیا
انگریا دیبرگ وغیرہ ٹاپو شاہ سوئیڈن نے پیٹر کے حوالے کردئے اوسوقت سی وزراے سلطنت نی پیٹر کو
شاہنشاہ سلطنت و قبلہ گاہ رعایا اور پیٹر اعظم کے لقب سی مشہور کیا اور بذریعہ منادی کے تمام ملک مین
شہرت دیدی ۱۵۔ روز تک اسکا جشن رہا پیٹر اپنی رعایا کو مہذب بنانی مین بہت کوشش کرتا رہا علم و دستکاریکو
خوب ترقی دی ایک ملک دریائی سی دوسری دریا مین کئی نہرین ملوائین مطبع و کتب خانہ و مدرسہ و شفاخانہ
وغیرہ تیار کئے غرض ہر طرح کی ملک و رعایا کی اصلاح کی پیٹر کے حرکات جہان مدبرانہ تہی وہان جابرانہ
بہی تہی اسکا فرزند **الکس** نام اون پادریون سے ملگیا جو کہ پیٹر کے حرکات سی ناراض تہی اسنی یہ تشفی اونسی کہا

کہ بعد پیٹر کے جب میرا زمانہ آویگا تو پھر انتظام سابق ہو جائیگا یہ بات سن کر پیٹر ناراض ہوا اسکی ناراضی سے
شہزادہ الکسس ملک اسٹریا کو مفرور ہو گیا چند عرصہ کے بعد پیٹر نے کہلا بھیجا کہ تیری سب خطا معاف ہو گی
بشرطیکہ تو یہان واپس آوے چنانچہ شہزادہ سینٹ پیٹرزبرگ کو چلا آیا پیٹر نے اوسکو (اس الزام پر کہ اس نے
مجھکو مار کر تخت چھین لینا چاہا تھا) قید کر دیا اور ۶ - جولائی ۱۷۱۸ع مین زہر دیکر مروا ڈالا - شاہان - ماسکو
جسقدر ظالم اور وحشی گذری ہین پیٹر سب سے اس بات مین فوق رکھتا تھا کہ اپنے وزرا و امرا کو کسی خطا پر
اپنے ہاتھ سے خود سزا دیتا تھا پیٹر نے اپنے عہد سلطنت مین رعایا کے حقوق اور آزادی مین بڑی کوتاہی کی
جس کے سبب سے ہر شخص مثل غلام کے ہو گیا - بلکہ اوسکا نمونہ ابتک باقی ہے پیٹر کی عالی ہمتی ہمیشہ یہی چاہتی تھی
کہ تمام خدائی کی بادشاہت مجھی کو ہو جائے چنانچہ اسی مضمون کا ایک وصیت[۵] نامہ اپنی آیندہ نسل کے واسطے
لکھا مگر افسوس کہ من درچہ خیالیم و فلک درچہ خیال ملک الموت نے اکر اوسکی مملکت زندگی کو مع صوبہائے
حواس خمسہ و عقل و روح کے ضبط کر لیا اور ۸ - ۲ جنوری ۱۷۲۵ع کو سینٹ پیٹرزبرگ سے قید کر کے جزیرۂ عدم کو جلا
وطن کیا گیا -

پیٹر کے مرنے کے بعد اوسکی زوجہ **کیتھرائن اول** نے (جو کہ ایک سویڈن سپاہی کی بیٹی تھی) دو برس
سلطنت کی اپنے وقت مین پیٹر کی بعض بعض باتون مین ترقی دی اوسکے بعد شہزادہ الکسس کا (جسکو پیٹر نے مروا ڈالا تھا)

بیٹا پیٹر دوم ۱۷- می ۱۷۲۷ء کو تخت نشین ہوا ۳ برس کی سلطنت کے بعد بسبب نالایقی کے امرائے سلطنت نے اوسکو تخت سے اوتار کے ایوان چہارم کی بیٹی مسماۃ **اینی** کو ۲۹- جنوری ۱۷۳۰ء کو تخت نشین کیا اس نے پولینڈ اور تاتاریون اور ترکون اور خان کریمیا پر کئی مرتبہ فتح حاصل کی- ۱۹- اکتوبر ۱۷۴۰ء مین انتقال کر گئی اوسکے بعد **ایوان ششم** (جسکو ملکہ اینی نے اپنا وارث تخت قرار دیا تہا) حاکم ہوا مگر کم نصیب تہا اسکی سلطنت کو کچہہ قیام نہوا ۱۷۴۱ء مین لوگون نے اسکو قید کرکے **ملکہ ایلی زبیتھ** دختر پیٹر اعظم کو تخت نشین کیا یہ ملکہ ہر وقت عیش و عشرت مین مشغول رہتی تہی اور تمام انتظام سلطنت کار روائی کرنی والونکے اختیار مین تہا لیکن اوسکے عہد مین آسٹریا سے عہد نامہ ہوا اور اوسکو مدد دیکے جرمن کو شکست دی حتی کہ ۱۷۶۰ء مین روسیونکی فوج برلن مین داخل ہو گئی اسکے وقت مین سلطنت روس کا بڑی سلطنتون مین شمار ہونے لگا ایلی زبیتھ ۵- جنوری ۱۷۶۲ء مین انتقال کر گئی اور بجاے اوسکے اوسکا بہانجا **پیٹر سوم** بادشاہ ہوا مگر یہہ بہی بیوقوف تہا اسکی بی بی کیتھرائن جو کہ ایک جرمنی نواب کی بیٹی تہی ۱۷۴۵ء مین اوسکی شادی پیٹر کے ساتہہ ہوئی مگر بی بی و خاوند مین نفاق رہتا تہا اور دونون بد چلن تہی پیٹر چونکہ دوسری ملک کا رہنے والا تہا اسلئے اوس نے مصاحب بہی وہین کے باشندے کئے- یہ بات روسیونکو سخت ناگوار ہوئی ادہر کیتھرائن جو کہ تربیت یافتہ ایلی زبیتھ تہی اوس نے روسیون سے سازش کرکے اپنے خاوند پیٹر کو قید کر لیا - ۹ - جولائی کو کیتھرائن نے ایک دستاویز پر (جسکا مضمون یہ تہا کہ پیٹر سے انتظام سلطنت نہین ہو سکتا) بجبر دستخط کرانا چاہی چونکہ پیٹر مجبور تہا اس لئے اوس نے دستخط کر دے پھر بہی ۱۴- جولائی ۱۷۶۲ء کو خبر ملی کہ انتقال کر گیا بعد کو یہ معلوم ہوا کہ کیتھرائن کو خوف تہا کہ مبادا پیٹر کے طرفدار پھر اوسکو تخت نشین کرین اس لئے یہ کارروائی ہوئی کہ لوگون کو محبس مین بہیجکر اوسکا گلا دبوا کے مروا ڈالا بعد اوسکے **کیتھرائن دوم** کے لقب سے اپنے مشہور کیا اسکی سلطنت کے حال مین مورخ لکہتا ہے کہ جس طرح کہ شب تاریک مین کوئی ستارہ آسمان پر چمکتا ہو اوسی طرح کیتھرائن نے اپنے عہد مین سلطنت کو چمکایا اٹھارہوین صدی مین مثل پیٹر اعظم اول اور کیتھرائن دوم کے دنیا مین کمتر لوگ پیدا ہوئے ہونگے جسوقت کیتھرائن کو معلوم ہو گیا کہ اب میرا رعب سلطنت پر قایم ہو گیا تب اوس نے پیٹر اعظم کے قدم بقدم روش اختیار کی روسی سلطنت مین کسی بندگان خدا کا خون کر ڈالنا

پہلے یہ بات نہ تہی کتہرائن نے اوسکا بندوبست کیا۔ پیشتر جسکو مجرم قرار دیتے تہے اگر اوس نے جرم کا اقرار
خود نہ کیا تو چہریان مار مار کے قبول کراتے تہے کتہرائن نے اوس قانون کو منسوخ کیا۔ پیشتر انتظام سرحد
نہ تہا کتہرائن نے سیاحان ملک سے دریافت کر کر کے اپنی کامل حدبندی کی پولینڈ اور روس یہ دونون سلطنتین
ایک قوم سلاؤ سے ہین عرصہ سے پولینڈ کے لوگون نے تہذیب اختیار کر لی تہی مذہب بہی اونکا رومن
کیتھلک تہا ترقی بہی اسدرجہ پر اوسکی پہونچی کہ ایک دن رجواڑے سے بڑی سلطنت ہوگئی سوبیسکی شاہ جبکہ تخت
پولینڈ پر بیٹہا تو تمام یورپ اوس سے خوف کہاتا تہا ترکون اور روسیون کو کئی مرتبہ شکست دی ماسکو دار السلطنت
روس کو کئی مرتبہ دبا لیا کتہرائن کیوقت مین روسی ملک کی ٹکڑے ہوگئے کتہرائن نے اپنی رعایا کو علم دستکاری
کی جانب بہت رجوع کیا رعایا اسکی مختلف مذہب کہتی تہی مگر یہہ کسی کے مذہب مین دخل نہین دیتی تہی۔
عیش و عشرت و رعب ظاہری کو بہت پسند کرتی تہی تمام شاہان یورپ خصوصاً ترکونکی ازحد دشمن تہی
فتح ایران کی خاطر فوج جمع کرتی تہی کہ ۱۷ نومبر سنہ ۱۷۹۶ء مین پیمانہ عمر لبریز ہوگیا اوسکے بعد اوسکا بیٹا
**پول** تخت نشین ہوا اوسکے خیالات بہی مثل ایوان ہیبتناک کے وحشیانہ تہے اسکے زمانہ مین فرانس سے
ایک بہت بڑی جنگ ہوئی آخر صلح ہوگئی اس نے فرانس کے نپولین اول سے عہدنامہ کیا اور دونون نے
ملکے ہندوستان پر حملہ کرنیکا قصد کیا تہا اسی عرصہ مین پول کا دماغ پہر گیا تب ارکین سلطنت نے اوسکو ایک
دستاویز پیش کی جسکا یہ مطلب تہا کہ مین اپنی خوشی سے سلطنت ترک کرتا ہون۔ جب اس سے دستخط کرانا چاہا تو
پول نے انکار کیا اس بات پر اوسکا ٹیٹوا دبا دیا کہ جس سے اوسکا دم نکلگیا اور پول کا جسم پہول ہو کے رہگیا اوسکے
مرنیکے بعد ۲۴- مارچ سنہ ۱۸۰۱ء مین اوسکا بڑا بیٹا **الگزنڈر اول** مالک تاج و تخت ہوا یہہ بادشاہ
کسیقدر متلون مزاج تہا مگر عقلمند اور خیر خواہ رعایا تہا روسیون کا آسٹریا جرمن سے پہلا صلح نامہ اسی نے کیا
۲۵ برس کی سلطنت کے بعد یکم دسمبر سنہ ۱۸۲۵ء مین انتقال کر گیا بعد اوسکے اوسکا بہائی **نکولس** تخت نشین ہوا یہہ بادشاہ
نہایت ظالم اور سخت مزاج تہا اس نے اہالیان پولینڈ کو حد سے زیادہ دق کیا اور سلاطین یورپ نے
چونکہ اپنی رعایا کو آزادی اور آسایش فراوان بخشی تہی اور یہان کی رعایا کو خواب مین بہی میسر نہ تہی بلکہ مزید
طرح طرح کی تکلیفین جہیلتی تہی اسی لئے یہان سے ایک فرقہ مخالف سلطنت پیدا ہوا مگر نکولس نے نہ اوس سے

کچھ خوف کیا اور نہ اوسکی کچھ دادرسی کی بلکہ اون کے خیالات لڑائیاں برپا کرکے منتشر کردی ١٨٢٨ء مین
ترکون سے ایک ایسی جنگ ہوئی کہ جس سے سلطان روم کا سخت نقصان ہوا روسی لشکر کوہ بلقان طی کرکے
ایڈریانوپل تک پہونچ گیا تھا کہ ١٨٢٩ء مین ترکون سے صلحنامہ ہوگیا دوسری جنگ پھر ترکون سے کریمیا پر
شروع کی مگر اسی عرصہ مین نکولس کا انتقال ہوگیا اسکے بعد اوسکا بیٹا الگزنڈر دوم تخت نشین ہوا اوسکے عہد کا
سب سے بڑا کام اختتام صلحنامہ برلن کا ہونا ١٨٥٦ء مین غلامونکی ازادی ١٨٦١ء ١٨٦٣ء مین ہنگامہ پولینڈ کا
نہایت سختی سے فرو کیا جانا اور اوس کا روس سے ملحق ہونا ١٨٧٤ء مین باستثنا رچند تمام روسیونکا فوج مین
داخل ہونا ١٨٧٧ء مین ترکون سے جنگ کرنا وغیرہ ہین اسیکے عہد مین **نہلزم** کے نام سے ملکی سازشون سے
بڑی خرابیان لاحق ہوئین۔ کئی ایک حملے اسکی جان پر ہوئے اسپر گولی چلائی گئی اسکے سرمائی قصر کا ایک
حصہ اوڑا دیا گیا۔ ١٢- مارچ ١٨٨١ء کو جبکہ یہ ایک اسپہ گاڑی پر سوار ہوکر سینٹ پیٹرسبرگ مین سیر کر رہا تھا
کہ ایک بم کا گولہ اسکی گاڑی کے نیچے پھینکا گیا مگر اسکو کچھ نقصان نہ پہونچا اور جب گاڑی سے باہر نکلکر
زخمیون کے بارہ مین ہدایت کر رہا تھا کہ اور گولہ اسکے پیرون مین آگرا جس سے اوسکی ٹانگین پھٹ گئین
اور یہ برف مین گر پڑا اوسکے بعد یہ محل مین لایا گیا اور اوسی روز سہ پہر کو مر گیا اسکے مرنے پر اسکا بیٹا الگزنڈر
سوم تخت نشین ہوا مزاج مین یہ اپنے دادا نکولس سے ملتا تھا اس نے یہودیون کے ساتھ نہایت سختی کا
برتاؤ کیا اور نہایت متعصب شخص تھا اس نے ١٨٦٦ء مین شاہ ڈنمارک کی ایک بیٹی پرنسز آف ویلز کی
بہن سے شادی کی لہذا موجودہ شاہ انگلستان اور شاہ روس خالون بھانجے ہین۔ نکولس سیوم زار
حال الگزنڈر سویم کا بڑا بیٹا ١٨٦٨ء مین پیدا ہوا اور ١٨٩٠ء مین ہندوستان آیا تھا ١٨٩٤ء مین
تخت نشین ہوا یہ اب زیادہ آزادی کے ساتھ رہتا ہے اور اگرچہ اب بھی سخت سازشین ہوتی رہتی ہین مگر بمقابلہ
سابق کے اب کم اندیشہ ہے روسی گورنمنٹ کی نسبت یہ جاننا کافی ہے کہ روس مین بہت سے افسر ہین جنکو تنخواہ
ناکافی ملتی ہے اور جو اپنی آمدنی کا اوسط پورا کرنے کے لئے بددیانتی کے وسائل کام مین لاتے ہین
چنانچہ ایک روسی افسر کا حال اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ بیباکی اس کی کارگذاریون کا خاصہ ہے
یہ ایک مطلق العنان حکومت کی ماتحت ہے جو اسکی بالادست ہین اونکی سب سے زیادہ متابعت اسکے

واسطے فروری ہی تاہم اسکے ساتھہ ہی بہت سی بڑا عتباری پہیلی ہوئی ہے اسکو ہروقت بطور ایک جاسوس کی مستعد رہنا چاہیئے دوسری کی تنزل سے اپنی ترقی حاصل کرنا اسکو ضروری ہے اور باوجود اسکی حد درجہ کا تغلب اور رشوت ستانی ملک مین برپا ہی روسی افسر بغیر رشوت ستانی کے شاید آپکو بمشکل افسر سمجہتی ہون ایک دفعہ شہنشاہ نکولس عالم مایوسی مین باآواز بلند پکارا وٹہا تھا کہ اس ملک مین بجز میری اور میری بیٹے کی شاید کوئی دوسرا شخص ایسا نہین جو چور نہ ہو۔

سلطنت روس کی بابت یہ کہنا کچھہ بیجا نہو گا کہ باوصف اسقدر مہذب اور شایستہ ہو جانی ہے بحالت موجودہ حکومت روس ایک بڑی سخت اور ظالمانہ حکومت ہی اور باوجودیکہ اس سلطنت مین چار بڑی کونسلین موجود ہین مگر شخصی خودرائی کا ایک ایسا عنصر اسمین ملا ہوا ہی کہ جو نہ تو بادشاہ کو کونسلین کی رائی کا پابند کرسکے اور نہ جس کی موجودگی مین قانون پر عمل پیرا ہوتا کچھہ زیادہ لازمی ہوسکے اسکے اکثر وزرا ہین مگر بقول ایک روسی کے یہ خود ہی اپنا آپ وزیر ہے بعض مقامات پر لوکل سلف گورنمنٹین بہی قایم ہین اور اونکا انتظام بہی مثل ہندوستان کے نامور بادشاہ اکبر اعظم کی ہی کہ ایک میر محلہ قرار دیا جاتا ہی اور نہایت محدود اختیارات گورنمنٹ روسیہ کی جانب سی اوسکو تفویض ہوتے ہین باستناء عیسائیون کے اور تمام دیگر مذاہب کے ساتھہ عموماً اور مسلمان رعایا کے ساتھہ خصوصاً نہایت ہی ناقابل اطمینان اور جابرانہ سلوک کیا جاتا ہی مسلمان رعایا جبتک ضمانت نہ داخل کرے آزادی کے ساتھہ حج بیت اللہ شریف نہین کرسکتے اور اوسوقت تک کوئی جدید مسجد آزادی سے تعمیر نہین ہوسکتی جبتک کہ تین سو مسلمان دستخط نہ کرین قرآن شریف کی آیات متعلقہ جہاد نکال ڈالنے کا ارادہ کیا گیا تہا مگر عام بغاوت کے خیال سے اوس ارادہ کو ملتوی کرکے ہدایہ کا باب الجہاد نکال ڈالا گیا بہت سی ملکی اور جنگی عہدون پر مسلمان ممور ہین مگر اون سی اچھا برتاؤ نہین کیا جاتا مسلمان فوج مین بہی شامل ہین اور ہمیشہ نہایت نازک موقعون پر یہی فوجین سلطنت کی خدمت کرتی ہین۔ چنانچہ پلونا کی آخری لڑائی مین غازی عثمان پاشا کے مقابلہ مین ترکمانو کی ہی فوج لڑی تہی جسکو عثمان پاشا پر فتح حاصل ہوی تہی مگر باوجود بہت سی نازک خدمتون کی انجام دہی کے بہی روسیہ کی جابرانہ عملداری مین مسلمان اطمینان سے زندگی نہین بسر کرسکتے اور اکثر سنا جاتا ہے کہ روزمرہ صدہا

مسلمان خاندان روسی عملداری سے ہجرت کرکے عثمانی حکومت مین چلے آرہے ہین۔ معمولی عہدون کے
علاوہ ذمہ داری کے بہت کم عہدے ہین جو عیسائی رعایا کے علاوہ دوسرے مذہب کے لوگون کو دئے جاتے
ہون۔ چنانچہ موجودہ زمانہ کا ایک یورپین سیاح بیان کرتا ہو کہ برٹش کسپیا مین (جو سنٹرل ایشیا کا روسی
گورنمنٹ کے زیر حکومت ایک صوبہ ہی) بجز پولیس انسپکٹری کے اور تمام حکام ذی اختیار یہانتک کہ ڈپٹی کلکٹر
و تحصیلدار بہی روسی عیسائی ہی ہوتے ہین۔ کچھہ یہہ ہی نہین کہ روسی عملداری مسلمانون کی ہی کیواسطے بری
ہی۔ بلکہ یہودی بہی آئے دن روسی مظالم سے شاکی رہتے ہین۔ جب ہم روسی طرز حکومت کا اپنی گورنمنٹ
عالیہ کے طرز حکومت سے مقابلہ کرتے ہین تو ہمکو خداوند تعالی کا لاکہہ لاکہہ شکر ادا کرنا پڑتا ہو کہ اوس نے اپنی عنایت
سے ہماری سرپر ایک ایسی عادل۔ منصف اور مہربان گورنمنٹ کو سایہ افگن فرمایا ہو کہ جسکی پر امن راج مین
جو معاشرتی تمدنی مذہبی آزادی ہمکو حاصل ہے اوسکی نظیر روس ہی کیا بلکہ دنیا کی کسی دوسری سلطنت مین
بہی نہین ملتی۔

ہم اپنے اس کلام کی تائید مین روس کی سیاسی طرز عمل کو نظر انداز کرکے یورپ کے سب سے اول درجہ کے
متمدن اور مہذب ملک فرانس کو جو ایک جمہوری سلطنت ہو پیش کرتے ہین جہان **ٹونس** ایک ایسی جگہہ ہے
کہ جسمین تمام مسلمان ہی مسلمان آباد ہین مگر ان تمام مسلمانون کو فرانسیسی گورنمنٹ کی ماتحتی قہر الہی سے کم نہین ہے
کیونکہ ان مسلمانون کے ساتھہ بے انتہا سختیان برتی جاتی ہین اور حکومت کی جانب سے ہمیشہ یہ کوشش کیجاتی ہو
کہ انکو بجز عیسائی بنالیا جاوی اگر ممکن ہو تو برباد کردیا جاوے اگرچہ بظاہر قاضی اور مفتی گورنمنٹ کی جانب سے
مقرر ہین اور اونکو گورنمنٹ کی ہی طرف سے تنخواہ بہی ملتی ہو مگر اندرونی حالت نہایت ہی خراب اور نا قابل
اطمینان ہو مسلمان کوئی اخبار نہین نکال سکتے اور اگر نکالین تو آزادی کے ساتھہ اپنے معاملات اور حالات پر
بحث نہین کرسکتے نہ اونکو گورنمنٹ پر نکتہ چینی کرنیکا کوئی استحقاق حاصل ہو اب اندازہ ہو سکتا ہو کہ جب ایسی
ایسی شائستہ سلطنت مین مسلمانون کے ساتھہ یہہ برتاؤ ہو تو روس جیسی شخصی اور نیم وحشی سلطنت مین اس قوم کا
کیا حال ہوگا۔ مگر ہمکو اس موقع پر متذکرہ بالا ہر دو سلطنتون کے مقابلہ مین اپنی عادل و انصاف پرور گورنمنٹ
کی تمدنی پالیسی کا نہایت شکر گذار ہونا چاہئے کہ جس نے باوجود اختلاف مذہب و ملت ہند کے تینتیس کروڑ

انسانون کو ایک ایسے رشتہ یگانگت مین منسلک کر رکھا ہے اور ہر فرقہ و مذہب والے کو مذہبی معاملات مین ایسی آزادی دے رکھی ہے کہ جس سے ہر ایک فرقہ بجائے خود گورنمنٹ کا ممنون احسان ہے۔

# مختصر جغرافیائی حالات ملک جاپان

سلطنت جاپان بحر الکاہل کے مختلف جزائر کا ایک مجموعہ ہے جو چین کے شمال و مشرق مین نصف ہلالی صورت مین واقع ہے جاپان خاص اپنے مقبوضہ جزائر کے جنوبی چین مین فارموسا سے لیکر شرقی سائبریا مین کمسچاٹکا تک دو ہزار میل کا ایک سلسلہ ہے جس کے مشرقی جانب بحر الکاہل اپنے ۴۵۰۰ میل عرض سے جاپان اور امریکہ کے درمیان حد فاصل کا کام دے رہا ہے۔

چینی زبان مین جاپان کو "جیھپن" یعنے طلوع آفتاب کا مقام کہتے ہین۔ جاپانی "نہمن" یا "نیپن" اور انگریزی مین "جاپان"۔ چینیون نے غالباً اسکا نام طلوع آفتاب کا مقام اسلئے رکھا ہے کہ وہ ان کے ملک کے مشرق مین واقع ہے اور آفتاب بھی مشرق ہی سے طلوع کرتا ہے۔ اسکا انگریزی اور جاپانی نام بھی چینی ہی سے استخراج کئے گئے ہین جن کے معنی یہی ہین۔ پہلے جاپانی اسکو "ڈی نیپن" یعنے جاپان اعظم کہتے تھے۔ لیکن رفتہ رفتہ کثرت استعمال سے ڈی کا لفظ متروک ہو گیا۔ اور اب صرف "نیپن" یعنے جاپان باقی رہ گیا۔

یورپین اقوام کو یہ ملک ۱۲۹۵ء مین دریافت ہوا جس کے فخر کا سہرا وینس کے سوداگر مارکو پولو کے سر ہے بعض کا خیال ہے کہ کولمبس بھی ایک دفعہ اسکی جستجو مین نکلا تھا۔ لیکن ناکام رہا۔

مارکو پولو کے زمانہ مین بھی جاپانی شایستہ اور متمول تھے اور سونے کی بڑی قدر کرتے تھے جس کی تصدیق جابجا یہہ قدیمی تاجر اپنی ڈائری مین کرتا ہے۔ جاپان اپنے خوبصورت منظرون۔ دستکاریون۔ کثرت زلزلہ اور کوہ ہائے آتش فشان کے باعث خاص طور پر مشہور ہے۔ لیکن سب سے زیادہ قابل شہرت باتین اسکی جدید تبدیلیان اور ترقیان وغیرہ ہین جن کو دیکھہ کر یہ کہنا بیجا نہ ہوگا۔ کہ کسی اور مشرقی ملک نے اتنے عرصہ مین اسقدر ترقی نہین کی

جاپان خاص ۴ بڑے اور ہزارہا چھوٹے جزائر پر منقسم ہے۔ سب سے بڑا جزیرہ "ہنڈو" برطانیہ سے کسیقدر بڑا ہے

اس کے بعد اسی کے شمال مین ہیرو ہے اور شمال مشرقی جانب کو شو اور شکاکو۔ جزائر کیورائیل کا پہاڑی سلسلہ کمسچاٹکا اور ییزو کی درمیان ہے اس مین آتش فشان پہاڑ کثرت سے ہین۔ اسیوجہ سے اس کا نام کیورائیل ہوا ہے کیونکہ روسی مین کیورائیل کے معنی دہوان دہار کے ہین۔ اور اصل مین یہ سلسلہ روسی مقبوضات مین سے ہے۔ لیکن ۱۸۷۵ء مین زار نے جاپانی مقبوضات جنوبی سگہیلین سے اسکو تبدیل کرلیا۔ اور اسیوقت سے جزائر کیورائیل جاپانی مقبوضات مین شمار ہونے لگے۔ جزائر لوچو جو دراصل مرجانی جزائر ہین۔ جاپان اور فارموسا کی درمیان ہین۔ جاپان کا کل رقبہ ایک لاکہہ بیسٹہہ ہزار مربع میل ہے۔ اور آبادی تقریباً چار کروڑ بیس لاکہہ۔ یا بالفاظ دیگر جاپان آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے مدراس پریسیڈنسی معہ ریاستہائی ملحقہ کے برابر ہے۔

# جاپان کے ابتدائی باشندے

ٹہیک طور سے تو آج تک نہین دریافت ہوا۔ کہ جاپان مین پہلے کس قسم کے لوگ آباد تہے ہندوستان کی طرح یہان بہی مختلف حصص مین تیر۔ کلہاڑی و دیگر اوزار زمین مین مدفون پائے گئے ہین۔ لیکن یہ پتہ اب بہی نہین چلتا۔ کہ یہ تبرکات کس قوم کی یادگار ہین۔

تجربہ اور تحقیقات قوم اینس سے پہلے کی سراغ رسانی سے قاصر ہین۔ اور اب ہمین مجبوراً یہہ کہنا پڑتا ہے کہ جاپان کے قدیم باشندے اسی قوم کے ہونہار بچے تہے اب جاپان خاص مین اسکا وجود سوای ییزو کے اور کہین نہین۔ یہہ لوگ اپنے کو انیو کہتے ہین جس کے معنی انسان کے ہین۔ لیکن جاپانی کہتے ہین کہ یہہ لفظ انو سے استخراج کیا گیا ہے جس کے معنی کتے کے ہین اسیطرح بعض لوگ انکو ایمسبو بمعنی وحشی کہتے ہین۔

واقعات پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جسطرح قوم آریہ نے ہندوستان کے ابتدائی باشندونکو اپنے ملک سے نکالدیا تہا اسیطرح جاپانیون نے جنوبی و مغربی ممالک سے اکر قوم اینس کو شمال و مشرق کی طرف نکالدیا۔ لیکن جنوبی جزائر مین بعض مقامات اب بہی اسی قوم کے نامون سے مشہور ہین افسوس ہے کہ اس زمانہ کی کوئی تاریخ ہاتہہ نہین آتی جس کے باعث مجبوراً عقل سے کام لیکر یہہ کہنا پڑتا ہے کہ غالباً یہہ قوم (اینس) سگہیلین ہوکر جاپان مین آئی تہی۔ کیونکہ جزائر کیورائیل اور جنوبی سگہیلین مین اب بہی آبادی کا بہت بڑا حصہ یہی قوم ہے۔

چینیون کی طرح ایسی بہی منگولین نسل سے تعلق رکہتی ہین۔ یہہ لوگ خوب موٹی تازی لیکن پستہ قد ہوتے ہین
جسم پر بال بہت ہوتے ہین۔ اور ڈاڑہی گہنی ہوتی ہی۔ سر کی لانبے لانبے بال شانہ تک لٹکتے رہتے ہین۔ رنگ عموماً گندمی
ہوتا ہی۔ عورتین مردون کی نسبت بدصورت ہوتی ہین اور ہاتہون اور پیشانیون پر بقاعدہ کلیہ گدواتی ہین۔ انکے
یہان جب تک لڑکا چار پانچ سال کا نہولی اسکا نام وغیرہ نہین رکہا جاتا۔ اور آٹہ سال کی عمر تک کپڑا بہی
نہین پہناتے۔ ان کی بسر مچہلی اور نباتات وغیرہ پر ہی۔ گو یہ قوم بڑی غلیظ۔ گہنونی اور شرابی ہی تاہم رحمدلی اور
دیانت سی اسکو پورا حصہ ملا ہی۔ ان لوگون کا مذہب کچھہ پوری طور پر سمجھہ مین نہین آتا۔ بہوت پریت۔ دیو
جنگل۔ پہاڑ۔ و دیگر قدرتی اشیاء کی یہ لوگ پرستش کرتے ہین۔ اور ریچھہ کو بہت مانتے ہین۔ اس کا بچہ اگر ہاتہہ آجائے
تو بڑی احتیاط کے ساتہہ اس کی پرورش کرتے ہین اور بڑا ہونی پر متبرک سمجھہ کر مار کر کہا جاتے ہین۔ اور بڑا
جشن مناتے ہین

اس قوم کی ایک عجیب اور نرالی باطل پرستی اور ہی وہ یہ کہ دو تین فیٹ کی چند چہوٹی چہوٹی لکڑیون پر ندا نفے
بنا کر ان کی بہی پرستش کرتے ہین۔ اور ان کو بڑا مقدس خیال کرتے ہین۔ یہ لکڑیان عموماً حفاظت کی غرض سے
خطرہ کے مقامات مین رکہی جاتی ہین۔ اور طوفان کے وقت سمندر مین ڈالی جاتی ہین جس سے انکے اعتقاد کے
موافق فوراً طوفان فرو ہو جاتا ہی۔

## سب سی پہلی جاپانی فرمانروا کی اصلیت

### اور اوسکے بعد سے آجتک کی جاپانی بادشاہونکی فہرست

چونکہ جاپانیون کے خیال کے مطابق قبل ۷۰۰ سال ولادت حضرت مسیح جاپان کی بادشاہت آفتاب کی
دیوی کی پوتی کو سپرد کہی جس نے کوشو کی مغربی ساحل پر آکر اپنی سلطنت کی بنیاد ڈالی تہی جسکے بعد
اوسکا جانشین جیمو ٹیمو ہوا لہذا حسب اعتقاد اہل جاپان اس سلطنت کا بانی آفتاب کی دیوی کا پوتہ ہے
ہم ذیل مین جیمو ٹیمو سے لیکر آجتک کی کل فرمانرواؤنکی فہرست معہ اوسنکے سنین جلوس و وفات کی
بغرض واقفیت ناظرین درج کرتے ہین۔

| نمبر | نام فرمانروا | سنہ جلوس | سنہ وفات | عمر |
|---|---|---|---|---|
| ۱ | جیمو | ۶۶۰ سال قبل مسیح | ۵۸۵ سال قبل مسیح | ۱۲۷ |
| ۲ | سوئیٹزی | ۵۸۱ // // | ۵۴۹ // // | ۸۴ |
| ۳ | انیئی | ۵۴۸ // // | ۵۱۱ // // | ۵۷ |
| ۴ | اوٹکو | ۵۱۰ // // | ۴۷۷ // // | ۷۷ |
| ۵ | کوشو | ۴۷۵ // // | ۳۹۳ // // | ۱۱۴ |
| ۶ | کوآن | ۳۹۲ // // | ۲۹۱ // // | ۱۳۷ |
| ۷ | کوری | ۲۹۰ // // | ۲۱۵ // // | ۱۲۸ |
| ۸ | کوگن | ۲۱۴ // // | ۱۵۸ // // | ۱۱۶ |
| ۹ | کیکوا | ۱۵۷ // // | ۹۸ // // | ۱۱۱ |
| ۱۰ | سوجن | ۹۷ // // | ۳۰ // // | ۱۱۹ |
| ۱۱ | سونن | سنہ ۲۹ء | سنہ ۷۰ء | ۱۴۱ |
| ۱۲ | کیکو | سنہ ۷۱ء | سنہ ۱۳۰ء | ۱۴۳ |
| ۱۳ | سیمو | سنہ ۱۳۱ء | سنہ ۱۹۰ء | ۱۰۸ |
| ۱۴ | چیئی | سنہ ۱۹۲ء | سنہ ۲۰۰ء | ۵۲ |
| ۱۵ | جنگلو | سنہ ۲۰۱ء | سنہ ۲۶۹ء | ۱۰۰ |
| ۱۶ | آجن | سنہ ۲۷۰ء | سنہ ۳۱۰ء | ۱۱۰ |
| ۱۷ | نن ٹوکو | سنہ ۳۱۳ء | سنہ ۳۹۹ء | ۱۱۰ |
| ۱۸ | ریچو | سنہ ۴۰۰ء | سنہ ۴۰۵ء | ۶۷ |
| ۱۹ | ہانزی | سنہ ۴۰۶ء | سنہ ۴۱۱ء | ۶۰ |
| ۲۰ | انگیو | سنہ ۴۱۲ء | سنہ ۴۵۳ء | ۸۰ |

| نمبر | نام فرمانروا | سنہ جلوس | سنہ وفات | عمر |
|---|---|---|---|---|
| ۲۱ | آنکو | سنہ ۴۵۴ء | سنہ ۴۵۶ء | ۵۶ |
| ۲۲ | یورنی یاکو | سنہ ۴۵۷ء | سنہ ۴۷۹ء | ۰ |
| ۲۳ | سینی | سنہ ۴۸۰ء | سنہ ۴۸۴ء | ۴۱ |
| ۲۴ | کیزو | سنہ ۴۸۵ء | سنہ ۴۸۷ء | ۰ |
| ۲۵ | ننکن | سنہ ۴۸۸ء | سنہ ۴۹۸ء | ۵۰ |
| ۲۶ | مرٹیسو | سنہ ۴۹۹ء | سنہ ۵۰۶ء | ۱۸ |
| ۲۷ | کیٹائی | سنہ ۵۰۷ء | سنہ ۵۳۱ء | ۸۲ |
| ۲۸ | انکان | سنہ ۵۳۴ء | سنہ ۵۳۵ء | ۷۰ |
| ۲۹ | سینکوا | سنہ ۵۳۶ء | سنہ ۵۳۹ء | ۷۳ |
| ۳۰ | کیمی | سنہ ۵۴۰ء | سنہ ۵۷۱ء | ۶۳ |
| ۳۱ | بڈشو | سنہ ۵۷۲ء | سنہ ۵۸۵ء | ۳۸ |
| ۳۲ | یومی | سنہ ۵۸۶ء | سنہ ۵۸۷ء | ۶۹ |
| ۳۳ | سوجون | سنہ ۵۸۸ء | سنہ ۵۹۲ء | ۷۳ |
| ۳۴ | سوکو | سنہ ۵۹۳ء | سنہ ۶۲۸ء | ۷۵ |
| ۳۵ | جومی | سنہ ۶۲۹ء | سنہ ۶۴۱ء | ۴۹ |
| ۳۶ | کوکیوکو | سنہ ۶۴۲ء | سنہ ۶۴۴ء | ؍؍ |
| ۳۷ | کوٹیوکو | سنہ ۶۴۵ء | سنہ ۶۵۴ء | ۵۹ |
| ۳۸ | سیمی | سنہ ۶۵۵ء | سنہ ۶۶۱ء | ۶۸ |
| ۴۰ | تینجی | سنہ ۶۶۸ء | سنہ ۶۷۱ء | ۵۸ |
| ۴۱ | کوبن | سنہ ۶۷۲ء | سنہ ۶۷۳ء | ۲۵ |

| نمبر | نام فرمانروا | سنہ جلوس | سنہ وفات | عمر |
|---|---|---|---|---|
| ۴۲ | تیمو | سنہ ۶۷۳ء | سنہ ۶۸۶ء | ۶۵ |
| ۴۳ | جیٹو | سنہ ۶۹۰ء | سنہ ۷۰۲ء | ۵۸ |
| ۴۴ | سہومو | سنہ ۶۹۷ء | سنہ ۷۰۷ء | ۲۵ |
| ۴۵ | بیمیو | سنہ ۷۰۸ء | سنہ ۷۲۱ء | ۶۱ |
| ۴۶ | گنیشو | سنہ ۷۱۵ء | سنہ ۷۴۸ء | ۶۹ |
| ۴۷ | شومو | سنہ ۷۲۴ء | سنہ ۷۵۶ء | ۵۶ |
| ۴۸ | کوکن | سنہ ۷۴۹ء | . | - |
| ۴۹ | جونن | سنہ ۷۵۹ء | سنہ ۷۶۵ | ۳۳ |
| ۵۰ | کوکن | سنہ ۷۶۵ء | سنہ ۷۷۰ء | ۵۳ |
| ۵۱ | کونن | سنہ ۷۷۰ء | سنہ ۷۸۱ء | ۷۳ |
| ۵۲ | کواسو | سنہ ۷۸۲ء | سنہ ۸۰۶ء | ۷۰ |
| ۵۳ | ہیجو | سنہ ۸۰۶ء | سنہ ۸۲۴ء | ۵۱ |
| ۵۴ | ساگا | سنہ ۸۱۰ء | سنہ ۸۴۲ء | ۵۷ |
| ۵۵ | نینا | سنہ ۸۲۴ء | سنہ ۸۴۰ء | ۵۵ |
| ۵۶ | نمیسو | سنہ ۸۳۴ء | سنہ ۸۵۰ء | ۴۱ |
| ۵۷ | مانٹوکو | سنہ ۸۵۱ء | سنہ ۸۵۸ء | ۳۲ |
| ۵۸ | سیسوا | سنہ ۸۵۹ء | سنہ ۸۸۰ء | ۳۱ |
| ۵۹ | یوزی | سنہ ۸۷۷ء | سنہ ۹۴۵ء | ۸۲ |
| ۶۰ | کرکو | سنہ ۸۸۵ء | سنہ ۸۸۷ء | ۵۸ |
| ۶۱ | اودا | سنہ ۸۸۹ء | سنہ ۹۲۱ء | ۶۵ |

| نمبر | نام فرمانروا | سنہ جلوس | سنہ وفات | عمر |
|---|---|---|---|---|
| ۶۲ | ڈیگو | سنہ ۸۹۸ء | سنہ ۹۰۳ء | ۴۶ |
| ۶۳ | شوجاکو | سنہ ۹۳۱ء | سنہ ۶۵۲ء | ۳۰ |
| ۶۴ | موراگمی | سنہ ۹۴۷ء | سنہ ۹۶۰ء | ۴۲ |
| ۶۵ | ایزی | سنہ ۹۶۸ء | سنہ ۱۰۱۱ء | ۶۲ |
| ۶۶ | انیسو | سنہ ۹۷۰ء | سنہ ۹۹۱ء | ۳۳ |
| ۶۷ | گوازن | سنہ ۹۸۵ء | سنہ ۱۰۰۸ء | ۴۱ |
| ۶۸ | ایچویو | سنہ ۹۸۷ء | سنہ ۱۰۱۱ء | ۳۳ |
| ۶۹ | سانجو | سنہ ۱۰۱۲ء | سنہ ۱۰۱۷ء | ۲۲ |
| ۷۰ | گوایچیجو | سنہ ۱۰۱۰ء | سنہ ۱۰۲۸ء | ۲۹ |
| ۷۱ | گوشجاکو | سنہ ۱۰۲۹ء | سنہ ۱۰۴۵ء | ۳۷ |
| ۷۲ | گوریزی | سنہ ۱۰۴۷ء | سنہ ۱۰۶۸ء | ۴۴ |
| ۷۳ | گوسانجو | سنہ ۱۰۶۹ء | سنہ ۱۰۷۳ء | ۴۰ |
| ۷۴ | شراکوا | سنہ ۱۰۷۳ء | سنہ ۱۱۲۹ء | ۷۷ |
| ۷۵ | ہوریکوا | سنہ ۱۰۸۷ء | سنہ ۱۱۰۷ء | ۲۹ |
| ۷۶ | ڈوبا | سنہ ۱۱۰۹ء | سنہ ۱۱۵۶ء | ۵۴ |
| ۷۷ | شوتاکو | سنہ ۱۱۲۴ء | سنہ ۱۱۶۴ء | ۴۶ |
| ۷۸ | کوونی | سنہ ۱۱۴۲ء | سنہ ۱۱۵۵ء | ۱۷ |
| ۷۹ | گوشراگوا | سنہ ۱۱۵۶ء | سنہ ۱۱۹۲ء | ۶۶ |
| ۸۰ | نیجو | سنہ ۱۱۵۹ء | سنہ ۱۱۶۵ء | ۲۳ |
| ۸۱ | روکوجو | سنہ ۱۱۶۶ء | سنہ ۱۱۷۶ء | ۱۳ |

| نمبر | نام فرمانروا | سنہ جلوس | سنہ وفات | عمر |
|---|---|---|---|---|
| ۸۲ | ٹکاکورا | سنہ ۱۱۶۹ء | سنہ ۱۱۸۱ء | ۲۱ |
| ۸۳ | انٹوکو | سنہ ۱۱۸۱ء | سنہ ۱۱۸۵ء | ۱۵ |
| ۸۴ | گوٹوبا | سنہ ۱۱۸۶ء | سنہ ۱۲۳۹ء | ۶۰ |
| ۸۵ | شوچی میکاڈو | سنہ ۱۱۹۹ء | سنہ ۱۲۳۱ء | ۳۷ |
| ۸۶ | جنتوکو | سنہ ۱۲۱۱ء | سنہ ۱۲۴۲ء | ۴۶ |
| ۸۷ | چوکیو | سنہ ۱۲۲۱ء | سنہ ۱۲۳۴ء | ۱۷ |
| ۸۸ | گوباریکوا | سنہ ۱۲۲۱ء | سنہ ۱۲۳۴ء | ۲۲ |
| ۸۹ | یوجو | سنہ ۱۲۳۲ء | سنہ ۱۲۴۲ء | ۱۲ |
| ۹۰ | گوساگا | سنہ ۱۲۴۲ء | سنہ ۱۲۷۲ء | ۵۲ |
| ۹۱ | گوفوکاکوسا | سنہ ۱۲۴۶ء | سنہ ۱۳۰۴ء | ۶۲ |
| ۹۲ | کمے یاما | سنہ ۱۲۵۹ء | سنہ ۱۳۰۵ء | ۵۷ |
| ۹۳ | گوادوا | سنہ ۱۲۷۴ء | سنہ ۱۳۲۴ء | ۱۸ |
| ۹۴ | فوشیمی | سنہ ۱۲۸۸ء | سنہ ۱۳۱۷ء | ۵۳ |
| ۹۵ | گوفوسیمی | سنہ ۱۲۹۸ء | سنہ ۱۳۳۶ء | ۴۹ |
| ۹۶ | گونجیو | سنہ ۱۳۰۱ء | سنہ ۱۳۰۸ء | ۲۴ |
| ۹۷ | ہنازونا | سنہ ۱۳۰۸ء | سنہ ۱۳۴۸ء | ۵۲ |
| ۹۸ | گوڈیگو | سنہ ۱۳۱۸ء | سنہ ۱۳۳۹ء | ۵۲ |
| ۹۹ | گومراکمی | سنہ ۱۳۳۹ء | سنہ ۱۳۶۸ء | ۴۱ |
| ۱۰۰ | گوکمی یاما | سنہ ۱۳۷۳ء | سنہ ۱۴۲۴ء | ۷۸ |
| ۱۰۱ | گوکماٹسو | سنہ ۱۳۸۲ء | سنہ ۱۴۳۳ء | ۵۷ |

| نمبر | نام فرمانروا | سنہ جلوس | سنہ وفات | عمر |
|---|---|---|---|---|
| ۱۰۲ | لشوکو | سنہ ۱۴۳۴ء | سنہ ۱۴۲۸ء | ۲۸ |
| ۱۰۳ | گوہنیزونا | سنہ ۱۴۲۹ء | سنہ ۱۴۷۰ء | ۷۲ |
| ۱۰۴ | گوشوچی میکادو | سنہ ۱۴۶۵ء | سنہ ۱۵۰۰ء | ۸۸ |
| ۱۰۵ | گوکشی دبارا | سنہ ۱۵۲۱ء | سنہ ۱۵۲۶ء | ۶۲ |
| ۱۰۶ | گونارا | سنہ ۱۵۲۶ء | سنہ ۱۵۵۷ء | ۶۳ |
| ۱۰۷ | اوجی ماچی | سنہ ۱۵۶۰ء | سنہ ۱۵۹۳ء | ۷۷ |
| ۱۰۸ | گویوجو | سنہ ۱۵۸۶ء | سنہ ۱۶۱۷ء | ۴۷ |
| ۱۰۹ | گومیزو | سنہ ۱۶۱۱ء | سنہ ۱۶۸۰ء | ۸۵ |
| ۱۱۰ | مویوشو | سنہ ۱۶۳۰ء | سنہ ۱۶۹۶ء | ۷۴ |
| ۱۱۱ | گوکومیو | سنہ ۱۶۴۳ء | سنہ ۱۶۵۴ء | ۲۲ |
| ۱۱۲ | گونیشیو | سنہ ۱۶۵۶ء | سنہ ۱۶۸۵ء | ۴۹ |
| ۱۱۳ | ریجن | سنہ ۱۶۶۳ء | سنہ ۱۷۳۲ء | ۷۹ |
| ۱۱۴ | ہیگاشی یاما | سنہ ۱۶۸۷ء | سنہ ۱۷۰۹ء | ۳۵ |
| ۱۱۵ | ناکامیکاڈو | سنہ ۱۷۱۰ء | سنہ ۱۷۳۷ء | ۳۷ |
| ۱۱۶ | سکوراماچی | سنہ ۱۷۲۰ء | سنہ ۱۷۵۰ء | ۳۱ |
| ۱۱۷ | موماز ونو | سنہ ۱۷۴۷ء | سنہ ۱۷۶۲ء | ۲۲ |
| ۱۱۸ | گوسکوراماچی | سنہ ۱۷۶۳ء | سنہ ۱۸۱۳ء | ۷۴ |
| ۱۱۹ | گومازونو | سنہ ۱۷۷۱ء | سنہ ۱۷۷۹ء | ۲۲ |
| ۱۲۰ | کوکاکو | سنہ ۱۷۸۰ء | سنہ ۱۸۴۰ء | ۷۰ |
| ۱۲۱ | جنکو | سنہ ۱۸۱۷ء | سنہ ۱۸۴۶ء | ۴۷ |
| ۱۲۲ | کومی | سنہ ۱۸۴۷ء | سنہ ۱۸۶۷ء | ۳۷ |
| ۱۲۳ | متہ سوہیٹو (موجودہ فرمانروا) | سنہ ۱۸۶۷ء | + | + |

# جاپانیون کی اصلی حالت

زمانہ قدیم مین شمالی ایشیا مین منگولین قومین آباد تھین اور وسط ایشیا مین آریا قوم کا ڈنکا بجتا تھا جسطرح کہ آریا یورپ اور ہندوستان وغیرہ مین پھیل گئے۔

اسی طرح یہ اقوام بھی بقول چینی مورخون کے کوریا اور گرد و نواح کے جزائر مین پھیل گئین اور جس طرح آریا کو ہندوستان مین وحشی قومون سے عرصہ تک لڑنا پڑا۔ اسی طرح جاپانیون کو بھی ایک مدت قوم آئنس سے جنگ و جدل مین گذر گئی۔ غرض سالہا سال کی لگاتار لڑائیون کے بعد جاپانیون نے اس قوم کو پسپا کر کے جزیرہ یبزو کی طرف بھگا دیا۔ اور خود یہان بود و باش اختیار کی۔

جاپانی جیسا کہ اوپر لکھا جا چکا ہے منگولین نسل سے ہین۔ انکا رنگ گندمی ہے۔ بال سیاہ۔ ڈاڑھی کچی۔ اور گال اوٹھے ہوے ہوتے ہین۔ شمالی باشندے سیاہ اور موٹے تازے ہوتے ہین۔ ان کی ناک چپٹی اور مونہہ گول ہوتا ہے۔ لیکن جنوبی باشندے کسیقدر گورے اور نازک اندام ہوتے ہین۔ ان کی آنکھیں بھی خوبصورت اور بڑی ہوتی ہین اور چہرہ بیضاوی اس طبقہ کے لوگ عموماً خاندانی اور معزز شمار کئے جاتے ہین

جاپانی عورتین بہ نسبت مردون کے زیادہ حسین اور نازک اندام ہوتی ہین۔ یہ سن بلوغ کو بھی جلدی پہنچتی ہین۔ اور ان کے شباب کے باغ کو خزان بھی جلدی آجاتی ہے۔

ابتدائی زمانہ مین مردون کا کام لڑائی تھا۔ البتہ پوجاری وغیرہ اس سے مستثنیٰ تھے۔ زراعت کاشتکارون کے سپرد تھی۔ جو اس کے سوا دوسرا کام نہ کرتی تھی۔ تجارت اور دوکانداری نہایت ذلیل پیشے خیال کیجاتی تھی اور ان کے پیشہ ورون کی وقعت چمارون کے برابر تھی۔

جاپانی عموماً خلیق اور محب ملک ہین۔ لیکن کسیقدر متمرد اور متلون مزاج بھی ہین۔ جاپان کی تاریخ کی طرح یہان کے مذہب کا بھی ٹھیک پتہ نہین چلتا۔ صدہا دیویان اور دیوتا گذر گئے۔ مگر انکی تاریخ پرستش کے ثبوت سے قاصر ہے اور نہ کوئی قدیمی مندر اور بت یہان پائے جاتے ہین۔ جن سے انکی ابتدائی مذہب کا پتہ چلسکے۔ اکثر مورخین اس پر اتفاق کرتے ہین۔ کہ یہان کا ابتدائی مذہب شنٹوئی تھا جسکے معنی ان کے یہان دیوتاؤن کی راہ کے ہین۔ شنٹوئی ایک

چینی نام ہی۔ اور یہہ قدیم وحشی اقوام کی باطن پرستی اور زبردست پرستی کا ایک مجموعہ ہی۔ اس مین بڑی عجیب یہ بات تھی۔ کہ کسی قسم کی کوئی پابندی اس مذہب مین نہ تھی۔ جوجی چاہی کرو۔ البتہ آنکھین بند کئے باطل پرستی پر قایم رہو۔

اٹھارہوین صدی مین موٹرائی اس مذہب کا بہت بڑا مجدد گذرا ہی۔ وہ بہی اقبال کرتا ہے۔ کہ اس مذہب مین نہ کوئی کتاب ہی اور نہ اخلاق کی درستی کے لئے کوئی نصیحت ہی ہے۔ جسکی یہ وجہ بتائی جاتی ہی کہ جاپانی بڑے متقی اور بڑے دیندار تھے۔ پس ایسے لوگون کو ان چیزون کی کیا ضرورت تھی۔ البتہ اگر چینیون کی طرح بد اطوار ہوتے۔ تو از روی مذہب اس قسم کی پابندیان ان کے لئے بہی ضروری ہوتین۔

اس مذہب کا بانی شنتو نامی ایک فقیر تھا۔ زمانہ جاہلیت مین بھلا مخالفت کون کرسکتا تھا سب نے صدق دل سے اس کو اپنا ہادی برحق قرار دیلیا۔ اور اسکی باتون کے بے سوچے سمجھے اندہونکیطرح پیروی شروع کردی۔ کچھ اسی پر موقوف نہین۔ وہ زمانہ ہی ایسا تھا کہ جو شخص پبلک مین جیسی روح چاہتا۔ پھونک دیتا۔ ساری خرابی تہذیب اور شایستگی کی ہے یہہ کہین کسیکا قدم بغیر معقولیت کے نہین جمنے دیتی

جاپان مین شنتو کی مندر جا بجا بنے ہوئے ہین۔ جن کی ہر بیسوین سال مرمت ہوتی رہتی ہی۔ یہ مندر اعلی قسم کی لکڑی سے بنائے گئے ہین۔ اور دروازون پر ایک محراب بنی ہی جسمین دیوتاؤن کی بیدار کرنیکی غرض سے مرغ پالے جاتے ہین۔ ان مندرون مین گو بت وغیرہ کا نام ونشان نہین۔ تاہم ایسی چیزین رکھی گئی ہین جن سے دیوتاؤن کی یاد قایم رہے۔ دیویون کے بت کی بجائے عموماً آئینہ رکھا جاتا تھا۔ اور دیوتا کی بجائے تلوار خوشنما پتھر۔ یا جوتہ وغیرہ۔ یہ چیزین ریشم کی غلاف مین لپیٹ کر بڑی احتیاط سی کئی صندوقون مین سب سے اندرونی کمرون مین رکھی جاتی تھین۔ جن مین سوائے اعلی پجاری کے اور کسیکا گذر نہ تھا۔

یہ لوگ راسخ الاعتقاد۔ مذہب کے پکے اور بڑے متعصب لوگ تھی ایک دفعہ کسی معزز جاپانی نے شنتو کی مندر کا پردہ اپنی دستی بید سے اٹھا دیا۔ جس پر یہ لوگ اتنے بگڑے۔ کہ آخر اس غریب کی جان ہی لیکر چھوڑا۔

غرض سنہ ۵۵۰ء تک شنتو کا جاپان مین خوب دورہ رہا۔ اور اسکے بعد بودھ کا ڈنکا بجنے لگا۔ بودھ مذہب پہلے تو چین سی کوریا آیا۔ اور کوریا سی جاپان مین سنہ ۵۵۲ء مین شاہ کوریا نی میکاڈو جاپان کو بدھ کا ایک

طلائی بت اور چند مذہبی کتابین بھیجین - درباریون نے اسکی بڑی مخالفت کی - اور میکاڈو کو اسکی واپس کرنے پر بہت زور دیا - مگر شاہی حکم سے یہ بت ایک معزز شخص کے سپرد کیا گیا - جس نے فوراً اپنے مکان مین مندر بناکر اس کو رکھ لیا - اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد جاپان مین وبا نازل ہوئی - جس کی وجہہ شنتوئی کے پیرو لوگون نے یہی مذہبی تجدید قرار دی - غرض مندر توڑ ڈالا گیا - لیکن اتفاقات زمانہ سے ایسے مصایب واقع ہوئے - کہ باطل پرست اور ضعیف الاعتقاد لوگون نے پھر بودہ کا مندر قایم کیا - اور ۶۲۱ء مین تو یہہ جاپان کا خاص مذہب ہو گیا - مگر عوام پر اب بھی اسکا اثر پوری طور پر نہ پڑ سکا - کو بوڈیشی نے بدہ کو عوام مین پھیلانے کی بڑی کوشش کی - اور آخرش کامیاب بھی ہوا - اس نے شنتوئی اور بدہ دونون کو یہہ کہکر خلط ملط کر دیا کہ ان مین کوئی فرق نہین - بلکہ شنتوئی دیوتا تو بدہ کے اوتارون مین سے ہین - اب کیا پوچھنا تھا - اس نئی تحقیقات پر ایک عام جوش پھیل گیا - اور شنتوئی شوالے بھی پیروان بدہ کے سپرد ہو گئے - جنہون نے اپنے خیالات کے موافق ان مین کچھہ ترمیم بھی کی اور اب اس مذہب کی ترقی ہونے لگی

تینتیسوین فرمانروا قیصرہ سوکو کے وقت مین مذہب مین بہت سی اصلاحین ہوئین اور اسکے خاص مشیر امیڈو شوٹوکو ولیعہد سلطنت نے بدہ مین نمایان ترقی کی - جسکی باعث یہ شوٹو کو ٹیشی (حامی مذہب) کے نام سے مشہور ہوا تمام امور سلطنت بودہ کے اصول پر طے ہوتے تھے - بڑے بڑے شہرون مین مندر بنائے گئے اور شاہی حکم سے افسرون نے بدہا کے بڑے بڑے بت بنوا کر اپنے گھرون مین رکھے اسی زمانہ مین کوریا سے ایک پجاری ادہر آنکلا دربار مین اس کی بڑی عزت کی گئی - اور پانچ مذہبی اصول ( ۱ ) چوری ( ۲ ) دروغ گوئی ( ۳ ) شراب خوری ( ۴ ) قتل ( ۵ ) زناکاری وغیرہ سے بچنے کی پابندی اسیوقت سے شروع ہوئی شوٹوکو ٹیشی کے مرنے پر مذہبی تلقین کے لئے خاص افسر شوشو اور سوزنامی مقرر کئے گئے - ان افسرونکا وہی اعزاز اور اقتدار تھا - جو ہمارے یہان مفتی اور قاضی وغیرہ کا ہے - جاپان مین سب سے پہلا مفتی کوانکن - گذرا ہے اور پہلا قاضی ٹوکو سکی -

ٹیمو نے بھی اپنے عہد حکومت مین بدہ مذہب کے فروغ دینے مین کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا - بلکہ اس نے اس مذہبی پابندی کو انہون نے آئین ضروری قرار دیا - اور گوشت کھانے کی قطعی ممانعت کی -

قیصرہ گیمو کے عہد حکومت یعنی ۷۱۰ء مین نارا مقام مین بہت سے مندر بنائے گئے - ٹوڈیجی مشہور مندر بھی یہین ہے -

جس مین بدہا کا ترپن ۵۳ فٹ بلند بت رکھا ہوا ہے۔ یہ بت جست کا ہی اور ۷۴۳ء مین قیصرہ شوموکے عہد مین بنایا گیا تھا ۱۱۸۰ء مین اس پر مندر بنایا گیا۔ لیکن مندر کچھ عرصہ بعد جلکر خاکستر ہوگیا۔ اور بت کا سر بھی پگھل گیا جاپانیون نے مندر دوبارا تعمیر کیا۔ مگر ۱۵۶۷ء مین پھر جلگیا اس دن سے بت ویسی ہی رکھا ہی اور پھر مندر بنانے کی کوشش نہین کی گئی۔

جاپانی بدہ مذہب سیام اور سیلون کے بدہ مذہب سے بالکل جدا ہی یہ لوگ مہایانا طریق کے پیرو ہین۔ اور ان کے یہان چودہ فرقے ہین۔ جن مین بعض تو ایک دوسری سے بالکل خلاف ہین ۱۸۶۸ء کی بے امنی مین بودہ پر پھر زوال آگیا مندرون سے بدہا کے بت پھینکدی گئی۔ اور شنٹوئی طریق کے مطابق آئینی پھر رکھی گئی۔ اور شنٹوئی شاہی مذہب قرار دیا گیا۔ مگر تھوڑی عرصہ بعد بودہ نے پھر زور کیا۔ اور جب سے اتبک اسی کا رواج ہی۔ مگر شنٹوئی کا اب بھی اتنا اثر باقی ہی۔ کہ سرکار سے ان مندرونکا خاص انتظام ہے۔

۱۵۴۹ء مین زیویر نامی مشنری کے ساتھ عیسائیت نے بھی جاپان مین قدم جمائے۔ گو اس کو اپنی مذہبی تلقین مین پوری کامیابی نہ ہوئی۔ مگر اس کے جانشینون نے تو لگاتار کوششون کے بعد مذہب پھیلا ہی کے چھوڑا اور اب تو جاپان مین عیسائیت کا اتنا زور ہی کہ جاپان مین صدہا پادری اور سیکڑون گرجے ہین

## اہل جاپان کے متعلق ایک یورپین کے خیالات

مسٹر ڈبلیو پیٹری واٹسن نے جو ابھی حال مین ایک کتاب جاپان اسپکٹس اینڈ ڈسٹینیز لکھی ہی اوس مین قابل مصنف نے جاپانیون کی نسبت بہت سا تجربہ اور معلومات رکھنے اور جاپانیون کی ترقیون پر قابلیت سے بحث کرنے کے بعد آخر جاپانیون کو ایک معمہ قرار دیا ہی۔ ہر چند کہ جاپانی اس لحاظ سے واقعی تمام دنیا کی نظرون مین ایک معمہ ہین۔ کہ انہون نے گذشتہ تیس سال کے زمانہ مین اپنے ملک اور قوم کو حضیض زوال سے نکال کر اوج اقبال پر پہنچا دیا ہی اور شائستگی کے شاہراہ پر اتنی مختصر مدت مین یورپ کے بڑے بڑے مہذب ممالک کی طرح تگ و دو کرنے لگے ہین۔ بحالیکہ خود ممالک یورپ نے موجودہ شائستگی اور ترقی کا درجہ صدیون مین حاصل کیا ہی۔ تاہم مصنف کتاب بعض دیگر وجوہات سے جاپانیون کو معمہ قرار دیتا ہے وہ

لکھتا ہی - کہ باوجودیکہ جاپانی ظاہرا بہت ترقی کر رہے ہین اونکی دستکاریون سے منڈیان بھر رہی ہین - اور ان کے سپاہی اور ملاح بحر و بر مین فتح و نصرت کے نقارے بجا رہے ہین - لیکن ان کی اندرونی حالت کئی پہلوؤن مین وحشیانہ اور غیر مہذبانہ نظر آتی ہے - جب کوئی شخص کہان لوگونکے مندر پر ریلوکا تو بار دیکھتا ہو کہ جہان تعصب اور جہالت کی گھنگھور گھٹا چھائی ہوئی نظر آتی ہو - جب کوئی شخص بوشیوارا کا خیال کرتا ہے کہ جہان ربانی قربانی اکثر ایک قسم کی خود غرضی کی شکل سے وابستہ ہوتی ہو جو کہ جہنم کا قانون ہے تو دیکھنے والے کو شک ہو جاتا ہے کہ ان لوگون مین شایستگی جلد بدن سے گہری نہین ہو - لیکن دوسری طرف تجارت اور دستکاری مین جاپانیون مین بے حد خلوص اور سنجیدگی ہے - ایسا خلوص جو اس یقین سے پیدا ہوتا ہی - کہ ان کی قسمت مین لکھا ہوا ہی - کہ بذریعہ دستکاری اور حرفت کے ایک بہت بڑی قوم ہو جانے والے ہین - اس کے علاوہ ان کی قابلیت اور عزم اونکے سپاہیون اور ملاحون سے سبقت لیجاتی معلوم ہوتی ہین پس جو قوم اپنی عظمت کی نوشتہ تقدیر سے واقف ہو - اور اسکے پورا کرنے پر تلی ہوئی ہو - تو اسے صرف غیر اقوام کے نقال کہکر اسکی تحقیر نہین کی جاسکتی - اور نہ اسکا ذکر چھوڑ دینا مناسب ہو - اگر وہ ابھی تک دل سے وحشی ہو تو اسکا خلوص اور بھی زیادہ قابل غور ہو جاتا ہی - جاپان کی جدید تہذیب کے متعلق مسٹر واٹسن نے ایک جاپانی جج کی رائے نقل کی ہے - جس کا ماحصل یہ ہو - کہ جاپانیون نے مغرب کے مادی اور ظاہری باتون کا تو چربہ اوتار لیا ہے لیکن روحانی اور اندرونی قابلیتین ان مین پیدا نہین ہوئین مگر مین اسی مشکل سے باور کرسکتا ہون کہ جاپانیون مین شایستگی کی ضرورت کے لئے روحانی اور اندرونی باتین مثل اہل یورپ کے موجود نہین ہوئین - ان مین قومی ہمدردی موجود ہے - انمین بہادری پائی جاتی ہے - وہ تدبیر اور حکمت مین یورپ والون کے برابر ہین اور تجارت اور دستکاری مین یورپ اور امریکہ کے کاریگرون اور تاجرون سے کسیطرح کم نہین مصنف نے ایک بہت بڑے عجیب جاپانی سوداگرون کا بیان کیا ہی کہ وہ دیانتدار نہین ہین - جاپانی سوداگرون کے لفظون پر ہی نہین بلکہ انکی دستاویزون پر اعتبار نہین کیا جاسکتا - بغیر وسائل ادائیگی وہ بڑی بڑی آرڈر سامان کے بھیجدیتے - اور اگر بازار کا نرخ مناسب نہو تو چپ چاپ مال لینے سے انکار کر دیتے ہین - اور اگر غیر ملک کا مال بیچنے والا اسکی چارہ جوئی بذریعہ

عدالت کرنا چاہئی۔ تو سب جاپانی بیوپاری دفعتاً اوس سی مال خریدنا چھوڑ دیتی ہین۔ کہ جسکی وجہہ سے وہ
جاپان مین آئندہ کاروبار ہی نہین چلا سکتا۔ بعض اوقات بنیک بھی اپنی ذمہ داریون کو ترک کر دیتی ہین
ٹریڈ مارکون اور لیبلون کے متعلق سلسلہ وار جعل سازی کی جاتی ہی۔ اور بیشتر اسکے کہ جاپان سے کسی مال کو
وصول کیا جائے اسکی ہر پیکیٹ کو کھول کر انواس سے مقابلہ کر لینا ضروری ہی۔ بقول مسٹر واٹسن کی یہ تجارتی
بداخلاقی جاپانی چلن پر ایک مرض کی علامت ہی۔ لیکن اس الزام سی بھی جاپانی شایستگی بہت وقعت ثابت
نہین ہوگی۔ جاپانی جانتی ہین کہ چینی سوداگر معاملات تجارت مین نہایت دیانتدار اور معتبر مشہور ہین۔ مگر اسپر بھی
اہل یورپ اہل چین کو اپنے برابر مہذب نہین مانتی بجائیکہ جاپانی تاجرون کی بد دیانتی کے باوجود بھی وہ
بطور قوم کی کسی یورپین قوم سی پولیٹیکل نظر مین کمتر پایہ نہین رکھتی۔

جاپانیون نے اہل یورپ کی پوری نقل اوتاری ہی۔ تاہم اپنی سوشل حالت مین بڑا فرق نہین آنے دیا
جاپانی بطور ایک قوم کی نہایت کفایت شعار ہین۔ ان کے گھرون کا فرنیچر اور دیگر سامان زندگی سب
بہت سہل الحصول اور ارزان ہی۔ ان کی معاشرت بہت سہل ہی۔ یہ بھی ایک وجہہ ہی کہ باوجود تجارت
جنگ اور پالیٹکس مین یورپین طریقے اختیار کرنے کے بھی جاپانی اتنی جلدی ترقی کر سکی ہین۔ ورنہ اہل
یورپ تو اپنی فضول خرچی اور گران معاشرت سی دن بدن اور بھی شایستگی کی بد تر حالت کو پہنچ جاتی ہین
بہر حال۔ جاپانی ترقی کی کوئی وجوہات ہون لیکن جاپانیون کی ترقی حاصل کر لینی پر توکوئی ذی معقول شخص
متفق الرائے ہوئی بغیر نہین رہ سکتی۔ اور یہ واقعی ایک بڑا معمہ ہے کہ جو ترقی یورپ نے کئی صدیون مین
حاصل کی تھی وہ جاپان نے ربع صدی سے چند ہی سال زیادہ عرصہ مین حاصل کر لی اور تمام یورپ
اور ایشیا کو بحر تحیر مین ڈال دیا۔

# اصلی بناء جنگ روس و جاپان

جاپان نے جب جدید علوم و فنون مین کافی مہارت و دستگاہ پیدا کر لینی سے خاصی طاقت حاصل کر لی
تو اوسی طبعاً اپنا اثر اور رتبہ بڑہانی اور مقبوضات کی حدود کو بڑہانی کا شوق پیدا ہوا جاپان چو طرفہ سمندر سی گہرا ہوا ہے

جو مشرق کی طرف ہزار ہا میل کا پاٹ رکھتا ہی اُدھر اوسکی حد امریکہ کی مغربی ساحل پر جاکر ختم ہوتی ہی شمال
کی جانب قطب تک کوئی سرزمین نہین - جنوب کی طرف بعید مسافتون پر چند جزیرہ مین جو طاقتور ونکے
حصہ مین اُپچکے تھے مغرب کی طرف سمندر کا پاٹ بھی کم تھا اور ایک وسیع الرقبہ مگر کمزور سلطنت بھی موجود تھی جو بڈہون کی ایسر
نظر تھی مگر وہ مشرقی یورپ و افریقہ سے فارغ ہونے تک اسے بزیر زمین رکھکر صرف اسکی چند ساحلی علاقون مین
پادریون اور تجار کے ذریعہ اپنا اثر بڑہانے پر اکتفا کئے ہوئے تھے - کوریا کا چھوٹا سا ملک بھی اسکی متصل
واقع تھا - جس کی تعلقات چین وجاپان دونون سے تھے ان تعلقات کو چھیڑ خانی کا ذریعہ بنا کر جنگ تک
نوبت پہنچائی گئی اور چین کو مغلوب کرکے جاپان کچھہ فائدہ اوٹھانے کو تھا کہ یورپ اور خاص کر روس کی آنکھین
کھل گئین روس کی ایشیائی مقبوضات سائبیریا وغیرہ تمام چینی ترکستان منگولیا اور منچوریا کی شمال مین ایک
سرے سے دوسری سری تک سیاہ بادل کی طرح چھائے ہوئے تھے اور وہ چین کو ہڑپ کرنے سے بےفکر نہ تھا مگر پہلے
وہ سالہا سال مغرب یعنی خاص ترکستان کیطرف سی کتربیونت کرنے کے اودھیڑ بن مین رہا چنانچہ اس طرف
اسکی کارروائی سے ہر وقت مطلع رہنے اور بروقت مزاحمت کرسکنے کیلئے ہی کاشغر اور یارقند مین انگریزی
نگران قونصل کے پردہ مین موجود ہین اس رکاوٹ نے روس کو چینی مقبوضات مین کسی اور طرف سی داخل
ہونے کی ضرورت محسوس کرائی اس پر اسے یاد آگیا کہ مشرقی سائبریا کی طرف سے چینی علاقہ مانچوریا وغیرہ
باسانی اور بلا مزاحمت ہضم ہو سکتے ہین ادہر کوئی رقیب نہین مگر عملی کارروائی شروع کرنی سے پہلے اس نی مشرقی سائبیریا
مین اپنی طاقت کو احتیاطاً مضبوط کرلینا مناسب سمجھا اور ایک طویل ریلوی لائن کی تعمیر شروع کردیگئی جو یورپی
روس کی حد سے لیکر مشرقی ساحل تک پہنچ جائے وہ ابھی اس سی فارغ نہ ہوا تھا کہ جاپان نے سر نکالا اور روس کو
معلوم ہوگیا کہ ایک رقیب ادھر بھی پیدا ہوا جو اس کی یورپین رقیبون سے بھی خطرناک ہی کہ وہ برسر موقع موجود ہے
ہر معاملہ کی خبر رکھہ سکتا اور اپنی پوری طاقت سی کام لے سکتا ہی - دوسری یورپین طاقتون کو بھی شکار کی چھن
جانیکی اندیشہ اور نیز مذہبی تعصب نی جاپان سے چوکنا کردیا - نتیجہ یہہ ہوا کہ جاپان پورا فائدہ اوٹھانے سے محروم
رہا - اس نی جاپان کی جوش ترقی کو اور زیادہ کردیا - وہ سمجھہ گیا کہ آیندہ اثر بڑہانیکی لئے صرف چین سی ہی مقابلہ نہین
یورپ سی بھی ہی اسلئے کافی طاقت بہم پہنچانا ضروری ہی - دوسری طرف روس جسکا مدت سی تاکا ہوا شکار ہاتھہ سے جاتا تھا

مشرقی مقبوضات مین اضافہ افواج تیاری قلاع و بناو ریل وغیرہ مین منہمک ہوگیا اور ساتھہ ہی چین کو شیشہ مین اوتار لیا کہ دیکھو ہم تمہارے سچے خیرخواہ ہین جاپان کا خنجر ہماری ہی کوشش سے تمہاری حلق سے ہٹا ان دم جہانسون سے روس نے ۱۸۹۵ء مین چین سے پورٹ آرتھر اجارہ پر لیا اور جب انگلستان جنوبی افریقہ کی لڑائی مین مبتلا ہوگیا تو پورٹ آرتھر کو بالکل روسی مقبوضہ قرار دیکر قلعے وغیرہ بنانے شروع کر دیے۔ جاپان کو غصہ تو آیا مگر روس کا مقابلہ تھا وہ اس سے لڑنے کی جرأت نہ کرسکا۔ امریکہ۔ جرمنی وغیرہ کا ادھر کوئی واسطہ ہی نہ تھا مغربی ایشیا مین یورپین طاقتوںمین سے اگر کسیکا واسطہ تھا تو فرانس روس کا یار غار کا۔ اس چال مین کامیاب ہوکر ۱۹۰۰ء مین روس دوسری چال چلا چینی حکومت کو یہ پٹی پڑھائی کہ یورپینون کے برخلاف رعایا سے بغاوت کرادی چنانچہ باکسرون کی مشہور بغاوت خود ملکہ چین کی ایما سے شروع ہوئی چینی نو مسیحی اور یورپین پادری جابجا قتل کیے گئے اس واقع کی خبر سنکر جرمنی نے سب سے پہلے اپنے جہاز بھیجے۔ بعدہ اور طاقتون نے بھی بحیرہ چین مین اپنے جہازون کی بھرمار کردی ادھر اسی زمانہ مین باغی پیکن کی دیوارون تک پہنچ گئے اور یورپین سفرا معرض خطرہ مین پڑ گئے۔ حتی کہ جرمن سفیر قتل بھی ہوگیا جس پر تقریباً ۲۵ ہزار متفقہ سپاہ روسی۔ جاپانی۔ جرمنی۔ انگریزی۔ اطالین۔ و آسٹرین جمع ہوگئی جس کا ایک حصہ پیکن پر حملہ آور ہوا۔ ملکہ و فغفور چین بھاگ گئی اور سفرا بچالیے گئے یہہ معاملہ اگست مین طی ہوگیا اور صلح کی متعلق نامہ و پیام شروع ہوئے اس عرصہ مین روس نے جسکی سائبرین ریلوی مکمل ہوچکی تھی مانچوریا کی سرحد پر جرار فوج جمع کرلی اور منچوریا کی روسی ریلوی لائن کو مفسدون سے بچانے کے بہانہ سے اس صوبہ مین بھی داخل ہوگیا اور کل پر عملی قبضہ کرلیا چین کے معافی مانگ لینے اور تاوان منظور کرلینے پر خاص چین سے یورپین افواجکا بہت سا حصہ واپس بلالیا گیا۔ مگر منچوریا پر روسی بدستور قابض رہی جاپان اور انگلستان نے مطالبہ کیا کہ روس بھی منچوریا کو خالی کردے جس نے مکاری سے جواب دیا ہان ہم بھی جلد فوج ہٹالین گے ابھی کچھہ فساد باقی ہے وہ دور ہولے۔ انگلستان ابھی محاربہ ٹرنسوال سے فارغ نہوا تھا اور جاپان بھی ابھی حوصلہ نہ کرسکتا تھا مگر زور برابر دیتے رہے جس پر روس نے پختہ وعدہ کیا کہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء کو منچوریا خالی کردیا جایگا۔

یہہ تاریخ ابھی نہ آئی تھی کہ روس نے بزور معاہدہ چین سے منچوریا کی حکومت حاصل کرلی۔ اب انگلستان فارغ تھا امریکہ کا بھی دخل بوجہہ جزائر فلپائن بڑھ گیا تھا اور جاپان نے بھی کافی تیاری کرلی تھی تینون نے سخت مخالفت کی

جس پر روس نے مکدن و نوچنگ سا خالی بھی کردی مگر کچھ جلد ان پر قبضہ کر لیا اور جبکہ منچوریا میں روسی قدم جم گئے تو اوس نے چاہا کہ کوریا کی جانب ہاتھ بڑھائے چنانچہ اس ارادہ کی تکمیل کے واسطے اوس نے بغیر مشورہ کوریا کے مقام انٹنگ سے ینگنفو تک بحری تار کا سلسلہ قایم کیا جس سے علاوہ دوسری سلطنتوں کی حقوق کو صدمہ پہونچنے کی کوریا کی آزادی بھی معرض خطر میں پڑ گئی اس کارروائی پر جاپان نے اعتراض کیا کہ کوریا میں ہماری تمہاری حقوق برابر ہیں یہ تمہاری پیشقدمی اور زیادتی اچھی نہیں اور ادھر روس نے منچوریا میں دیگر ممالک کی حقوق تجارت وغیرہ عموماً اور جاپانی حقوق کو خصوصاً معدوم کرنا چاہا اور بندرگاہ منچوریا جو بیرونی تجارت کیواسطے کھلی ہوئی تھی بند کردی اسپر انگریز اور سلاطین بھی معترض ہوئے مگر جاپان نے خاص طور سے تخلیہ منچوریا اور انقطاع بحری تار متعلقہ کوریا کی نسبت زور ڈالا اور جب روس نے انکی یاد داشتوں کی پرواہ نکی

[illegible]

توسنہ ۱۹۰۳ء کی جولائی مہینہ مین برٹش اور جاپانی سفراء متعینہ پیکن دار السلطنت چین نے متفق ہو کر ایک یادداشت بدین مضمون گورنمنٹ چین کو بھیجی کہ ۱۔ روس نے جو تخلیہ منچوریا مین تاخیر کی ہے اوس سے اقصائی مشرق کی امن و امان کو ضرر پہونچنے کا اندیشہ ہے اور جاپان و انگلستان اپنے مقاصد کو قایم رکھنے کیواسطے ہر ایک قسم کے کارروائی کرنیکو آمادہ ہین

(۲) لہذا سلطنت چین کو اس بات کا مطالبہ کرنا لازم ہی کہ روس منچوریا سے اپنے افواج جلد تر ہٹا لے۔

(۳) اگر منچوریا سے روسی فوج کے روانگی مین تاخیر واقع ہوی تو انگلستان و جاپان ضرور اپنے حقوق کے نگہداشت کی کارروائی عمل مین لاوینگے

(۴) ایسے کسی عہدنامہ کو جو روس و چین کے مابین عمل مین آیا ہو اور جس مین تخلیہ منچوریا لازم نہ قرار دیا گیا ہو انگلستان اور جاپان تسلیم نہ کرینگے۔

(۵) اگر روس کے منچوریا کی خالی کر دینے کے بعد بھی منچوریا کے سول انتظامات کی بابت روس و چین کے مابین

ہو ضرورت ہو جب کسی اور سلطنت کی پیشقدمی یا چین و کوریا مین فساد پیدا ہو جانے اور لازم ہی کہ ان ہر دو فریق مین سے کوئی ایک فریق اپنے رعایا کی جان و مال کی حفاظت کیواسطے ایسی کارروائی کرے (۲) اگر برطانیہ عظمی یا جاپان نے مذکورہ بالا تعلقات کی حفاظت کی غرض سے کسی اور سلطنت سے جنگ مین پھنسے ہی تو دوسرا فریق معاہد بالکل خاموشی اختیار کریگا اور اس امر کی کوشش کریگا کہ کوئی اور سلطنت اسمین شریک ہونے پاوے (۳) اگر کوئی سلطنت یا سلطنتین اوس جنگ مین شریک ہوین تو دوسرا فریق معاہد جنگ مین اپنے ساتھی کا شریک ہو کر معاہدہ باہمی سے اوس کی مدد کریگا (۴) عالی تبار فریق معاہد اس امر پر متفق ہین کہ انمین سے کوئی فریق کسی اور سلطنت سے ایسا معاہدہ نہ کرے گا جس سے مذکورہ بالا امور کو ضرر پہونچے (۵) جب کبھی برطانیہ عظمے یا جاپان کی رائے مین مذکورہ بالا تعلقات مین کوئی وقت ہوگی تو دونون گورنمنٹین ایک دوسرے سے اچھی طرح اور صاف صاف گفتگو کرکے معاملہ کو صاف کر لینگے ۱۲

(۱) جاپانی و برٹش سفراء کا متفق ہونا از روی معاہدہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۲ء جو بمقام لندن لارڈ لینسڈون اور بیرن ہیاشی سفیر جاپان متعینہ لندن کے دستخطوں سے قرار پایا [illegible] اس عہدنامہ کا اقتباس ذیل مین درج ہے۔ برطانیہ عظمی و جاپان کی گورنمنٹون مین [illegible] بعیدہ مین معمولی حالت اور عام امن و امان قایم رکھنے اور سلطنت چین و سلطنت کوریا کی آزادی و سلامت اوران ملکون کو تجارت و حرفت کا یکسان موقع [illegible] کی غرض سے بذریعہ ذیل معاہدہ کیا جاتا ہے۔ شق اول (۱) [illegible] [illegible]

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

کسی عہدنامہ کا ہونا ضروری سمجھا جاویگا تو ایسا عہدنامہ بغیر انگلستان اور جاپان کے پسندیدگی سے عمل مین آسکیگا جنکو ایسے عہدنامہ کی عمل مین آنیکی اطلاع پہلے سے ہو جانے چاہئے۔

(۶) اس یادداشت کا مفصل جواب پانچروز مین مطلوب ہے

جسوقت یہہ یادداشت چین مین پہونچے تو پرنس چنگ نے بیوہ شہزادی چین کو صلاح دی کہ مندرجہ بالا یادداشت مین جو مطالبات درج ہین انکو وہ منظور کرے اور کہ برٹش وجاپانی سفرا کا شکریہ ادا کیا جاوے جب یہہ خبر روس مین پہونچے کہ چین۔ برٹش وجاپانی مطالبات پر رضامند ہو گیا تو روس نے فوراً چین کو ایک ڈانٹ بتائی کہ خبردار اگر تم نے اس معاملہ مین چون وچرا کی تو تمہاری خیر نہو گی بیچارا چین اس ڈانٹ کو سنتے ہی گھبرا گیا اور اوسنے سفرائے برٹش وجاپان وغیرہ کو صاف جواب دیدیا کہ مین بلا رضامندی روس کچہہ نہین کرسکتا ہون اور روس تخلیہ منچوریا و دیگر مطالبات پیش کردہ پر راضی نہین ہے لہذا تم براہ راست روس سے اس معاملہ کی متعلق سلسلہ جنبانی کرو جب و دہر سے یہہ جواب ملا تو غالباً انگلستان اور امریکہ کی خفیہ مشورہ سے جاپان نے بتاریخ ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء روس کو پہلا مراسلہ بہیجا کہ اقرار پورا کرو روس کی نیت بخیر تو تہی نہین اس نے ۶ ہفتے تک جواب نہ دیا اور فوجی تیاریونکی رفتار دو چند تیز کردی اور جب جواب دیا تو مہمل سا۔ جاپان نے چھٹے ہی دن ۷۔ ڈسمبر کو جواب الجواب لکھا کہ ہماری شرطین اگر نہ مانوگے تو ہم خود تدارک کرنے پر مجبور ہونگے۔ اسکا جواب بہی شافی نہ ملا تو جنوری مین جاپان نے تیسرا اور آخری مراسلہ بھیجا کہ کوریا سے روس مطلق کوئی سروکار نہ رکھے اور وہان صرف جاپان کا اقتدار قایم رہے جس اقتدار کی بنا پر جاپان جنوبی کوریا مین قلعی بہی تعمیر کرسکیگا۔ اور صوبہ منچوریا مین روس صرف اپنی ریلوی لائن کے دونون طرف تیس تیس ۳۰ میل تک اپنا دخل رکھے اور باقی تمام علاقہ قطعی طور پر چین کے سپرد کردیا جاوے اور ایک عہدنامہ اس امر کا لکھدیا جاوے کہ آیندہ روس کبھی منچوریا کی بقیہ علاقہ پر قابض نہ ہوگا۔ یہ شرائط پیش کرنیکی بعد جاپان نے کہدیا تھا کہ ان شرائط مین اب کسی ترمیم اور نرمی کی گنجائش نہین ہے۔ یہہ وہ آخری جاپانی یادداشت تہی جسکی انکار و اقرار پر صلح وجنگ کا دارومدار تھا اور اس یادداشت کی بعد تمام تمہیدی منازل اور فریقین کی نامہ وپیام کا

خاتمہ سمجھنا چاہئے اس یادداشت کی روسی جواب کی متعلق متعدد مرتبہ جیزین اوڑین کہ جواب بھیجدیا گیا مگر
اصل اس افواہ کی یہہ تھی صرف زبانی طور پر جواب جو شرائط پیش کردہ جاپان کے منافی تھا جاپانی
سفیر متعینہ سینٹ پیٹربرگ کو سنا دیا گیا تھا اور اس زبانی جواب سنانیمین ایک یہہ خاص روسی حکمت
عملی تہی کہ جاپانی سفیر ضرور اس جواب سی بذریعہ تار برقی اپنی سلطنت کو مطلع کریگا اسوقت جاپان اگر
اعلان جنگ پر امادہ و تیار پایا جاویگا تو پھر نرمی اور صلح آمیز جواب بذریعہ تحریر دیدیا جاویگا اگر
جاپان اس جواب سی مشتعل ہوکر اعلان جنگ کریگا تو پیشقدمی کا الزام جاپان پر عاید ہوگا اور اُسوقت وہ
ہر طور پر تاوان جنگ ادا کرنے کا مستحق ہوگا
آخر کار جب ۲۲۰ دن گذر گئی اور روس کی تیاریون مین کوئی فرق نہ پڑا - ادہر جاپان کی ہر دو نو خریدکردہ
جنگی جہاز کولمبو سی گذر گئی اور روسی بیڑہ موسومہ بر رطہ کی طرف سی ان کو کچھہ خوف نہ رہا تو جاپان نے جو لڑائی پر
تیار تھا اپنی سفیر متعینہ سینٹ پٹربرگ کو سفارتی تعلقات قطع کرکے واپس چلے آنیکو لکھہ بھیجا اس کارروائی پر
روس نے بہی اپنی سفیر مقیم جاپان کو بلا بھیجا اسوقت سی جانبین کی سفارتی تعلقات منقطع ہوگئی اور جاپان نے
جھٹ پٹ بغیر اعلان جنگ لڑائی شروع کرکے روسی ناتیاریون سے فائدہ اوٹھالیا - روسی جواب
قطع تعلقات سی دوسری تیسری دن روسی سفیر مقیم جاپان کو پہنچا - جاپان لڑائی کا عزم کرچکا تھا وہ جانتا تھا
کہ اگر اور ایک سال گذر گیا تو روس منچوریا مین اپنی طاقت اسقدر مضبوط کرلیگا کہ پھر مقابلہ مشکل ہے
اسکی ریلوی لائن خوب مکمل ہوجائیگی اور دیگر وسائل آمد و رفت بہی بہم پہونچ جائینگے جنکی وجہہ سے
روس کی لئی آٹھہ دس لاکھہ فوج سلطنت کی اس بعیدی حصہ مین جمع کرلینا مشکل نہوگا - اسی طرح وہ اپنے
اور جنگی جہاز بہی ادہر فراہم کرلے گا یعنے بالفاظ مختصر تقریباً اپنی پوری طاقت سی کام لی سکیگا - جسکا
مقابلہ طبعاً جاپان ایسا ملک جو آبادی دولت اور وسائل مین روس کا تیسرا حصہ[۵] بہی نہین ہرگز نہین
کرسکے گا -

[۵] اس موقع پر محض ایک اور تین کی نسبت ہی کی کر چھوڑ دینا کچھہ مناسب نہین معلوم ہوتا بلکہ بغرض واقفیت ناظرین ہر دو مخالفین سلطنتونکی تمام
مدات آمدنی وخرچ و تعداد افواج بری و بحری و نیز تمام دیگر اقسام کی مالی وسائل درآمد و برآمد ہدیہ ناظرین کی جاتے ہین مگر یہہ یاد رہے
کہ روس اپنی وہ تمام فوجی قوت جو نقشہ مندرجہ حاشیہ مین دکھلائی جاتی ہی بوجہہ بُعد مسافت ہرگز کام مین نہین لا سکتا - باقی حاشیہ بصفحہ ۴۴

# جنگ روس وجاپان کا بانی

## ایم بیزوبرازوف

جب خود شہنشاہ روس اور اوسکے مشیرونکی طبیعت کی میلان پر غور کیا جاتا ہی تو ماننا پڑتا ہی کہ اس جنگ کا اصلی بانی **ایم بیزوبرازوف** ہی ہی جو ایام جنگ مین شاہ روس کا سب سے اعلیٰ حاشیہ نشین اور ناک کا بال بنلرہا

بقیہ حاشیہ ۴۲ کیونکہ روس کو دارالسلطنت سی ۶ ہزار میل اور کچھ زیادہ فاصلہ پر جمیع اقسام کے سامان جنگ فراہم کرنا ہونگا اور اس طولانی سفر مین جو جو روکاوٹین روس کو فراہمی سامان مین پیش آوینگی وہ اوسکا جی ہی جانیگا مگر بخلاف اسکے جاپانی اپنی گھر بیٹھے لڑینگے۔

| صیغہ | روس | جاپان |
|---|---|---|
| آبادی | ۱۴ کروڑ ۸۰ لاکھ | ۴ کروڑ ۷۰ لاکھ |
| رقبہ | ۹۰ لاکھ مربع میل | ایک لاکھ ۶۲ ہزار مربع میل |
| اوسط آبادی فی میل | ۱۶ کس فی میل | ۹۰ ۲ کس فی میل |
| آمدنی | ۲۰ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ سالانہ | ۲ کروڑ ۸۷ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ |
| اخراجات | ۲۰ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ | ۲ کروڑ ۸۷ لاکھ ۶۰ ہزار پونڈ |
| قومی قرضہ | ۷۰ کروڑ پونڈ | ۵ کروڑ ۵۲ لاکھ پونڈ |
| مالیت تجارت درآمد | ۵ کروڑ ۶۰ لاکھ پونڈ | ۲ کروڑ ½ ۷۷ لاکھ پونڈ |
| مالیت تجارت برآمد | ۸ کروڑ ۷۵ لاکھ پونڈ | ۲ کروڑ ½ ۶۲ لاکھ پونڈ |
| تجارتی جہازون کا مجموعی وزن | ۶ لاکھ ۴۳ ہزار ٹن | ۸ لاکھ ۶۰ ہزار ٹن |
| فوجی خرچ | ۳ کروڑ ۵۰ لاکھ پونڈ | ۷۳ لاکھ پونڈ |
| بحری فوج کا خرچ | ایک کروڑ ۸ لاکھ ۷۶ ہزار پونڈ | ۲۸ لاکھ ۸۶ ہزار پونڈ |
| فوجی جمعیت | ۳۳ لاکھ ۵۰ ہزار | ۴ لاکھ ۳۰ ہزار |
| بحری فوج | ۶۵ ہزار ۸۰۰ | ۲۹ ہزار ۵۰۰ |
| بری فوج کی توپین | ۳۵۰۰ | ۲۶۰۰ |
| بحری توپین | ۲۶۲۰ | ۱۲۰۰ |
| جنگی جہازون کا وزن مجموعی | ۳ لاکھ ۷۱ ہزار ٹن | ۲ لاکھ ۴۵ ہزار ٹن |
| جہازی انجنون کے گھوڑون کی طاقت | ۷ لاکھ ۸۸ ہزار | ۵ لاکھ |

اس نے اور مشیران سلطنت تو درکنار خود بادشاہ پر ایسا قابو کر لیا تھا کہ کیا ممکن جو بادشاہ اسکی رائے کے
مخالفت کر سکے تمام اراکین سلطنت کو اسنے پوروں پر بچار رکھا تھا اسنے ایک ادنی خدمتگار کی حیثیت سے
محض اپنی خداداد قابلیت اور ذہانت کی وجہہ سے اسقدر ترقی کی کہ بادشاہ کا اعلی مشیر ہوگیا ابتدا مین
اسنے اپنی پست حالت سنبھالنے کے خیال سے اقصائے مشرق کا سفر کیا اور شہنشاہ کی سالگرہ کے بعد ڈیوک الگزنڈر
میخائیلووچ کی مربیانہ توجہہ سے بڑی انتہا تجارتی رعایتین حاصل ہوگئین اور یہہ کئی ایسی معدنونکا منیجر ہوگیا
جو خاص شہنشاہ روس اور اوسکی والدہ کا ذاتی ملک تہین اسنے اپنی جفاکشی اور کوشش بلیغ سے
بہت سا روپیہ فراہم کر کے اپنے شاہی مالکونکی خدمت مین بھیجا پس اسکی اس قابلیت اور کارگذاری نے
عام طور پر یہہ خیال پیدا کر دیا ایک ایسے قابل شخص کو نظام ملکی مین حصہ نہ دینا گویا قدردانی کا خون کرنا ہے
چنانچہ اس خیال کی تکمیل کیواسطے وہ اقصائے مشرق کا سکریٹری آف اسٹیٹ مقرر کیا گیا جہان یہہ اپنے
خداداد زیرکی بدولت اون ممالک کے تمام معاملات کے متعلق اپنے آقا کے مزاج مین دخل دینے لگا اس نے منچوریا ریلوے
کے سقیم انتظام پر سخت نکتہ چینی کی اور سائبریا کے آباد کرنیکے متعلق وزیر ایم وٹی کی پالیسی کے سر ور بار
سخت دہجیان اوڑائین اور اپنی وسیع معلومات کے بھاری ثبوت سے وزیر مذکور کو مستعفی ہونے پر
مجبور کیا - الگزیف اسی مقتدر شخص کے رسوخ کے بدولت اقصائے مشرق کا وایسرائے ہوا - اور انہین
دونون شخصون کی نسبت یہہ بھی بیان کیا گیا تھا کہ یہہ دونون شخص منچوریا اور شمالی کوریا مین معدنون
جنگلات اور اکثر دیگر تجارتی رعایتون مین حصہ دار تہے اس سے صاف ظاہر ہوگیا کہ اس جنگ کی
بنیاد محض ایم بیزوبرازوف اور اوسکے دوستونکی ذاتی منفعت کی غرض سے ڈالی گئی تہی اور دیگر اراکین
سلطنت و اعیان مملکت و نیز خود زار روس کی امن پسند پالیسی کے متعلق اسکے سامنے کچھ پیش نہ گئی
اور اسنے اپنی بیباکی اور دبنگی پن سے سب کے دانت کھٹے کر دیے - کونٹ لمسڈن وزیر معاملات خارجہ
جیسے رکن رکین تو کئے کئے روز تک بادشاہ کی خدمت مین حاضر نہ ہو سکین مگر ایم بیزوبرازوف
ہر روز بلا تکلف بغیر اطلاع کے شاہی محلات مین باریاب ہوا اسکا خاص سبب شہنشاہ کے سالے جیسے
معزز شاہی خاندان کے ممبرونکا اس سے ساز رکھنا تھا جسنے اون لوگونکی امداد سے ملک کے عافیت و

اس کو خدشہ مین ڈالدیا جسپر سینٹ پیٹرس برگ کے غیر سرکاری حلقون برگزیدہ کلبون اور بارسوخ سوسائٹیون مین اسکی اس کارروائی پر بے طرح زہر اوگلا گیا۔ اس نے اپنی نخوت اور رعونت سے جاپانیون کے میدان جنگ مین آنے والی طاقت کا بہت کم اندازہ لگایا اور اسیطرح خود بادشاہ کو بھی جاپانی قوت کے صحیح اندازہ کرنے مین اس شخص نے مغالطہ مین ڈالدیا بس اس جنگ مین جو کچھ مصائب مملکت روس کو پہنچے ہین وہ محض اسی لالچی اور طامع شخص کی بوالہوس پالیسی کی بدولت ہونگے۔

## ہر دو مخالفین سلطنتون کی فوجی جمعیت قبل از جنگ

اس موقع پر قبل اسکے کہ واقعات جنگ شروع کئے جاوین اقصائے مشرق کی روسی و جاپانی جمعیت قبل از جنگ کا ایک نقشہ جس سے دونون قوتون کا صحیح اندازہ ہوسکے ہدیہ ناظرین کرنا خالی از دلچسپی نہو گا۔

### قبل از جنگ دونون سلطنتون کی طاقت حسب ذیل تھی۔

| قسم جہاز | روس تعداد | روس وزن | جاپان تعداد | جاپان وزن |
|---|---|---|---|---|
| مصافی جہاز[1] | ۹ | ۱۱۰۲۳۲ | ۶ | ۸۶۲۹۹ |
| کروزر درجہ اول | ۵ | ۴۹۰۴۶ | ۶ | ۵۸۷۸۸ |
| کروزر درجہ دوم | ۸ | ۴۵۵۵۳ | ۶ | ۲۵۱۰۶۰ |
| میزان | ۲۲ | ۲۰۴۸۰۱ | ۱۸ | ۱۷۰۱۸۲ |
| چھوٹے جہاز چھوٹے کروزر | ۱ | ۳۲۸۵ | ۱۲ | ۳۷۷۳۹ |
| ؍؍ اگن بوٹ | ۱۲ | ۱۲۹۸۸ | ۲۳ | ۲۸۳۹۱ |
| میزان | ۱۳ | ۲۶۲۷۳ | ۳۵ | ۶۶۱۳۰ |
| تارپیڈو و تارپیڈو شکن | ۳۲ | ۹۶۰۸ | ۱۹ | ۶۲۲۷ |
| تارپیڈو کشتی | ۱۴ | ۰ | ۸۵ | |

[1] جنگی جہازونکی بلحاظ جسامت و ساخت و وزن چند قسمین ہین سب سے اعلی قسم مصافی جہاز ہین جنکو سمندر کے قلعہ کہنا چاہیئے یہ عموماً دس بارہ ہزار ٹن سے لیکر ۱۸۔ ۲۰ ہزار ٹن تک وزنی ہوتی ہین اگرچہ انکی رفتار بوجہ گران وزنی کے اوسطاً ۱۵ میل فی گھنٹہ سے زیادہ نہین ہوتی انپر علاوہ چھوٹی توپون کے قریب قریب ۴۔۵ توپین ۱۲۔ انچ قطر کی ہوتی ہین باقی حاشیہ صفحہ آئندہ

اور اسکی بنا پر جاپانی کامیابی قرین قیاس بتلاتی تھی۔ وکہتی تھی کہ روس کی موجودہ مالی حالت ایسی نہین
کہ وہ ایک خطرناک جنگ مین اولجھ سکے وہانکی لبرل پارٹی جنگ کی سخت مخالف تھی علاوہ برین روس کو
اپنے مرکز سے ہزارون میل کی مسافت پر لاکھون سپاہ رسد اور سامان جنگ روانہ کرنا پڑیگا اور اوس
دور دراز راستہ کو جو دشمن کے ملک مین ہوکر گذرتا ہی محفوظ رکھنا آسان کام نہین اہل منچوریا روسی حرکات سے

تصویرات تارپیڈو متعلقہ حاشیہ صفحات ۴۲ لغایت ۵۴

تصویرات تارپیڈو متعلقہ حواشی صفحات ۴۷ لغایت ۵۴

مربع تارپیڈو ساکن
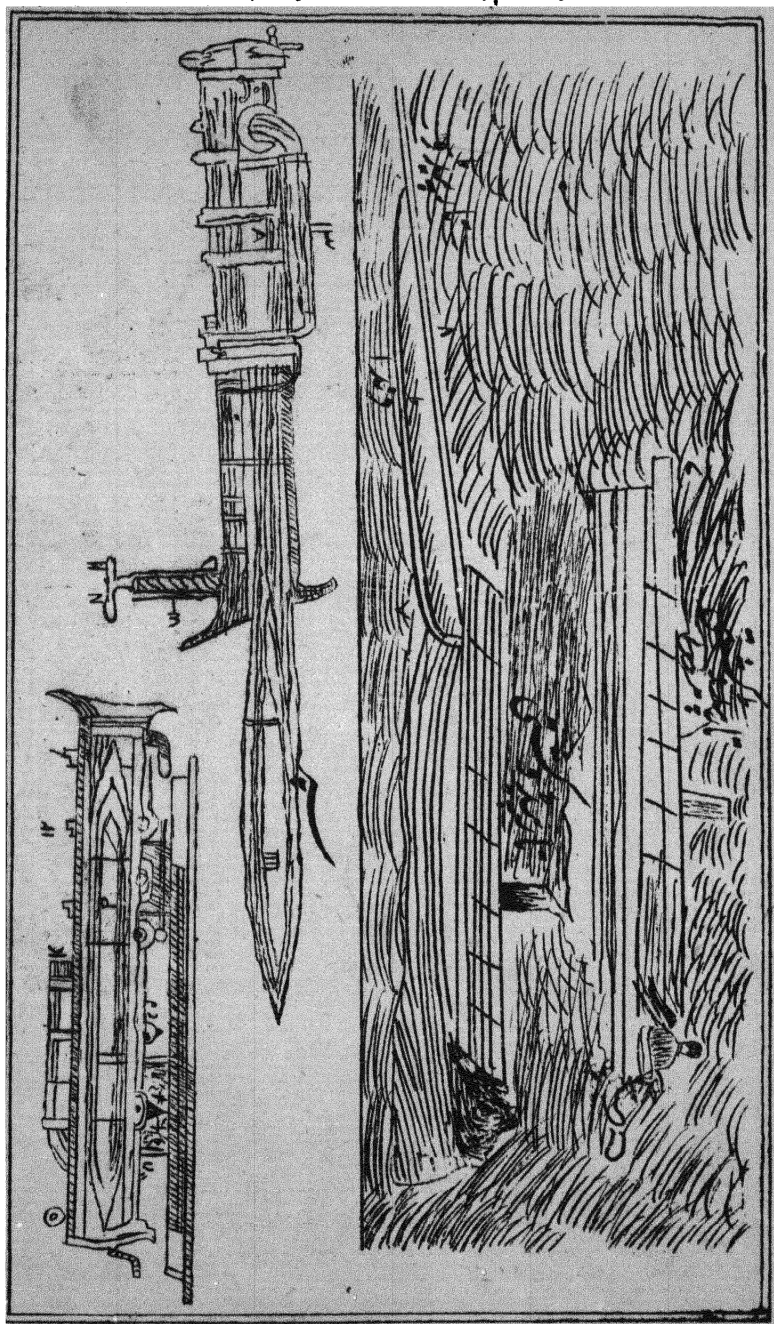
نالان ہین اور وہ دوران جنگ مین ہرگز خاموش نہ بیٹھینگے ممکن ہے کہ جاپان یہان کے باشندونکو
ابھار دے اور وہ روسی سلسلہ تار و ڈاک کو سخت صدمہ پہونچاوین۔

ودلیر تبلاتے تھے وہ کہتے تھے کہ اگر روس کی دو لاکھ سپاہ میدان جنگ مین موجود ہو تو وہ ہ لاکھ
جاپانی سپاہ کی برابر ہے مگر اس موازنہ کو زیادہ واقف کار اہل الرائے بالکل نہین مانتے تھے

جنگ پر نہ بڑھ نکلیں اور اقصائے مشرق کے سمندر و زمین طوفان بے تمیزی برپا ہو کر بسا بنی نوع انسان لقمہ نہنگان مردم خوار نہ ہونے لگے۔

# آغاز جنگ

اور

# پورٹ آرتھر کا پہلا معرکہ

جبکہ جاپانی اپنے مراسلوں کے جوابات کا انتظار کرتے کرتے اُکتا گئے اور روس کی جانب سے بجائے تسکین دہ جواب کے فوجی طیاریاں نہایت تیز رفتاری کے ساتھ ہوتی رہیں تو مجبور ہو کر آخر کار ۴ - فروری کی شب کو جاپانی اراکین سلطنت نے قریب ۷ گھنٹہ تک صلاح و مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کر لیا کہ اب لڑائی میں تاخیر کرنا گویا اپنے آپ خودکشی کرنا یا دشمن کی قوت کو مستحکم کرنا ہوا ادھر سلطنت روس کی طرف سے جنرل الگزیف [۱] (کمانڈر انچیف افواج و والسرائے اقصائے مشرق) کو بھی ہدایت پہونچ گئی کہ اگر ضرورت سمجھو تو اعلان جنگ دیکر لڑائی شروع کر دو۔ اور ادھر ۶ - فروری ۱۹۰۴ء کو جبکہ جاپان روس سے

[۱] آج کل سلطنت روس میں ایڈمرل الگزیف وہ شخص ہے جو تمام پولیٹیکل اور فوجی معاملات میں شہنشاہ روس کے دوسرے درجہ پر ہے ایڈمرل الگزیف صرف شہنشاہ روس کا جواب دہ ہے معاملات مشرق بعیدہ میں وہ ایک بڑے پایہ کا شخص متصور ہوتا ہے۔ الگزیف اوائل ۱۸۴۳ء میں پیدا ہوا اور سترہ سال کی عمر میں ۱۸۶۰ء میں روسی بحری فوج میں بھرتی ہوا اور پانچ سال بعد یعنی ۱۸۶۵ء میں مڈشپ مین کے عہدہ پر مقرر ہوا اسکے دو ہی برس بعد یعنی ۱۸۶۷ء میں سب لفٹننٹ اور ۱۸۷۵ء میں لفٹننٹ ہو کر چار سال میں ایک فوجی خدمات کے صلہ میں ۱۸۸۲ء میں کمانڈر اور ۱۸۸۴ء میں کپتان اور ۱۸۹۲ء میں وائس ایڈمرل مقرر ہوا۔ اور اسے بطور کپتان جنگی جہاز ازیف پر ۱۸۸۳ء سے ۱۸۸۶ء تک دورہ کیا اور ۱۸۸۶ء سے ۱۸۹۲ء تک روز جہاز ایڈمرل کارنوف کی کپتانی کی ۔ ۵ فروری تک ساحلی کار گردگی اور تجربہ کے بعد آخر کار ۱۳ - اگست ۱۹۰۳ء کو عہدہ نیابت ذمہ دار عہدہ وائسرائے مشرق بعیدہ اور کمانڈر انچیف کل افواج مقرر ہوا۔ اس کے پاس علاوہ گیارہ روسی تمغوں کے قریب سوا سو کے وہ تمغے ہیں جو دوسری سلطنتوں نے اسکو دئے ہیں۔ اس نے اب تک شادی نہیں کی ہے اور بالکل مجرد آدمی ہے۔ اور باوجود اسوقت قریب ساٹھ برس کی عمر ہونے کے اس کی صورت پر اتنی عمر کے آثار نہیں معلوم ہوتے ہیں ایک پستہ قد اور فربہ شخص ہے جسکی داڑھی بڑی اور پیشانی کشادہ ہے جسکی صورت سے تبسم نمایان ہے اس شخص میں کام کرنے کی قابلیت بڑا انہماک

۱۲ × ۱۲ × ۱۲ × ۱۲ × ۱۲ × ۱۲ × ۱۲ × ۱۲ × ۱۲ × ۱۲

سفارتی تعلقات منقطع کرنے سے تو چیفو بندر چیفو کا **قونصل** معہ چند ماتحتون کے جاپانی باشندگان پورٹ آرتھر و ڈالنی کو لانے کے واسطے ایک اسٹیمر لیکر پورٹ آرتھر پہونچا۔ جہان ایڈمرل الگزیف اور اوسکے ماتحت اس قونصل سے نہایت تپاک سے ملی اور نہایت ہی عزت و احترام کیا اور جاپانی باشندونکے جمع کرنے مین اس افسر کو نہایت مدد دی اور جب رات کو اس قونصل کو دعوت دیگئی تو روسی کمانڈر نے حاضرین سے اس امر کے دعا مانگنے کی استدعا کی خدا کرے روس و جاپانی مین صلح و دوستانہ تعلقات قایم رہین بظاہر روسی خدشہ جنگ سے بالکل بیفکر پائے گئے اسی قونصل کیساتھ ایک جاپانی جنگی اعلی افسر بیچ کے ادنی ملازم کے بھیس مین موجود تھا جس نے ایک بحری مبصر کی آنکھ سے بندر آرتھر کے ہر ایک حصہ کو بغور دیکھنے کے بعد ذہن نشین کر لیا اور روسی جنگی جہازونکی ترتیب در موقع اقامت اور اونکی طیاری کے حالت کو نوٹ کر لیا۔ اوس نے دیکھ لیا کہ روسی بیڑہ کا بڑا حصہ جسمین تیرہ[۱۳] جہاز تھے لنگر سے باہر دہانہ کے قریب چار صفون مین کھڑا ہے جس کے انجن سرد ہین جسمین اسٹیم (بھاپ) طیار نہین ہے جو جلد حرکت کر سکین وہ بالکل مطمئن ہین اور اونکو غنیم کی آمد کا کچھ اندیشہ نہین ہے اسیوجہ سے دشمن کی آمدرفت کی دیکھہ بھال کرنے سے بالکل لاپروا ہین صرف ایک جہاز جو سب سے آگے کھڑا ہے وہی صرف دشمن کی دیکھہ بھال کرنیکے واسطے کبھی کبھی برقی روشنی ڈالتا ہے۔

قونصل کا جہاز جب پورٹ ارتھر اور ڈالنی کے جاپانی باشندونکو سوار کرکے واپس ہوا تو پورٹ آرتھر سے تقریبًا اٹھارہ میل کے فاصلہ پر اوسکو جاپانی بیڑہ جو سیبو سے آیا تھا دکھلائی دیا اسپر قونصل کے اسٹیمر نے جاپانی بیڑہ کو بذریعہ جھنڈیون کے اپنی آمد سے مطلع کیا اتنے ہی عرصہ مین جاپانی افسر جو بیچ کے ملازم کے بھیس مین قونصل کے اسٹیمر پر سوار تھا اور جس نے بہ نظر غور تمام حالات متعلقہ پورٹ آرتھر معلوم کر لئے تھے بذریعہ ایک کشتی کے فورًا جاپانی بیڑہ سے جا ملا اور تمام حالات پورٹ آرتھر کے ایڈمرل ٹوگو[۵] (جاپانی امیر البحر) کو جا سنائے۔

[۵] ٹوگو کا پورا نام ٹوگوہی یاشیرو ہے یہہ اوس قبیلہ ست سوما مین کا ایک شخص ہے کہ جو قبیلہ علاوہ وجاہت اور صحیح النسبی کے قدیم سے سمندر کو اپنی ایک نیری کی جگہہ سمجھتا چلا آتا ہے اور جس قبیلہ کا ادنی کھیل بحری لڑائیان رہی ہین حقیقتًا ٹوگو ایک اسم بامسمی سمندر ہی شیر ہے اسنے انگلستان کے مشہور علمی اور فوج مرکز گرینوچ کے سرکاری مدرسہ مین تعلیم پائی ہے جہان اسنے اپنی بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۷ پر

چنانچہ امیر البحر ندکو ر روسی ناطیاریون سے فائدہ اوٹھانے کی غرض سے اوسے روز یعنی ۸۔ فروری دوشنبہ کی رات کو ۱۱۔ اور ۱۲۔ بجے کے درمیان اپنے بیڑہ جہازات کی روشنی کو گل کئے ہوے پورٹ ارتھر کے قریب پہونچ گیا جب وہ بالکل قریب پہونچ گیا تو غالباً انجنون کے شور اور جہازونکی حرکتونکی آواز سے روسیکی اوس کشتی کو جو نگرانی کے کام پر معمور تھی خبر ہو گئی تو اوس نے دشمن کے آمد کی کیفیت سے بذریعہ روشنیو نکے

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۶ جوانی کے کئی سال بسر کرکے انگریزی بحری فوج کی تاریخی حالت اور اوسکے طریق تربیت وغیرہ کو پوری طور پر سیکھا ہے جب تعلیم سے فارغ ہو کر وہ وطن مین واپس آیا تو حسب معمول وہ ایک چھوٹے درجہ پر مقرر ہوا جب ۱۸۹۴ء مین چین وجاپان مین لڑائی شروع ہوئی تو وہ ایک متوسط درجہ کے کروزر نی ۶ ۳۴ سوٹن موسومہ۔ نانی وا۔ کا کمانڈر تھا۔ جس طرح محاربہ چین وجاپان سے ملک جاپان نے شہرت حاصل کی اوسیطرح چینی معرکو نسے ٹوگو کی ناموری اور شہرت بھی معراج کمال کو پہونچی چین وجاپان کی جنگ کا آغاز کرنیوالا بھی یہہ ہی ٹوگو تھا جسنے آج جاپان وروس کی جنگ شروع کی ہے کیونکہ جب کوریا کے متعلق چین وجاپان کے تعلقات بگڑ گئے اور ہنوز اعلان جنگ نہونے پایا تھا۔ مگر ہر دو جانب طیاریان نہایت زور شور سے جاری تھین اور فریقین کے جہازات اپنی اپنی جگہہ جنگ کیواسطے طیار ہوتے جاتے تھے۔ تو ٹوگو۔ کا جہاز سواحل چین کے قریب گشت لگارہا تھا کہ اوسنے ایک روز دیکھا کہ ایک جہاز کوشنگ نامی جس پر انگریزی جھنڈا نصب ہے انگریزی ہی ملاحونکی سرکردگی مین چینی فوج کو لئے جارہا ہے اسنے فوراً توپ کا کارتوس چلاکر جہاز مذکور کو رک جانیکا حکم دیا۔ جہاز رک گیا۔ ٹوگو۔ نے اپنے ایک لفٹنٹ کی معرفت جہاز پر کہلا بھیجا کہ یہہ جہاز بجائے کوریا جانیکے نانی وا کے ساتھہ جاپانی بیڑہ کی طرف چلے انگریزی ناخدا گالسورتھی نے کہا بہت اچھا مگر چینی افسرون نے انکار کردیا اور جہاز کے ناخدا گالسورتھی کو قتل کرڈالنے پر آمادہ ہوگئے یہہ دیکھکر ٹوگو نے اپنی ایک کشتی بھیجی کہ گالسورتھی اور تمام دیگر انگریزی ملاح اسپر سوار ہو کر جاپانی جہاز پر آجاوین اور اپنے جہاز کو چھوڑ دین چینیون نے گالسورتھی وغیرہ کو جاپانی جہاز پر جانے سے بھی روکا پھر ٹوگون نے بذریعہ جھنڈی کے گالسورتھی کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے ہی جہاز کے کشتی پر سوار ہو کر جاپانی جہاز پر آجاوے چینی اسپر بھی مزاحم ہوئے اور جب یہہ ہی کشاکش چار گھنٹہ تک جاری رہی تو ٹوگو نے سرخ جھنڈی دکہلاکر گولہ باری کا خوف دلایا مگر چینی اسپر بھی نہ مانے تو گولہ باری شروع ہوگئی اور ایک جاپانی گولہ سے چینی جہاز بیکار ہو کر ڈوبنے لگا تو انگریزی ملاح فوراً سمندر مین کود پڑے چینیون نے اون پر گولیان چلانا شروع کین مگر ٹوگو نے فوراً کشتیان بھیجکر اکثر کو بچالیا۔ گویا یہہ محاربہ چین وجاپان کا آغاز تھا کہ جس سے ٹوگو کا نام جاپان کے ہر ایک شخص کو یاد ہوگیا اور اس کی اس پہلی کامیابی کو جاپانیون نے اپنے واسطے نیک فال خیال کیا ٹوگو پوری محاربہ چین مین قریب قریب اکثر معرکون مین شریک رہا اور بہت سے کارنمایان انجام دئے۔ ٹوگو محض علمی قابلیت کے ہی لحاظ سے قابل قدر بحری افسر نہین بلکہ وہ عملی مہارت اور تجربہ بھی کافی طور پر رکھتا ہے وہ اگر لڑائی مین بلا کا دلیر اور جانباز افسر ہے تو جنگی معاملات مین رائے قایم کرنے کے واسطے ایک نہایت ہی ذکی وتامل اندیش مدبر بھی ہے۔ ٹوگو ایک پستہ قد مگر فربہ شخص ہے جسکی ڈارہی مونچھہ سیاہ اور چہرہ بالکل جاپانیون کا سا ہے اسوقت اسکی عمر ۵۵ سال ہے وہ زیادہ باتین نہین کرتا بلکہ خاموشی پسند نہایت متین اور سنجیدہ شخص ہے جو کام مین نامناسب تیزی وعجلت نہین کرتا وہ اپنے بیڑہ کے تمامی حالات سے واقف ہے کہ اسکو کیا کیا کام اپنے ماتحتون سے لینا ہین اور اوسکی قومی حمیت اور حب الوطنی کس درجہ کی ہے ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

نشانات[1] کیا اپنے بیڑہ کو اطلاع دی۔ مگر اسوقت فوری طور پر روسی جہازات طیار نہ ہوسکے کیونکہ فوج کا اکثر حصہ اوس وقت سرکس کا تماشا دیکھنے مین مصروف تہا تاہم تہوری عرصہ مین روسی بیڑہ نے اپنے خشکی کے قلعون کی پناہ مین صف آرا ہوکر جاپانی جہازات۔ چیٹوس۔ کساگی۔ ٹاکاساگو۔ اور یاشینو کا جنہون نے پورٹ آرتہر کے سامنے حلقہ باندہ لیا تہا جواب دینا شروع کیا جبکہ معرکہ کارزار خوب گرم ہو رہا تہا کہ جاپانی بیڑہ جہازات کے دوسرے حصہ نے جسمین جاپانی بڑے مصافی جہازات میکاسہ[52]۔ جسے ایڈمرل ٹوگو نے اپنا صدر مقام بنایا تہا۔ فوجی۔ اساہی۔ یاشی۔ ماشکی شیما۔ ہست سوسی۔ اور آزدمہ جسپر ایڈمرل کامی مورا مقیم تہا۔ اور ایک زرہ پوش کروزر یکسوما نے حملہ کردیا چند منٹ لڑائی ہونے پائی تہی کہ روسی جہازات۔ زار دیچ[53]۔ رت وزن یار ٹیوزن دبلاڈا نے بندرگاہ مین داخل ہونے کی کوشش کی مگر ناکام رہے۔ اسیوقت ایک جاپانی تارپیڈو نے رت وزن کے اگلے حصہ کو اور دوسرے تارپیڈو نے زار دیچ کے پچھلے حصہ کو زخمی کردیا اور پلاڈا بہی اس معرکہ مین زخمی ہوا اول الذکر دونون جہاز ایسے بیکار ہوے کہ پہر کام آنیکے لائق نہ رہے جنکو روسیون نے کنارے کے قریب لاکر کہڑا کردیا کیونکہ عمیق پانی مین اندیشہ انکے غرق ہوجانیکا تھا۔

## جاپان کے بغیر اعلان جنگ حملہ کرنے بیٹھنے پر شہنشاہ روس کی

### فریاد سلاطین ممالک غیر سے

زار روس نے ایک یادداشت بنام جمیع سلاطین ممالک غیر جاری کی جسمین جاپان کے قبل اعلان جنگ حملہ کرنے پر توجہ دلائی اور جاپان کو نہایت دغاباز اور بے ایمان ہونیکا اتہام لگایا مگر یہہ اتہام بالکل

---

[1] دن مین بذریعہ جہنڈیون کی حرکت کے اور رات مین بذریعہ روشنی کے مقرر علامات کے باہم نامہ و پیام کا کام لیا جاتا ہے اور یہہ علامتین ہر ایک سلطنت کے جداگانہ طور پر خاص اصطلاحون پر مقرر ہین تاکہ فریق مخالف انکو سمجھ کر کوئی خاص فائدہ حاصل نہ کرسکے ۱۲

[52] مکاسا کا وزن ۱۵۲۰۰ ٹن اور رفتار ۱۸ میل فی گھنٹہ ہے فوجی کا وزن ۱۲۳۰۰ ٹن رفتار ۱۸ میل اساہی کا وزن ۱۵۰۰۰ ٹن رفتار ۱۸ میل انجن ۱۸ ہزار اسپی طاقت کی زرہ ۱۴ انچ دبیز ۱۲۔ انچ قطر والی نال کی ۴ توپین ۱۴-۵- انچ قطر کی توپین اسپر تہین سکاٹ لینڈ مین بنا تہا ہاتسی کا بہی وزن ۱۲۳۰۰ ٹن اور رفتار ۱۸ میل ہے سوسی کا وزن ۱۵۰۰۰ ٹن ۱۲

[53] زار دیچ روسی بیڑہ متعینہ اقصائے مشرق) مین سب جہازون سے بہترین جہاز تہا اسکا وزن ۱۳ ہزار ٹن اور اسکی طاقت ۱۶ ہزار ۳ سو گھوڑونکی تہی ریٹوزن اس سے دوسرے درجہ کا جہاز ہے ۱۲

غلط ہی کیونکہ اسکی متعلق کوئی پختہ قاعدہ نہین۔ زمانہ قدیم مین بیشک فریقین جنگ سی پہلی بذریعہ رسل و رسائل وتہدیدی خطوط اور نقیبون کو ایک دوسری کو مطلع کردیا کرتے تھے مگر سترہوین صدی مین یہہ رواج ترک ہوگیا اس عرصہ مین یورپ مین تقریباً سو اسو لڑائیان ہوئین جن مین سے صرف دس بارہ مین اعلان ہوا البتہ تازہ محاربات فرانس و پرشیا اور روم و روس مین اعلان جنگ کی بعد لڑائی ہوئی تہی۔ روسی کہتی ہین کہ پورٹ آرتہر کے بیڑہ پر جاپانی شبخون دزدوانہ فعل تہا۔ اگر وہ دزدانہ ہی ہو تو بہی روسی اسکی شکایت نہین کرسکتے جو اس سے بدر جہا زیادہ بے ایمانیون کے مرتکب ہوچکے ہین بطور نظیر ترکی بندر سنوپ کا واقعہ کافی ہے حالانکہ چند ہفتے پہلے روس اور ٹرکی مین عارضی مصالحت ہوچکی تہی اور صلح کے لئے نامہ و پیام جاری تہا بحیرہ اسود کے روسی بیڑہ نے مطلع کی تاریکی سی جو گہٹا ٹوپ کہر چہا جانے سے طاری ہورہی تہی فائدہ اوٹھاکر ۳۰ نومبر ۱۸۵۳ع کو اچانک چورونکی طرح دبی پاؤن آکران چند ترکی جہازون پر جو بندر سنوپ مین لنگرزن اور جنگ کی خیال سے بالکل بیفکر تھے حملہ کردیا ترک لڑائی کے لئے بالکل تیار نہ تھے اونہون نے بہت کچھ ہاتہہ پاؤن مارے مگر کچھ نہ کرسکے اور چن چن کر ہلاک کردئے گئے اور اونکے کل جہاز تودہٗ خاکستر بنا دئے گئے۔ اس بے ایمانی اور دغابازی کا اب پوری پچاس سال بعد جب بدلہ ملتا ہے تو چیخنے لگتا ہی۔

## پورٹ آرتھر پر دوسرا جاپانی حملہ

۸۔ فروری کی رات کو جاپانی اپنی شب خون کی کارروائی مین کامیاب ہوکر چلے تو گئے مگر وہ اس پہلے حملہ کے کامیابی سے ایسی سرشار نہوی تہی کہ اپنی آیندہ جنگی حکمت عملی کی ڈور کو ڈہیلا کردیتے اور روسیونکو کچھ وقت تک آرام سے بیٹھنے دیتے بلکہ اس کامیابی کے بعد سے ہی جاپانی اولولعزمیان ایک اور کامیاب حملے کی متلاشی ہوئین اور اوسی رات کی صبح کو یعنے ۹۔ فروری منگل کے دن ۱۱۔ بجے دوپہر کو امیر البحر ٹوگو نے ایک نہایت ہی عاقلانہ یہہ چال چلی کہ پہلے اپنے یہان کی کروزجہازات مین سے ۴ کروز جہازات کو پورٹ آرتہر کی قریب بہیجا۔ روسی بیڑہ نے غنیم کی ان جہازونکو حلوائی کی دودہ سمجھکر

اونکا تعاقب کیا جاپانی جہازون نے روسی بیڑہ کو اپنی طرف آتی ہوے دیکھکر پیچھے ہٹنا شروع کیا جو عین
اونکا منشا تھا اور جب روسی بیڑہ اپنی بندر سے دور نکلکر جاپانی جہازونکی صحیح زد مین آگیا تو جاپانی جہازونکا
بیڑہ جس مین منجملہ ۱۵ جہازون کی ۶ مصافی جہاز بھی تھے باقاعدہ صفون مین مرتب کنارہ افق پر دکھلائی دیا
اور ۱۵ منٹ بعد جاپانی امیر البحر ٹوگو کے حکم سے گولہ باری شروع کردی جس سے پورٹ آرتھر کی قلعے و نیز روسی
بیڑہ جہازات دونو پر گولہ باری کا پورا اثر ہونے لگا جاپانیون کی باڑہین اونکی قادر اندازی اور مہارت جنگی کو
ظاہر کر رہی تھین اونکی بڑی گولی خشکی کی ایک قلعہ اونچی چٹانون کی پیشانیون اور کنارہ ساحل پر پڑتی اور
پھٹتی رہی ایک گولہ نے روسی مصافی جہاز پالٹوا[۵۱] نامی کے دنبالہ مین لگکر اوسکو بیکار کر دیا اور ایک اور
گولہ روسی کروزر جہاز نووک[۵۲] کے اگلی قتل (دود کش) کی جڑ مین لگا جس سے وہ بیکار ہوگیا آخر الذکر روسی
کروزر نے نہایت ہی بہادری سے کام لیا وہ دشمن کے بیڑہ سے بہت ہی قریب ہوکر اوسپر گولہ باری کرتا تھا
کہ جاپانی گولونکی تابڑ توڑ بارش سے زخمی ہوا اور مجبوراً اوسکو واپس ہوکر اپنے بیڑہ سے جاملنا پڑا اسکے
علاوہ دو اور جہاز ڈائنا اور اسکولڈ[۵۳] بھی اس معرکہ مین بیکار ہوے۔ اس موقع پر روسی تارپیڈو کشتیون نے
نہایت ہی دلیری سے کام لیکر جاپانی جہازات پر بڑھنا چاہا مگر جاپانی گولہ باری کی تاب نہ لاکر پسپا ہوگئین
جب اسقدر جہاز بیکار اور ۱۰ روسی مارے گئے اور ۴ افسر ۴۵ سپاہی مجروح ہوے تو روسی بیڑہ بندرگاہ کے
اندر بھاگ گیا رات کے معرکہ مین جو جہازات زخمی ہوئے تھے اونکی دہانہ کے اندر ایک دوسرے کے متصل تہ نشین ہوجانے سے
اتنا راستہ بچ رہا کہ معمولی جہازات آجاسکین اس معرکہ مین صرف ۴ جاپانی ہلاک اور کچھہ زخمی بھی ہوئے ایک
جاپانی جہاز کو بھی خفیف نقصان پہونچا۔

جب روسی بیڑہ بندرگاہ کے اندر بھاگ گیا اور گولہ باری ختم ہوگئی تو تین جاپانی کروزر دیکھہ بھال کرتے اور سمندر کا
عمق ناپتے ہوے اتنی قریب آئے کہ اگر روسی اپنے حواسون مین ہوتے تو اونپر موثر گولہ باری کرسکتے مگر روسیون پر

[۵۱] مصافی جہاز پالٹوا کا وزن ۱۱ ہزار ٹن اور رفتار ۱۹ میل فی گھنٹہ تھی۔ یہ جہاز کسیقدر پرانا تھا اسپر ۴ - توپین ۱۲ - انچ اور ۶ - توپین ۶ انچہ کی چڑہی تھین ۱۲
[۵۲] کروزر ڈائنا کا وزن ۳ ۳۲ سو ٹن اور رفتار ۲۵ میل فی گھنٹہ تھی یہ کروزر تیز ترین کروزر تھا ۱۲
[۵۳] اسکولڈ روسی زرہ پوش کروزر اول درجہ کا تھا جسکا وزن ۷ ہزار ٹن رفتار ۲۳ میل ۱۲ توپین ۶ - انچہ قطر کی اسپر چڑہی ہوئی تھین مقام پورٹ آرتھر مین مامور تھا ۱۲

شکست کی کچھہ ایسی نحوست چھا گئی تھی کہ ۲ گھنٹہ تک اونکو بت نی ٹکتر رہی اور ایک گولہ تک بھی نہ چلا سکے
تعاقب کرنا تو در کنار - روسی جہازات کی صف بندی اس موقع پر محض برای نام تھی غالباً اس صف بندی
نہ ہونی کی وجہہ یہہ ہو کہ اونکو کافی جگہہ صف بندی کیواسطے نہ ملے ہو کیونکہ وہ ساحل سے صرف ڈیڑہ میل
اس طرف اپنی قلعونکی توپونکی پناہ مین لنگر زن تے قلعونکا توپخانہ بھی توقف کی ساتہہ اپنی جہازون کی اوپر سے
دشمن پر گولہ پھینکتا رہا - جاپانی جہازات نہایت اعلی صف بندی کی ساتہہ باقاعدہ لڑائی لڑی اور بعد
لڑائی کی اوسی قاعدہ کی ساتہہ دوپہر کو وقت پیچھے کو ہٹے -

## جاپانی اعلان جنگ

پورٹ آرتہر پر ۸ - فروری کو جب امیر البحر ٹوگو ایک کامیاب حملہ کر چکا اور اسکی خبر ٹوکیو مین شہنشاہ جاپان کو
پہونچی تو دربار شاہی سی حسب ضابطہ اعلان جنگ ۱۱ - فروری کو دیدیا گیا جسکا اقتباس ذیل مین درج
کیا جاتا ہی -

ما بدولت بفضل خدا جاپان کی شہنشاہ جو اس تخت پر (جو زمانہ قدیم سے ایک ہی خاندان مین ہی) تمکن ہین
اپنی بہادر اور وفادار رعایا کو یہہ حکم دیتی ہین کہ روس کی ساتہہ جنگ کرے - ہم اپنی بری اور بحری فوج کو
اجازت دیتی ہین کہ فرائض کی پابندی کے ساتہہ اپنی پوری قوت سی دشمن کا مقابلہ کری نیز ہم اپنی افسرونکو حکم
دیتی ہین کہ جائز اختیارات کو زیر نظر رکھکر قانون بین الاقوام کی حد کی اندر اپنی فرائض انجام دیکر حصول مقصد کی
کوشش کرین ما بدولت کی ہمیشہ یہہ خواہش رہی ہی کہ اپنی قلمرو مین امن و آمان اور شایستگی کو ترقی دین اور
دیگر طاقتونکی ساتہہ دوستانہ تعلقات کو مستحکم رکھین اور ایسا انتظام کرین کہ اقصای مشرق مین ہمیشہ امن قایم رہے
چنانچہ ما بدولت کی افسرون نے ہماری منشاء کی موافق اپنی فرائض اس طریق سے ادا کئی ہین کہ جس سی ہمارے
تعلقات جمیع دول خارجہ کی ساتہہ دوستی اور خلوص مین یوماً فیوماً رو بترقی ہین پس یہہ امر ہماری آرزونکی
خلاف تھا کہ روس کی ساتہہ ہمارا علانیہ مقابلہ ہو جاوے ما بدولت کی سلطنت کی لئی کوریا کی سلامتی اور بقا
نہایت ضروری ہی نہ ایس خیال سی کہ اسکی ساتہہ زمانہ قدیم سے ہمارے تعلق قایم ہین بلکہ اس لئی بھی کہ کوریا کے

خودمختارانہ ہستی ہماری سلطنت کے تحفظ کے واسطے لازمی ہی۔ مگر روس نے چین کے ساتھ باوجود یکہ عہد نامون اور وعدونکو نیز دیگر طاقتونکو بارہا اقرار کرانے کے منچوریا پر قبضہ قایم رکھا ہی۔ بلکہ اس صوبہ پر مضبوطی سے تسلط کرلیا ہی پس اگر روس نے منچوریا کو الحاق کرلیا تو چین کی سلطنت بھی اوسکی دست برد سے محفوظ نہین رہ سکتی اور مشرق مین بقائے امن کی تمام امیدون پر پانی پھر جایگا اسلئے ہمنے اس معاملہ کو نامہ و پیام سے طی کرنے کی کوشش کی ہماری سفیرون نے دولت روسیہ کے سامنے مناسب تجاویز پیش کین اور گذشتہ ششماہی مین باہم گفتگو ہوتی رہی مگر روس نے ہماری پیش کردہ تجویز کو سمجھوتہ کرنیکی نیت سے نہ دیکھا بلکہ حیلے حوالون سے اس اہم مسئلہ کی تصفیہ کو ٹالتا رہا ظاہرا طور پر تو وہ امن۔ امن کی گیت گاتا رہا مگر دوسری جانب وہ جنگ کی طیاریون مین مصروف رہا پس ہم ہرگز باور نہین کرسکتے کہ اس کو بقاے امن کی صدق دلی سے خواہش تھی اس نے ہماری تجاویز کو نامنظور کیا۔ اب چونکہ کوریا کی سلامتی اور ہماری قلمرو کی مفاد خطرے مین ہین اس واسطے جو مدعا آشتی سے حاصل نہو وہ آلات حرب کی ذریعہ سے حاصل کرنیکی کوشش کی جائیگی۔ ہماری دلی خواہش ہی کہ ہماری رعایا کی شجاعت۔ اور وفاشعاری سے ہمیشہ کے لئے مضبوط بنیاد پر امن جلدی قایم ہوجائے اور ہماری دولت کی سلطنت کا وقار برقرار رہی

# ایک عجیب اتفاق اور روسی بدنصیبی

اس طرف تو پے در پے روسی شکستون سے مالی و فوجی نقصان روس کو پہونچ ہی رہا تھا کہ ایک اور نیا واقعہ پیش آیا وہ یہہ کہ روسی تار پیڈو کی باربرداریکا جہاز موسومہ اینسزی پورٹ آرتھر مین ایک تار پیڈو سے ٹکرا کر معہ کپتان اسٹیپانوف اور تین دیگر بحری افسرون اور ۹۲ ملاحون کی پاش پاش اوڑ کر ڈوب گیا اسکی ڈوبنے کی ساتھہی تار پیڈو کی تمام سرنگین سمندر کی نیچے سے سطح آب پر تیر آئی جس سے پورٹ آرتھر کے بندر مین ایک تلاطم اور طوفان برپا ہوگیا اور جب دوسری روز ایک دوسرا روسی جنگی جہاز بویارین[۱] نامی ان تیرتی ہوئی سرنگونکو پھر سمندر مین لگانیکو گیا تو وہ بھی اس تلاطم مین پھنس کر تار پیڈو و سرنگو نسے ٹکرایا اور پاش پاش ہوکر پہاڑ کی چٹانون پر جاپڑا

[۱] بویارین ایک چھوٹا سا مگر نہایت تیز رفتار یا کروزر جنگی جہاز تھا جسکا وزن ۳۲۰۰ ٹن تھا اور جو ۱۹۰۲ع مین بنکر طیار ہوا تھا اور جو ۴ء۷ - انچ کے ۶ توپون سے مسلح تھا ۲۵ ناٹ فی گھنٹہ چلتا تھا ۱۲

# انسائینون کی ترقی بوجہہ کمی بحری افسران روس

جبکہ معرکہ جنگ مین پے در پے جاپانیون نے نمایان فتح حاصل کین تو شہنشاہ روس کی آنکھین کھل گئین دریافت کرنے پر ان متواتر شکستون کا خاص سبب بحری افسرونکی کمی بیان کی گئی چنانچہ شہنشاہ روس نے بہت سی بحری انسائینون کو (جو بحری فوج مین سب سی چھوٹا عہدہ ہوتا ہی اور جسکو قریب قریب حوالدار کی مشابہ تصور کرنا چاہیئے) بحری اعلیٰ عہدی لفٹنٹی وغیرہ پر معمور کیا اور ترقی دیتے وقت اون سب کو مخاطب کرکے کہا کہ ایک فریبی اور دغاباز دشمن نے بغیر کسی اشتعال طبع اور کسی وجہہ موجہہ کے رات کی تاریکی مین ہمارے قلعہ اور بیڑہ پر حملہ کرکے ہمکو نقصان پہونچایا ہے

# معرکہ چملفو[1]

پورٹ آرتہر کی دوسری حملی کی اختتام پر جاپانی بیڑہ جہازات کی ایک حصہ نی جسمین ۵ کروزر اور ۶ تارپیڈو کشتیان تھین کوریا کی بندرگاہ چملفو کا رخ کیا اور مقام مقصود پر پہونچنے سی پہلی ہی روسی والنٹیر بیڑہ کی ایک جہاز موکڈن نامی کو جسمین سامان رسد بھرا ہوا تھا بندر ٹیوزن کی قریب گرفتار کرلیا اور صبح ۵ بجی چارمنٹ پر چملفو پہونچکر وریاگ[2] اور کوریز[3] نامی روسی

[1] چملفو جسکا دوسرا نام چیموان یا جنسوان ہی یہہ بندرگاہ کوریا کی مغربی ساحل پر سیول پایہ تخت کوریا سے ۲۴ میل بجانب مغرب واقع ہی اور سیول سی چملفو تک ریل جاری ہی۔ اس بندر سی چینی بندر چیفو ۲۷۰ میل اور روسی بندر پورٹ آرتہر ۲۹۴ میل بجانب مغرب ہین جاپانی بحری مرکز ناگاساکی سی یہہ بندر ۴۴۶ میل ہی یہہ بندر عام تجارت کی واسطے کھلا ہوا ہی اسکی آبادی ۲۰۰۰ ہزار ہی اور اگرچہ یہان تجارت بکثرت ہوتی ہی مگر یہان کا سمندر جہازون کی آمدورفت کی قابل نہین کیونکہ بھاٹے (جزر) کی موقع پر سمندر ساحل سے آٹھہ سات میل دور ہٹ جاتا ہی اس بندر سی خاص کر مینی و جاپانی مال بہت جاتا ہی اور تمام کوریا مین صرف ایک انگریزی تاجر کی دوکان اسی بندر مین ہی ۱۲

[2] وریاگ کا وزن ۶ ہزار ۵ سو ٹن تھا جسکی رفتار ۲۵ میل فی گھنٹہ تھی یہہ وہ جہاز تھا کہ جو پچھلی سال جب کرانچی ہوتا ہوا خلیج فارس کی طرف گیا تھا تو سواحل خلیج فارس کی باشندہ اس عظیم الشان جہاز کو دیکھکر روسی بحری طاقت کی بہت ہی مداح ہوے تھے۔ چنانچہ اسی وریاگ کی کلانی کا خیال دور کرنے کے واسطے انگریزی حکومت نی اسی زمانہ مین دو ایسی عظیم الشان اور طاقتور جہاز جنکی کلانی اور گران وزنی کی آگی وریاگ بھی شرماتا تھا اسی راستہ سی سواحل خلیج فارس کی طرف بھیجے تھے اور حضور لارڈ کرزن بہادر وائسرای کشور ہند بھی اسی خیال کی زائل کرنی کی غرض سی ایک جرار بیڑہ جہازات کا سیاحت خلیج فارس مین اپنی ہمراہ لے گئے تھے۔

[3] جہاز کوریز کا وزن ۱۲۵۰ ٹن اور رفتار ۱۳ میل فی گھنٹہ تھی یہہ جہاز ۱۸۸۶ء مین طیار ہوا تھا ۱۲

جہازات پر حملہ کرنا چاہا مذکورہ بالا ہر دو روسی جہازون نے بندرسی نکلکر متصلہ جزائر مین پناہ لینی کی کوشش کی اور فریقین مین جنگ رواتی ایسی لڑائی شروع ہوگئی جس مین دونون فریق حرکت مین رہکر گولہ باری کرتی گئی مگر جاپانی گولہ اندازون نے اپنی قادر اندازی اور بلاکی چستی دکھلا کر آناً فاناً اپنی گولون کے دہوان دہار بارش سے ہر دو روسی جہازات کا ستیاناس کردیا کوریز مین تو آگ لگ گئی جو بارود کی میگزین تک پہونچ گئی اس سی کوریز تو اڑ گیا اور وریاگ ڈوب گیا ان ہر دو جہازات کی ملاحون اور سوارون مین سی بہت سی تو ڈوب گئی اور کچھہ نے فرانسیسی جہاز پسکل اور انگریزی جہاز تالبنٹ پر پناہ لی بقیہ قریب ساڑہی تین سو کو جاپانیون نے گرفتار کرلیے ۲۶۴ روسی سپاہی مجروح اور ۴۰ افسر و سپاہی ہلاک ہوی۔ اس موقع پر یہہ بھی بتلا دینا خالی از دلچسپی نہوگا کہ اس حملہ کی جاپانی معرکہ کا فاتح ایک ایسا امیر البحر ہے جو تمام جاپانی امیر البحرون مین کم عمر ہے جسکی مختصر سوانح عمری ذیل مین درج ہی۔

## ایڈمرل اوریو

چملفو مین روسی جہازات وریاگ اور کوریز کو تباہ کرنیوالا جاپانی امیر البحر اوریو اپنی تمام ہمعصرون مین کم سن شخص ہے اسوقت تک وہ ۴۶ سال سے کم عمر رکھتا ہی اسنی ابتدائی بحری تعلیم امریکہ مین پائی ہے وہ ہنوز بچہ ہی تھا کہ امریکہ کی بندر اناپولس کی بحری کالج مین تعلیم کیواسطے بہیجدیا گیا تہا اور جب وہانسے واپس آیا تو اپنی خدا داد قابلیت کی وجہہ سے وہ بحری صیغہ کا اعلیٰ افسر ہوگیا۔ اگرچہ وہ عرصہ تک بحیثیت لفٹننٹ کپتان۔ اور کمانڈر مختلف جہازون پر رہا ہی۔ مگر اوسکی ملازمت کا زیادہ حصہ دفتر کی کام اور بحری صیغہ خبر رسانی مین گذرا ہی چین و جاپان کے معرکہ مین اگرچہ وہ خود موقع پر موجود نہ تھا مگر جاپانی بحری مرکز ہیروشیما مین رہ کر بحری جنگ کی نقشہ و انصرام کی متعلق بحیثیت ایک بحری مبصر کی اپنی بادشاہ کو مشورہ دیتا رہا۔ اس وقت وہ ریر ایڈمرل[ل] کا رتبہ رکھتا ہی اسکی بیڑہ مین دویم درجہ کی جہاز ہین یہ خود

[ل] ریر ایڈمرل کی لفظی معنی تو بیڑہ کی عقبی حصہ کا امیر البحر ہین۔ مگر ہم اس موقع پر اس عہدہ کی پوری تشریح کی دیتی ہین وہ اس طرح کہ سب سے اعلیٰ افسر بحر ایڈمرل یا امیر البحر ہوتا ہی جو سالم بیڑہ جہازات کا کمان افسر ہوتا ہی اور جسکی حکم سے کل بیڑہ نقل و حرکت کرسکتا ہے۔ اسکے بعد وائس ایڈمرل کا درجہ ہی جسکو چھوٹی بیڑہ کی کمان دیجاتی ہی اور تیسرا نمبر ریر ایڈمرل کا ہوتا ہی جسکی تشریح اوپر کیگئی اسکی بعد کمانڈر یا کپتان ہوتا ہی جو صرف ایک جہاز کی کمان کرتا ہی اور جسکے ماتحت بہت سی انجنیر۔ لفٹننٹ۔ انسائین۔ سیلر وغیرہ ہوتے ہین ۱۲

چیتوس نامی جہاز پر اپنا قیام رکھتا ہی۔ اس جہاز کا وزن اگرچہ صرف پانچہزار ٹن ہی مگر وہ کل بحری طاقت مین سب سی تیز رفتار جہاز ہی جسکا انجن پندرہ ہزار پانچسو گھوڑونکی طاقت رکھتا ہی یہہ ایڈمرل نہایت اعلیٰ قسم کی شستہ انگریزی بولتا ہی مغربی طرز معاشرت سی پوری واقفیت رکھتا ہی اور بخلاف تمام اور جاپانیونکی اسکا رنگ بہی گورا ہی اور قد درمیانہ رکھتا ہی۔

# خود کردہ را علاج چیست

یہہ مسلمہ امر ہی کہ امر شدنی کی وقوع مین آنے کے واسطے اوسکے اسباب بہی ویسیہی مہیا ہو جاتے ہین اور "چون قضا آید طبیب ابلہ شود" کی مصداق بڑی بڑی مدبر دہوکہ مین پڑکر نہایت ہی ناگوار فعل کے مرتکب ہو جاتے ہین جہان ابتدا سی اور سب شامت اعمال کی خمیازہ روسیہ بہگت رہا تھا اور پی در پی اوسکی جہاز غارت ہونے چلے جاتے تھے وہان ایک یہہ بدبختی اور دامنگیر ہوئی کہ پورٹ آرتھر کی قلعونکی روسی فوج نے ۳ روسی تارپیڈو کشتیون کو گہری پڑی کی حالتمین رات کیوقت اپنی طرف آتی دیکہکر یہ خیال کیا کہ یہہ جاپانی تارپیڈو کشتیان ہین اور ہمپر حملہ کرنیکو آتی ہین۔ یہہ سمجھکر تابر توڑ اندھا دھند گولہ باری کردی کشتی والون نی بہتیری ہائی ویلہ مچائی کہ ہم تو تم ہی مین سے ہین۔ مگر کون سنتا ہی آخر کار گولونکی ضربین کہاتے کہاتے کشتیان ڈوب گئین تب قلعہ والونکو معلوم ہوا کہ یہہ تو ہماری ہی کشتیان تھین۔ مگر اب کیا ہو سکتا تھا۔

# جاپانیون کی بے جگری

دیدہ و دانستہ جلتی آگ مین کود پڑنا کوئی معمولی بات نہین بلکہ حقیقتاً نہایت ہی دلیری اور جانفروشی ہی۔ کہ اوس سے زیادہ کوئی دوسری صورت جانبازی کی ہو ہی نہین سکتی چنانچہ ۱۴۔ فروری کی سہپہر کو ایک جاپانی تارپیڈو شکن جہاز آساگوری نامی نے بلاکی دلیری و جسارت سی کام لیا کہ عین اسوقت جبکہ روسی بحری توپخانہ اس جہاز پر بذریعہ گولونکی آگ برسا رہا تھا انتہا کوشش کر رہا تھا تو یہہ جہاز اوس

تابرلوٹڑ گولونکی بارش کے مطلق پروانہ کرکے پورٹ آرتہر کی دہانی کی جانب بڑہا اور روسی جہاز طلیمہ
نامی کو تارپیڈو لگاکر پھر اپنے بیڑہ مین آملا جس سے روسی جہاز مذکور ضایع ہوگیا اور اس کارروائی کی دو گہنٹہ بعد
پھر اوسی شان سے دوسرا جاپانی تارپیڈو شکن جہاز جسکا نام اگو تہا اور اوسیطرح روسی گولہ باری کو
خیال مین نہ لاکر پورٹ آرتہر کی دہانہ تک پہونچا اور روسی جہاز کو تارپیڈو لگاکر واپس چلا آیا۔

## روسیونکی تنگ ظرفی

جیساکہ ہمیشہ سے روسی سلطنت کی وحشیانہ اطوار سننے مین آسئے ہین اوسکی تصدیق پورٹ آرتہر مین جنرل الگزیفنے
ایک نہایت ہی وحشیانہ ظلم و تعدی کی ذریعہ سے کرادی کہ ۹۔ فروری کو جو جاپانی رعایا کی لوگ چیفو سے وہجو جہاز
کے ذریعہ سے پورٹ آرتہر پہونچے اون پر روسی سپاہیونکا ایک گارد متعین کردیا کہ یہہ لوگ کنارہ کی لوگونسے
بات چیت نہ کرسکین یہین تک بیچارہ جاپانیونکی مصیبت کا خاتمہ نہوا تہا بلکہ اونپر دانہ پانی بہی بند کردیا گیا تہا
اور جب تیسری دن فاقہ کشی کی تاب نہ لاکر جاپانیون نے آہ و بکا و فریاد و زاری کرنا شروع کی اور بہت سی
منت و سماجت کی ساتہہ یہہ درخواست کی کہ للہ بچون اور عورتون پر رحم کرو اور اگر مردونکو نہین تو انکو ہی
کچہہ کہانا دو تو دو سو سے زیادہ مصیبت زدونکو صرف نصف ٹن چاول اور ۲ بکس بسکٹ دی گئی۔ اور
پانی پھر بھی نہ دیا گیا علاوہ انکی ایک سو تین جاپانی پناہ گیر جو حاربن سے براہ خشکی پورٹ آرتہر پہونچے اونکا تمام
مال و اسباب لوٹ لیا گیا اور اونکو بہی ایسی طرح فاقہ کی واسطے بے سر و سامانی مین چھوڑ دیا گیا آخر کار بہت سے
اونہین تکلیفین پہونچانی کی بعد ۱۴۔ فروری کو جہاز مذکور کو بندرگاہ آرتہر چھوڑنیکا حکم ملا۔ اسکو غنیمت سمجھکر
اہل جہاز اوس تیرہ و حالت مین روانہ ہوکر ۵ اکو چیفو پہونچ گئے

## پورٹ آرتہر پر تیسرا جاپانی حملہ

### اور اوسکی نتیجہ مین غلط فہمی

تیسری مرتبہ جاپانیون نے ایک یہہ عیاری کرنا چاہی کہ اپنی یہان کی پانچ ناکارہ اور خراب خستہ اسٹیمر ون مین

آتشگیر بھاک سی اور جانیوالا مصالحہ بار کرکے معہ چند تارپیڈ و کشتیون کی ۲۴-فروری ایک اور ساڑھی ۳-بجی آنکی درمیان۔ مقام لاوٗلی ٹشان کے جنوب سی بندرگاہ کی دہانہ کی طرف روانہ ہوی۔ مگر ان کی آنی کی خبر روسیونکو بھی ہو گئی اور قبل اسکی کہ جاپانی اپنی منصوبہ مین کامیاب ہون یعنی یہہ پانچون اسٹیمر دہانہ بندر مین پہونچ جا دین کہ روسیون نی جاپانی اسٹیمرون مین سب سی آگی جانیوالی جہاز ٹینشیومارو کو جو دہانہ سے بائین جانب جارہا تھا گولہ مارنا شروع کر دیا اور وہ دہانہ سی جنوب و مغرب جانب قریب ۲ میل کی فاصلہ پر ریتی پر چڑہ گیا بقیہ چار جہاز دہانہ مین شمال و مشرق کی جانب سی داخل ہونا چاہتی تہی اور نہایت کوشش داخلہ کی کر رہی تہی کہ روسیونکی سخت گولہ باری نے انکو اپنے مقصد مین کامیاب نہ ہونے دیا جہاز بشومارو بھی ٹینشیومارو کی قریب ریتی پر چڑہ گیا جسکو خود اُسیکی ملاحون نے ڈبو دیا۔ تیسرا جہاز بویومارو بھی دہانہ پر پہونچنے سے قبل ہی روسی گولونسی زخمی ہو کر ڈوب گیا بقیہ دو جہاز نہایت جان توڑ کوشش اور روسی گولونکی بوچھار کو برداشت کرنیکی بعد بندرگاہ کے دہانہ پر پہونچ ہی گئے مگر وہ یہان پہونچنے کی بعد بھی اپنی حسب خواہ مقامات پر نہ ٹھیر سکی ایک جہاز تو رٹیوزن روسی جہاز کے قریب اور دوسرا بندرگاہ کی دوسری کنارہ کی قریب ٹھیرا جنکو خود اونکی ملاحون نے ڈائنامینٹ سے اوڑا دیا اور خود کشتیون پر سوار ہو کر اپنی تارپیڈو بیڑہ مین آملی اس کارروائی مین جاپانی اپنی منصوبہ کی موافق پوری طور پر کامیاب نہ ہوسکے کیونکہ وہ پورٹ آرتھر کا دہانہ بند کرنا چاہتے تہی جو بند نہ ہوسکا اور روسی جہازونکی آمد و رفت جاری رہی۔

یہہ کارروائی اگرچہ خود جاپانیون نے جانکر کی تہی اور اپنی جہازات کو خود ہی ڈبونا چاہا تہا مگر روسی افواج نے اپنی ذہن مین یہہ تصور کر لیا کہ واقعی یہ ہماری مردانگی اور جنگی قابلیت کا نتیجہ ہے کہ ہمنے متعدد جاپانی جنگی جہازونکو اپنی گولہ باری سے غرقاب کر دیا اور اسی قسم کی افواہین عموماً اسوقت تک اس واقع کی متعلق دنیا مین پھیلی رہین جب تک کہ پوری طور پر تصدیق نہ ہوگئی کہ اصل مین جاپانی خود ہی ان جہازونکو دہانہ بندر مین غرق کرنا چاہتی تہی مگر وہ حسب خواہ موقع پر غرق نہ کر سکے

## پورٹ آرتھر پر اور چھوٹے چھوٹے حملہ

۲۴-فروری کی بعد اگرچہ اور کئی چھوٹے چھوٹے معرکہ ۲۵-۲۷-۲۹-فروری وغیرہ کو ہوی اور قریب قریب

گھنٹہ گھنٹہ بھرسے زیادہ گولہ باری جانبین سے ہوئی مگر کوئی ایسا نتیجہ ان حملونسی مترتب نہوا جو قابل ذکر ہوتا اور ان ہی مذکورہ بالا تاریخون کے واقعات کی نسبت ایسی متضاد روایات وافواہین اوڑتی رہین کہ اونمین سے کسی ایک کو بھی عقل سلیم ماننے مین تعمل کرتی تہی ۔

ہان ۲۹ - فروری والی پورٹ آرتہر کی معرکہ کے متعلق یہہ بیان کردینا خالی از دلچسپی نہین ہی کہ تاریخ مذکور معرکہ مین دو گھنٹہ تک جاپانی بیڑہ نے گولہ باری کی روسی جہازات نوڈک ۔ اسکولڈ (جو ۹ - فروری معرکہ مین بیکار ہو گئی تہی اور جنکو اب روسیون نے مرمت کرکے کارآمد بنا لیا تھا) اور بائین ذپورٹ آرتہر اندرونی بندرگاہ سے باہر نکلکر جاپانی بیڑہ کا مقابلہ کیا مگر جاپانی گولہ باری کی تاب مقابلہ نہ لا کر پس پا ہوئے اور ہر دو جہازات مذکورہ بالا کو سخت صدمہ پہونچا ایک روسی تارپیڈو کشتی بھی غرق کردیگئی ۔

اسکے بعد قریبا ایک ہفتہ تک جاپانیون نے خاموش رہکر اپنی قوت کو ولادی وسٹاک کی جانب فرا و مضبوط کرنیکے بعد ۶ - مارچ کو اوسپر حملہ کیا جسکی تفصیل مندرجہ ذیل ہے ۔

## پورٹ آرتھر اور اوسکی اندرونی فوجی کیفیت

نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہی کہ پورٹ ارتہر ایسے جزیرہ نما پر واقع ہی جسکو خلیج ہائی پچلی - لیا ؟ نگ اور کوریا کا دروازہ کہنا چاہئی - اور یہان سے ٹینس - اوریالو کے دریائی بنادر کے خلاف ہر طرح کی کاروائی ممکن ہی اور اگرچہ خلیج کینجو سے جو لیا وٹنگ مین ہی اور یالو جو ٹن سے جو کوریا مین ہی بذریعہ اوس جنگی جہاز کی جو کنارے سے ۳ میل کی فاصلہ پر ہو ایسٹرن چانیز ریلوے ایک میل تک تباہ کی جاسکتی ہی اور اگر یہ نہین تو فوجونکو نہایت تکلیف اور صدمہ پہونچایا جاسکتا ہی مگر اسپر بھی بندرگاہ آرتہر ایسا مضبوط مقام ہے اوسکا لینا بے انتہا مشکل امر ہی عام اس سے کہ کوئی طاقت بھی اسکی لینے کی کوشش کیون نکرے - اگر چہ جو ہر ایک پہاڑی پر ہین بہت ہی مستحکم نہایت ہی مضبوط اور ناقابل گذر ہین ۱۸۹۵ء مین جنگ چین و جاپان کی خاتمہ پر روس نے جاپان کو تو اسپر قابض نہونے دیا مگر خود چپکے سے پورٹ ارتہر کا اجارہ اپنے حق مین ۹۹ - سال کے واسطے چین سے لکھوا لیا اوسکے بعد اسکے تمام قلعے ایک نہایت ہی ہوشیار انجنیر

موسومہ جنرل ورانڈر کے زیر اہتمام طیار ہوئی ہین انکی توپین جو چینیون سی چھینی ہوئی ہین اونکا منہ ۹۔ انچ ہی
اور نیز وہ توپین جنکا منہ ۷۔ ۱۰۔ ۱۱۔ انچ ہی اور جو ریوکاف کی نمونہ کی ہین ایسی گارڈ یونیر ہوئی ہین جو نظر
نہین آتین ۔ بندر آرتھر ایک نہایت تنگ بندر ہی جب جوار بھاٹا (مدوجزر) آتا ہی تو اسمین بہت سا
پانی آجاتا ہی مگر جلد ہی بہ جاتا ہی۔ اور بعد اوترجانی پانی کے بہت ہی تنگ جگہہ رہجاتی ہی اس نقص کی
رفع کرنیکیواسطی امیر البحر الگزیف نی بہت کوشش کرکے پانی کی تہ صاف کرائی ہی پانی چڑہنے کی وقت اگرچہ
وسعت زیادہ ہوجاتی ہی مگر پھر بھی مدخل بہت سی بہت صرف ½ میل سے زیادہ وسیع نہین ہوتا اس
بندر کی شمال جانب گولڈن ہل وہ بلند جگہہ ہے جہانپر سگنل اسٹیشن (جہازونکو روشنی وغیرہ دکھلائی
جانیکی جگہہ) ہے اس مقام پر آٹھہ توپ خانہ ہین جنمین بہت بھاری بھاری توپین چڑہی ہوئی ہین۔
بندر مذکور کے جنوب مین ایک چٹان ایسی ہے کہ تمام بندر تقریبًا اوسکی پشت پر واقع ہی اور جو ۱۵۰ فٹ
بلند ہین اسپر بھی آٹھہ توپخانہ ہین جنکی توپونکی تعداد فی توپ خانہ ۸ سے ۱۰ تک اور جنکا قطر ۷۔ ۱۰۔ ۱۱
انچ ہی۔ مگر سمندر سی انکا دریافت کرنا۔ کہ کہان رکھی ہوئی ہین۔ مشکل ہی کیونکہ گھانس وغیرہ سے ڈہانپ دی
گئے ہین اور یہہ تمام توپ خانہ سمندر کے سطح سی اتنی بلندی پر رکھی گئے ہین کہ جو غنیم کے جہازات پر
پورے طور سے آگ برسا سکتی ہین اور خود اوسکی زد سی محفوظ ہین۔
شمال و مغرب کی جانب ایک چھوٹی پہاڑی مدخل کے مقابل واقع ہے اور جنوب و مغرب جانب ایک
کول یا موہانہ ہی۔ جس پر چھوٹے چھوٹے مکانات بنے ہوئے ہین۔ جو رفتہ رفتہ سرکاری مکانات ہوجاوینگے۔
شمال و مشرق کی طرف یا عین داہنی ہاتھہ کو پانی کی کنارے ایک چھوٹی سی مگر پختہ دیوار دکھلائی دیتی ہی۔
یہہ توپونکی فصیل ہی جو شاید ۱۵۰ گز طویل ہی جسپر ۲۰ بیس توپین رکھی ہوئی ہین جن سے بغیر سمت بدلے ہوئے
دن رات گولہ باری کی جاسکتی ہی۔ اسکے سامنے بندر کی طرف اور ایک ایسا ہی توپ خانہ ہی اور ان
دونون توپخانون سے نہایت سرعت کیساتھہ گولہ باری ہوسکتی ہی اور اس موقع پر کشتیونکی ذریعہ سے
حملہ آور ہونا گویا منہ مانگی موت کا سامنا کرنا ہی جنوبی مغربی موہانہ کی قریب ایک تارپیڈو شیڈ بنایا گیا ہی
جس مین کشتیان مرمت کی جاتی ہین اس شیڈ مین ضروری انجن وغیرہ موجود رہتی ہین اس شدّاد قلعہ مین

جہازی گھاٹ اور قلعہ بندی کے واسطے منظور کیا اور روسی جنگی جہازوں کی بحرالکاہلی بیڑہ کا ہیڈکوارٹر وہان قایم ہوا اسکا قلعے نہایت مضبوط ہین چارون طرف پہاڑون پر توپین لگی ہوئی ہین سائیبرین اور منچورین ریلوی کا سلسلہ یہین ختم ہوتا ہے۔ اور چونکہ یہہ ایک فوجی چھاؤنی کی حیثیت رکھتا ہے لہذا اسمین زیادہ تر فوجی عمارتین اور بارکین نظر آتی ہین۔

## ولاڈی وسٹاک پر ایک بحری جاپانی حملہ

۶۔ مارچ ۱۹۰۴ء کو دوپہر کے ۱/۲ ۱ بجے جاپانی بیڑہ نے جس مین ۵ مصافی اور دو کروزر جہاز تھے روسی بیڑہ متعینہ ولاڈی وسٹاک پر حملہ کرنا چاہا اور بندر سے ۵ میل فاصلہ پر رکھکر پانچ دو سو پونڈ (۵ من انگریزی) وزنی لیڈائیٹ بارود کے پھٹنے والے گولہ چلانا شروع کئے جس سے جاپانیونکا یہہ منشا تھا کہ روسی بیڑہ بندر سے باہر نکلکر اونسے جنگ کرے۔ مگر یورپین روس سے جو کوئی یہان بھیجے گئے تھے وہ تو پونکے منہ سے قدرے بڑے تھے اسوجہہ سے روسی بیڑہ بندرگاہ کے اندر بالکل چھپا بیٹھا رہا اور ایک گولہ بھی نہ چلا سکا حالانکہ جاپانیون نے صرف ۵۵ منٹ مین دو سو ایسے گولے اس معرکہ مین سر کئے جنمین سے اکثر ۱۲۔ اور ۶۔ انچ قطر کے توپون سے چلائے گئے تھے اور جنکی تخمینی لاگت بیس ہزار پونڈ تھی۔ یہہ ایک گونہ روسیونکی خوش قسمتی تھی کہ اسوقت جاپانیونکو یہ نہ معلوم ہوسکا کہ روسی توپخانہ اسوجہہ سے گولہ باری نہین کرسکا ورنہ خدا جانے جاپانی کیسی آفت ڈہاتے اور کونسی مصیبت روسیونکے سر پر لاتے اگرچہ اس معرکہ کے متعلق روسی افسر نے اپنا کچھہ نقصان نہین تبلایا مگر ایک سلیم عقل کب باور کرسکتی ہے کہ دو سو ایسے پھٹنے والے گولے جنپر ۲۰ ہزار پونڈ صرف آئے سر کئے جائین اور جاپانی نہایت سچا نشانہ باندھین اور کچھہ نقصان نہ ہوا اصل یہہ ہے کہ جاپانی بوجہہ بُعد مسافت روسی نقصان کا صحیح اندازہ نہ کرسکے اور روسیون نے اپنی قدیم عادت کے موافق نقصان کو صرف ایک بوڑھیا کے مرنے اور ایک اور شخص کے زخمی ہونے پر ختم کردیا ورنہ جو نقصان واقعی اس معرکہ مین ہوا اوسکا اندازہ کچھہ روسیون کا دل ہی کرتا ہوگا۔

اگلے روز جاپانیون نے ولاڈی وسٹاک کے گرد گشت کرتے ہوے ایک روسی جہاز کوریا نامی کو جو امریکہ سے روسی فوج کیواسطے گوشت لاد کر لا رہا تھا گرفتار کر لیا۔

## پورٹ آرتھر پر ایک اور عظیم الشان جاپانی حملہ

خدائے تعالیٰ نے فتح بھی عجیب چیز بنائی ہے کہ اسکا نشہ ایک نحیف کو قوی اور بودے کو سورما بنا دیتا ہے اور مفتوح قوم کی افراد گو کتنے ہی تجربہ کار فنون جنگ سے ماہر اور دلیر ہون مگر بسا اوقات ایسا دیکھا گیا ہے کہ ایک نحیف غالب قوم ایک سورما مغلوب پر پیشدستی کر بیٹھتی ہے یہ ہی حالت روس و جاپان کی دیکھنے مین آئی کہ جاپانیونکو سرور فتح نے ایسا شیر زل بنا دیا اور اونکی الوالعزمیان ایسی بڑھ گئی تھین کہ اونکو کبھی نچلا بیٹھنے ہی نہین دیتی تھین۔ اور آئے دن وہ اسی فکر مین رہتے تھے کہ کس طرح موقع چلے اور اپنے دیو ہیکل مدمقابل کو نیچا دکھایا جاوے وہ جاپانی سمندر مین ایک سرے سے دوسرے سرے تک اپنے شکار کی تلاش مین دہاوا لگاتے رہتے تھے کبھی حملونپر جا دہمکے کبھی ولاڈی وسٹاک پر چڑھ دوڑے اور پورٹ آرتھر تو اسکام کے واسطے جاپانیونکا ایک خاص جولانگاہ تھا کہ ہر ی پھری مدار کے پیچھے کہڑی کے مصداق جب اونکی فوجکی بلا خیز موجین سیلبو سے اوٹھتین تو وہ سیدہی پورٹ آرتھر ہی پر آنکر ٹکر لیتین۔ چنانچہ متعدد حملونکے بعد ۱۰ مارچ کی راتکو پھر قریب ایک بجے چند جاپانی کروزر اور تارپیڈو کشتیونکا بیڑہ پورٹ آرتھر مین نمودار ہوا اس پر روسی قلعونکے توپخانون نے گولہ باری شروع کی اور قریب پونی مین بحری جدید امیر البحر[1] مکاروف کے حکم سے روسی کشتیان بھی بندرگاہ سے باہر نکلین جو ایک بجے صبح کے

---

[1] حکومت روس نے پورٹ آرتھر کی ابتدائی معرکونکی ہی ناکامی سے متاثر ہوکر یہ فیصلہ کر دیا تھا کہ اگرچہ ایڈمرل الگزیف برائے نام اقصائے مشرق کا اعلی افسر رہیگا اور ہر ایک قسم کی جوابدہی اوسکے ذمہ ہوگی مگر چونکہ وہ بحری اور بری ہر دو صیغون کے متعلقہ امورات کا انصرام بوجہ احسن نہ کر سکیگا لہذا عملی کاروبار دوسرے دو افسرونکے متعلق کیے جاوینگے۔ بری افواج کا کمان افسر جنرل کروپاٹکن ہوگا اور بحری افواج کا اعلی افسر بجائے ایڈمرل اسٹارک کے ایڈمرل مکاروف (جو بمقابلہ سٹارک کے زیادہ تجربہ کار بحری افسر ہے) مقرر ہوگا چنانچہ اسی فیصلہ کی بنا پر وسط فروری مین ایڈمرل مکاروف معہ بہت سے ماتحت افسرون انجنیرون اور جہازی صناعونکے سینٹ پیٹرسبرگ سے روانہ ہوکر پورٹ آرتھر پہونچا اور یہ اوسکو پہلی ہی موقع تھا جسمین پورٹ آرتھر آنے پر جاپانیون سے اوسکا مقابلہ ہوا ہے۔ مکاروف روسی بحری فوج کا ہر دلعزیز ممتاز اور نامور افسر تھا حکومت روس کو اسپر اسقدر بہروسہ تھا کہ وہ کبھی اسکی موجودگی مین اپنے شکست کی نسبت یقین نہین کر سکتی تہی اسنے سب سے پہلے ۱۸۷۷ء کی محاربہ روس و روم مین جبکہ یہ ایک معمولی جہاز قسطنطین نامی کا کمانڈر تھا دہانہ دریائے ڈینوب کے متصل ترکی جہازونکو بارہا تارپیڈو سے اڑانیکی کوشش کر کے اور چند مرتبہ اوسمین کامیابی ۱۲ بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴ پر

قریب جاپانی بیڑہ کی مقابل ہوئین اس معرکہ سی قبل روسیون نے جسقدر لڑائیان لڑین وہ تمام قریب قریب
جنگ مدافعت کی صورت مین تہین مگر مکاروف جیسے دلیر امیر البحر سے یہہ کب ممکن تھا کہ حریف اوسکی گودمین
آنکر اوسکی ڈاڑہی مونڈنا چاہی اور وہ بندرگاہ کے اندر چھپا بیٹھا رہے یا وہین سے برائے نام گولہ باری کر کر
دفع الوقتی کردی۔ نہین بلکہ اوسنے نہایت دلیری کے ساتھہ بندرگاہ مین بیٹھکر پٹنے کی بجائے کھلی سمندر مین حریف سے
رزم آرا ہونیکا ارادہ کر کے اپنی کشتیونکو آگے بڑہنے کا حکم دیا اور جب یہ کشتیان کھلی سمندر مین پہونچ گئین
تو جاپانیون نی بہی اپنی جہازات کو آگے بڑہا کر دو بدو کی ٹہیرائی۔ بس پھر کیا تھا جانبین سے تارپیڈو کر تب اور
گولہ باری کی جوہر دکھلائی جانی لگی مگر یہہ رنگ کچھہ زیادہ دیر تک نہ جما صرف ۱۰ منٹ کی بعد یہہ نقشہ اولٹا اور
جاپانیون نے اپنی تیز دستی سی روسی کشتی مٹرگوچی نامی کو نرغے مین کر کے اوسپر گولہ باری شروع کردی کشتی
مذکور کی یہہ حالت جب مکاروف جیسی اولو العزم شخص سی نہ دیکھی گئی تو اوسنی اپنی صدر مقام جہاز پٹیرو پولسکی نامی کو
معہ دوسری چند جہازون نودک و بویان وغیرہ کی آگی بڑہا کر مٹرگوچی کو بچانا چاہا اور اس جہین جھپٹ مین دونون
جانب سے خوب خوب گولہ باری کے ہنر دکھلائے گئے مگر بد قسمت کشتی کو مکاروف کی یہہ کوشش کچھہ
مفید نہ ثابت ہوئی اور آخر کار وہ کشتی ڈوب ہی گئی کچھہ آدمی کشتی مذکور کی غرق ہوگئے اور کچھہ بچا لئے گئے
عین اس کشاکش کی موقع پر مکاروف نی دیکھا کہ ایک اور مصافی جہازونکا جاپانی بیڑہ سامنی سی بڑہا چلا آتا ہی
یہہ دیکھکر مکاروف نی اپنے جہازونکو پیچہے ہٹنے کا حکم دیا جو فوراً ایک مثلث کی شکل مین پیچہے کو ہٹنی لگی۔ مگر یہہ ابہی
بندر سی بہت فاصلہ پر ہی تہی کہ جاپانی مصافی بیڑہ نی ان کو آلیا۔ بس پھر کیا تھا دونون طرف سی آگ برسنی لگی
ایک عالم رستخیز برپا ہوگیا اور دونون طرف کی جہاز اس قدر قریب ہوکر لڑی کہ بری معرکہ کی دست بدست
لڑائی کا مزہ اس بحری معرکہ مین آگیا مگر یہ سما بہی کچھہ زیادہ دیر تک قایم نہ رہا اور شجاعان جاپان کی جانبازیون نے
روسیونکی پیر اوکھاڑ دیئے اور مکاروف نی یہہ دیکھکر کہ جاپانیون کی چیرہ دستی ممکن ہی کہ اوسکی جہازونپر قابو کرلینیکا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۳ حاصل کرکی اپنی عزت کو چار دانگ عالم مین شہرت دی تہی بیس سال مین اپنی خداداد قابلیت سے وہ کارنمایان دکھلائی کہ ایڈمرل جیسے
رتبہ تک پہونچ گیا۔ بحری معرکون مین ہر سامان حربیہ افواج کو نہایت ہوشیاری اور ہنرمندی سے کام مین لانی کی اسکو پوری
قابلیت حاصل تہی۔ بحری معاملات مین عموماً اور تارپیڈو کارروائی مین خصوصاً تجربہ کامل رکھتا تھا اپنی قطرتی
ہنرمندی سے اسنی برف شکن جہاز اور اکثر دیگر اسی قسم کی کلین ایجاد کین تہین ۱۲ + ۱۲ + ۱۲ + ۱۲ + ۱۲

موقع جاپانیونکو دی پس پا ہونا شروع کردیا اور آخر کار اپنے تمام جہازات کو لیکر بندر میں پناہ گیر ہوا جاپانی
بیڑہ نے اسکا تعاقب کیا اور بندر کی مقابل آنکر دوپہر کے ۱½ بجے تک بڑی توپون سی خشکی کی قلعون اور
بندر پر گولہ باری کرتی رہی جس سی اکثر جہازات کو سخت صدمہ پہونچا اور ایک جہاز مین آگ لگ گئی ایک
روسی تارپیڈو شکن جہاز بہی غرق ہوگیا - پورٹ آرتھر کی نئی آبادی کا بہت حصہ وصدر بازار
و نیز دو قلعی بہی تباہ و مسمار ہوگئی اس معرکہ مین قریب ۳۰۰ کے روسی سپاہی وافسر ڈوبی اور باری گئی
کچہہ جاپانیون نے گرفتار کرلئے ۱۶ افسر اور ۱۳۰ سپاہی زخمی ہوی علاوہ اسکی کچہہ روسی خواتین اور چند فوجی
اشخاص و نیز تہوڑی سی غیر فوجی لوگ بہی نئی آبادی مین ہلاک اور زخمی ہوسے جاپانی تارپیڈو وبیڑہ بہی اس
معرکہ مین محفوظ نہ رہا بلکہ ایک جاپانی کشتی بہی غرق ہوگئی اور ایک جاپانی کروزر تاکاساگو کو بہت سخت صدمہ
پہونچا ۲۰ جاپانی ہلاک اور ۲۸ زخمی ہوی -

اس جنگ مین روسیونکی پسپائی سی ہی جاپانیون نے فائدہ نہین اوٹہایا بلکہ اونہون نے شہرہ آفاق
امیرالبحر مکاروف کی حالت بہرت اور طرز جنگ سی آیندہ آنیوالی جنگونکی واسطے ایک خاص سبق حاصل کرلیا -

# اس روسی شکست کے متعلق نامہ نگار ٹائمز کا بیان

ٹائمز کا نامہ نگار جو جاپانی بیڑہ کی ہمراہ تھا بیان کرتا ہی کہ ۱۰ اپریل کی عجیب ہی جنگ مین اگرچہ روسی تارپیڈو شکن
جہاز بمقابلہ جاپان کی تعداد مین زیادہ تہی اور بمقابلہ گذشتہ معرکونکی اس معرکہ مین روسیونکی چستی اور دلیری بہی قابل
تعریف تہی مگر جاپانیون کی قادر اندازی نے روسی بہادری کو سرسبز نہونے دیا بلکہ شروع ہی
معرکہ مین ایک روسی کمانڈر مارا گیا اور لفٹننٹ جو اسکی جگہہ کمان پر تعینات ہوا تہا وہ بہی زخمی ہو کر
گر گیا اوسکی دونون ٹانگین ٹوٹ گئین اسکے علاوہ ایک اور روسی لفٹننٹ بہی مارا گیا ایک جاپانی
تارپیڈو شکن کشتی عین اوس موقع پر جبکہ روسی قلعون سے گولونکا مینہ برسایا جا رہا تہا ایک روسی
تارپیڈو شکن کشتی موسومہ سیڈ ہی گلگی کو گھسیٹ کر پورٹ آرتہر سی باہر لیگئی جسکے تختہ پر ۵ روسی نعشین
گولون سے چہلنی ہوی ہوئی پائی گئین صرف ۴ آدمی بچے تہے کہ اوسمین سے بہی دو ملاحون نی خود کو

برج مین مقفل کرلیا اور جاپانی قیدی ہونا گوارہ نہ کرکے کشتی کے ساتہہ ڈوب گئے یہہ ہی نامہ نگار جاپانیون کے
نشانہ اندازی کی تعریف کرتے ہوے بیان کرتا ہی کہ روسی جہاز رٹوزن پر (جو ساحل پر غیر متحرک صورت مین
بیکار کہڑا تہا مگر اوسپر گولہ باری کی جارہی تہی) ایک ہی جاپانی گولہ سے ۱۹- افسر اور سپاہی مارے گئے
اور ایک دوسرے گولہ نے جو خشکی کے اون لوگون مین جو لڑائی کا تماشہ دیکہہ رہی تہی گرکر ۲۵- آدمیون کا کام
تمام کیا- تیسرے گولہ سے ایک روسی کروزر کو آگ لگی اور ۱۸- روسی اوڑ گئے-

یہہ ہی نامہ نگار ایک اور یہہ بات ہی بتلاتا ہی کہ روسی جہازونکی توپین صرف ۳ پونڈ کا گولہ چلا رہی تہین
اور انکے مقابل جاپانی اتواپ ۶ پونڈ کا گولہ سر کر رہین تہین-

## ۱۰- مارچ کے معرکہ پورٹ آرتہر کے متعلق ایک دلچسپ معلومات

غالبًا ۱۰- مارچ کے واقعہ کے متعلق جب ناظرین یہ بات معلوم کرینگے کہ قریب ساڑہی دس گہنٹہ معرکہ کارزار
گرم رہنے کا نتیجہ صرف جانبین کے ۲- ۳ سو آدمیون کی ہلاکت پر ختم ہوجاتا ہی تو وہ ایک عجیب خلجان مین پڑجائینگے کہ
شاید فریقین نے سر کے اوتنی ہی آدمی ہلاک نہ ہوئے ناظرین مین سے اکثر نے خشکی کی لڑائیان تو دیکہی ہونگی
مگر بحری جنگ کا صحیح تصور ناظرین کے ذہن نشین کرنا اگرچہ ایک مشکل امر ہی تاہم یہہ خیال کرنا چاہیے کہ جنگی جہازونکی
لڑائی ایک ہولناک معرکہ ہوتا ہی اور سچ پوچہیے تو امیر البحر لوگ ونیز اونکے ماتحت افسر بہت ہی زیادہ سخت دل
رکہنیوالے ہوتے ہین جسوقت دیوہیکل آہن پوش جہاز سیل بلا کی طرح اپنے مقابل جہازون پر حملہ آور ہوتے ہین
اور آگ برسانا شروع کرتے ہین تو بڑے بڑے سورماؤنکے دل سینون مین دہل جاتے ہین اور اچہے اچہے منچلونکے
چہکے چہوٹ جاتے ہین یہ وہ وقت ہوتا ہی کہ ایک طرف تو اژدہا پیکر توپونکی منہ سے[۱] دس دس من پختہ کے گولے دہکتے ہوے

[۱] اس کے متعلق ہم ایک مضمون اس موقع پر آرمی نیوز سے حاشیہ پر نقل کرتے ہین جو آرمی نیوز کے لائق ایڈیٹر مسٹر شیدا دہلوی کے کامل واقفیت کا
اچہا نتیجہ ہی چنانچہ وہ لکہتے ہین کہ زمانہ حال مین فن جہاز سازی اور نوایجاد آلات حرب مین جو کچہہ ترقی ہوئی ہی- انکی آزمایش کا یہہ پہلا موقع ہی- کس
غضب کی توپین آج کل کے جنگی جہازون پر چڑہی ہوئی ہین- انکی کیفیت اگر بیان کی جائے- تو خالی از دلچسپی نہ ہوگی- کئی ایک جہازی توپین اس قسم کی ہین
جو ۹½ من پختہ وزنی گولہ چہوڑتی ہین- جو ایک میل کے فاصلہ پر ۳۶- انچہ تک لوہے کے اندر چلا جائے- اور ساحل انگلستان سے سمندر کو عبور کرکے
ساحل فرانس پر جا کر پڑے جو ۲۶ میل کا فاصلہ ہی معمولی جہازی- توپین ۹ ٹن سے ۱۸ ٹن تک وزنی ہوتی ہین جو ۱۹- انچہ موٹے لوہے کو باقی حاشیہ صفحہ ۷۸

انگارون کی طرح نکلکر صحن جہاز مین گرتی اور ملاحون اور سپاہیونکی لکڑی اوڑاکر نعشونکو سمندر مین پھینکدیتی مین۔
اور دوسری جانب گولونکی سمندر مین جاگرتے اور پھٹنے سے ایک تلاطم عظیم برپا ہوتا ہی تو عالم رست وخیز
پیدا ہوجاتا ہی مگر بہادر کمانڈرون کی آزمائش کا یہہ ہی وقت ہوتا ہی وہ بلا کی جسارت اور بیجگری سی کام
لیکر اپنی حواسونکو صحیح رکھتی اور جہازونکو آگی پیچھی ہٹاتے اور حرکت دیتی ہوی مقابلہ کرتے ہین۔ توپون سے برابر
آگ کا مینہ برساتی اور تارپیڈو لگاتے ہین کبھی یہہ ہی گولے یا تارپیڈو جہازونکو پاش پاش کرکے اوڑادیتی ہین
اور اونکی تمام سوار ملاح وسپاہی وغیرہ بھی ڈوب جاتی ہین اگرچہ خشکی کی جنگ مین بسا اوقات ایسا دیکھا گیا ہی
کہ ایک ایک دن مین اسی اسی ہزار آدمی کھیت رہی ہین مگر بخلاف اسکی بحری جنگ مین نقصان جان کی
تعداد سیکڑونسی بہت ہی کم تجاوز کرتی ہی ہان مالی نقصان بحری معرکہ مین بے انتہا ہوجاتا ہی کیونکہ ایک جنگی
جہاز کسیطرح دو تین لاکھ روپیہ کی لاگت سی کم کا نہین ہوتا۔

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۶ چیرتا ہوا گذر سکتا ہے۔ اس سے بڑھ کر ۲۵ ٹن اور ۳۵ ٹن کی توپین ہین جن کا دہانہ ایک فٹ قطر کا ہے
اور چند توپین ۸۰ ٹن وزن کی بھی بنائی گئی ہین۔ جو دس من کا گولہ چھوڑتی ہین۔ اس سے بھی بڑھکر ۸۰ ٹن وزنی توپین
ایجاد ہوئین۔ جس کے گولہ کا وزن ۲۲ ½ من ہے۔ جو دو فٹ موٹے لوہے سی ایسی آسانی سے گذرجاتا ہی جسطرح کہ
سوئی مکھن مین سے۔ اسکی بعد ایک توپ ۱۱۰ ٹن وزن کی بنائی گئی۔ لیکن وہ ایک سو گولہ چھوڑنے کی بعد نکمی ہوجاتی ہی۔ لیکن سب سی بہتر اور
کارآمد جہازی توپ وکرز میکسم خیال کی گئی ہی۔ جو برٹش جنگی جہازون پر اس وقت سب سی بھاری توپون مین سی ہین۔ اس کا وزن ۵۰ ٹن
ہوتا ہی منجملہ اس کے ۴ ٹن فولادی تار جو لپٹائی مین۔ ۱۲ میل کے برابر ہین۔ اس کی چارون طرف لپٹی ہوی ہین۔ یہ توپ ۴۱ فیٹ لمبی ہوتی ہی اور
۱۰ ½ من کا گولہ چھوڑتی ہے۔ جو نصف درجن آدمیون کا وزن ہی۔ اس گولہ مین اسقدر طاقت ہوتی ہی۔ کہ ایک ہزار گز کی فاصلہ پر ۳۸ انچ
موٹے لوہی سی گذرجائی۔ اور دو ہزار گز پر ۴ انچ موٹے لوہے سی۔ یہہ گولہ جسوقت توپ کی دہانہ سی نکلتا ہی۔ تو اوسکی رفتار ۱۶۱۰ میل فی گھنٹہ کے
حساب سی ہوتی ہی یعنی ریل گاڑی کی رفتار سی ۳۲ گنی تیز۔ اور اس مین ۲۲۰۴۰ ٹن کی طاقت ہوتی ہی۔ اسمین عجیب تر بات یہہ ہی کہ اسکا گولہ اگر
اوپر کیطرف چھوڑا جائی۔ تو دنیا مین بلند ترین پہاڑ (کوہ ایورسٹ) کی چوٹی پر سی گذرتا ہوا دوسری طرف ۲۵ میل پر جاگری۔ اس توپ کے ذریعہ سے
ممکن ہی کہ ساحل انگلینڈ کے بندرگاہ ڈوور سی ساحل فرانس کی قلعہ کے لکو اوڑادیا جائے یا امرتسر کی قلعہ گوبندگڈھ سی لاہور کی قلعہ کو
نشانہ بنایا جائی۔ وکرز میکسم توپین امریکہ کی ۱۲۶ ٹن والی توپ سی کچھہ کم نہین ہین جو ۵۰ فیٹ لمبی ہوتی ہین۔ اور ۲۹ ½ من کا گولہ چھوڑتی ہے
اور جس کے ایک فیر مین ۱۵۰۰ پونڈ بارود خرچ ہوتی ہے۔ اسکی تیاری مین پندرہ لاکھ روپیہ خرچ ہوتا ہی اور ایک فیر کرنے مین
۳ ہزار روپیہ لاگت بیٹھتی ہی لیکن اس کا گولہ میکسم توپ کی گولہ سی ۴ میل کم جاتا ہی۔ دو منٹ مین ایک فیر ہوتا ہی یعنی ایک گھنٹہ مین ملاکر نوی ہزار روپیہ کا ہی
ایک ۱۶ انچ قطر والی توپ کے گولکی طاقت کی آزمائش کیگئی تہی جسکی لئی ایک خاص ٹارگٹ بنائی گئی تہی قریب سے فیر کی پر اسکی گولی نی ۲۰ انچ موٹی فولاد اور لاسپات کی دیوار مین سی گذرتا ہوا
دوسری ۸ انچ موٹی آہنی چادر کو توڑتا ہوا اور پھر ۲۰ فٹ موٹی لکڑی کی تختی کو اور پھر ۵ فٹ موٹی بھربھری پتھر کو کاٹتا ہوا اور ۱۱ فٹ کنکریٹ مین داخل ہوکر چھہ فیٹ کی
اینٹونکی دیوار مین جاکر دم لیا۔ پس اس قسم کی توپونکی نشانہ بازی جبتک جہازونپر ہو تو کیون جہازونکی پرخچی نہ اوڑجائین اگرچہ جہاز بھی آجکل کم مضبوط نہین بنائے جاتے ۱۲

# پورٹ آرتھر کے اور چھوٹے چھوٹے معرکہ

۱۰- مارچ کے بعد ایک اور مڈبھیڑ جاپانیون سے ۱۳- مارچ کو عمل مین آئی مگر اوسکا کوئی صریح نتیجہ نہین برآمد ہوا اسکے بعد البتہ ۲۱-۲۲- مارچ کو معمولی معرکہ ہوئے جنکی تفصیل اسطرح ہے کہ ۲۱ مارچ کی شب کو پورٹ آرتھر کے ساحلی باتریونکے روسی محافظون نے دیکھا کہ جاپانی تارپیڈو کشتیان چلی آرہی ہین. روسیون نے ان کشتیون پر گولہ باری شروع کی جو بیس منٹ تک جاری رہی اسکے بعد جاپانی کشتیان ہٹ گئین اور پھر ۲۲- کی صبح کو ۸ بجے جاپانی بیڑہ نے جس مین ۶ مصافی اور بارہ کروزر تارپیڈو کشتیان بھی تھین خلیج پجن اور ساحلی مقام لاوٹی شان کے درمیان کھڑے ہوکر پورٹ آرتھر پر گولہ باری کرنا شروع کی اسپر فوراً جنرل مکارف نے یہ چال چلی کہ جھٹ سے وہ اپنے مصافی اور کروزر جہازات کو لیکر لنگر سے نکلا اور کھلے سمندر مین کھڑے ہوکر کچھ مقابلہ کرنیکے بعد پیچھے ہٹا کہ جاپانی اسکا تعاقب کرکے روسی قلعون کی زد مین آجاوین اور پھر اونپر دہوان دہار گولونکا مینہ برسا کر اونکا کام تمام کردیا جاوے مگر جاپانی کب ایسے کم سمجھ تھے کہ وہ اسکی اس چال مین پھنسکر اپنے کو معرض ہلاکت مین ڈالتے اونہون نے وہین سے ۲ گھنٹہ مین ۲۰۰ گولہ ایسے چلائے جو ۱۲- انچہ قطر کے توپونسے سر کئے گئے اور جن سے ۵ روسی ہلاک اور اس سے زیادہ زخمی ہوئے لاوٹی شان کے قلعہ کو بھی صدمہ پہونچا جاپانی بیڑہ کو کوئی قابل ذکر نقصان نہین پہونچا۔

# پورٹ آرتھر کا دہانہ بند کرنیکی ایک اور جاپانی ناکام کوشش

کوشش کرو کہ پھر کوشش پھر کوشش کرو. یہانتک کہ تم کامیاب ہو. ایک مقولہ ہے کہ جسکے معنے جاپانیون نے خوب اچھی طرح سمجھے ہین اور اسی بناپر وہ پورٹ آرتھر کا دہانہ بند کرنے کی کوشش مین اگرچہ متعدد مرتبہ ناکام رہ چکے ہین مگر پھر بھی وہ اپنے خیال سے باز نہین آئے چنانچہ اوسی مندرجہ بالا مقولہ کے مطابق جاپانیون نے ۲۷- مارچ کی صبحکو سناٹے اندھیرے پھر وہی چال چلے اور چار تجارتی اسٹیمر ونکو تارپیڈو کشتیون کی پناہ مین دہانہ بندر مین پہونچانا چاہا مگر قبل اسکے کہ جاپانی جہازات بندر کے دہانہ مین پہونچین روسی ساحلی باتریون اور دہانہ کے محافظین کو انکی آمد کا حال معلوم ہوگیا اور روسی افواج نے بڑی شدومد کے ساتھہ گولہ باری شروع کی

مگر جاپانی دلاورون نے اس گولہ باری کی مطلق پروا نہ کی اور بدستور اوسیطرح آگے بڑہے چلی گئے۔ جاپانیونکی اس بیباکانہ
رفتار کو دیکھکر روسی تارپیڈو کشتی سلی کا کمانڈر لفٹنٹ کرزنر کی+ اس خیال سے کہ مبادا جاپانی جہاز دہانہ تک
نہ آجاوین آگے بڑہا اور سب سے آگے آنیوالے جاپانی جہاز کی دماغہ (تحتی حصہ) کو تارپیڈو لگاکر اوڑادیا اسطرح پر
اوسکا رخ پھیر دیا جو دہانہ کے متصل غرق ہوگیا۔ اور بقیہ تینون اسٹیمر بہی دہانہ سے باہر بائین جانب کو تہ نشین ہوگئے۔
مگر جو جاپانی انپر سوار تہے وہ سب کے سب کشتیونپر سوار ہوکر نکلگئے اس موقع پر نہایت گھمسان کی لڑائی ہوئی
جس مین ۱۷ روسی ہلاک اور ۱۲ زخمی ہوئے اور ایک کشتی بہی روسیون کی ضایع ہوگئی ایک روسی کمانڈر بہی
زخمی ہوا جاپانیون کے ۱۲۳ بحری افسر ہلاک ہوے مگر باوصف اس شدید معرکہ آرائی کے جاپانی اپنے مقصد مین کامیاب
نہ ہوسکے یعنی اس دفعہ بہی اونکے جہاز دہانہ سے آتی علیحدہ غرق ہوے کہ روسی جہازونکی آمد ورفت کیواسطے معقول راستہ کھلا رہا۔

# کوریا

## اور

## اوسکے مختصر جغرافیائی و تاریخی حالات

سلطنت کوریا جو عظیم خونخوار جنگ کی اصل ہے کیا باعتبار وسعت و کیا باعتبار صورت قریب قریب ملک اٹلی کے
مشابہ ہے اسکا رقبہ ۸۰ ہزار مربع میل ہے جو ریاست کشمیر کے مساوی خیال کیا جاتا ہے اور آبادی سترلاکہ سے
زیادہ ہے۔ جسکی مغرب مین منگولیا سلطنت چین شمال ومغرب مین منچوریا اور مشرق مین بحیرہ جاپان جنوب مین
بحیرہ زرد واقع ہے اس ملک کی جنوبی سرحد ملک جاپان سے ملتی ہے۔

جانب جنوب سے بحیرہ زرد اور جانب مشرق سے بحیرہ جاپان جو قریب قریب کوریا کو اپنے وسط مین لئے ہوئے ہین
اسمین سے بحیرہ جاپان کا مشرقی کنارہ بالکل ہموار ہے اور بعض مقامات پر بندرگاہ موجود ہین اور اسطرف
پانی مین صرف چند انچ جوار بھاٹا آتا ہے البتہ اس کے مغرب جانب نہایت عمیق خلیج واقع ہوے ہین۔ اور
بحیرہ زرد کا پانی اس تیزی سے بہتا ہے کہ اوسکی وجہ سے نہایت شدومد کے ساتھہ اکثر مقامات پر مد وجزر
ہوتا ہے اور اس صورت مین بعض مقامات پر جہاز رانی بالکل غیر ممکن ہے بسا اوقات ان مقامات کے جوار بھاٹے
کی مقدار ۳۰ - ۴۰ فٹ تک بلندی پر پہونچتی ہے یہہ چہوٹی سی سلطنت ایک زمانہ سے سلطنت چین کے ماتحت تھی

مگر سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء کی چین وجاپان کی جنگ سی یہہ حکومت خود مختار ہوگئی اور چونکہ کوریا اوس روسی ریلوی لائن کی جانب راست پر واقع ہی جو ولاڈی وسٹاک و ر پورٹ آرتھر کی بابین روسیون نے بنائی تھی اور علاوہ ازین جہازونکی لنگراندازی کی واسطے بہی یہہ مقام روسیونکی لئی موزون تھا لہذا اسپر روسی قبضہ ہونا جاپانیونکی حق مین سم قاتل تھا۔

اہل کوریا اس بات کا دعوی کرتے ہین کہ ہماری تاریخ فنیقس اور بابل کے زمانہ سے بہی قدیم ہی اور ہماری ہی ذریعہ سے جاپان کو تمام علم و ہنر و سائنس میسر ہوی ہی مگر ونکی پاس اس دعوی کا کوئی ثبوت نہین تین سو سال گذری کہ جاپانیون نے انپر حملہ کیا تہا اور اوسی زمانہ سے بودہ مذہب کا یہان خاتمہ ہوگیا اور اب زیادہ حصہ یہانکی باشندونکا بالکل لا مذہب ہی اور اگرچہ اہل کوریا نہایت طاقتور اور خوبرو ہوتی ہین مگر چونکہ سنہ ۹۶-۱۸۹۵ء سے پہلی سیکڑون برس تک یہہ لوگ بطور رعایا تحت سلطنت کی رہ چکی ہین لہذا اونکی مذہب کے ساتھہ ہی یہانکی باشندونکی بہادری و روح کا بہی خاتمہ ہوگیا ہی اور اب یہہ لوگ نہایت بزدل تصور کئی جاتی ہین اور حقیقتاً اہل کوریا تاتاری نسل سی ہین جنہین مغل اور تورانی بہی کہتی ہین اہل کوریا فساد و شرارت سی متنفر اور امن پسندی کی نہایت دلدادہ ہین یہہ لوگ بھوتون اور شیطانی ارواح کی حفاظت عجیب عجیب طریقہ سے کرتی ہین مردونکی قبرین اسی خیال کی نہایت مضبوط اور پائدار بناتی ہین کہ کہین قبر سے نکلکر مردہ بھتنا نہ بن جائی عموماً قبرین دامن کوہ مین ایک چبوترہ پر بنائی جاتی ہین۔ ایک معمولی سے معمولی غریب شخص کا بہی جنازہ نہایت شان وشوکت کی ساتھہ اوٹھایا جاتا ہی سوگوار کو ٹاٹ کا جامہ پہننا پڑتا ہی۔ اور اوسکی سرپر ایک بڑی لمبی چوڑی ٹوپی جو مثل چھتری کی ہوتی ہے رکہدیجاتی ہی اور بقیہ ہمراہیان جنازہ سوگوار سے ہنسی مذاق کرتی چلتی ہین سوگوار کو ایک خاص مدت تک اپنی عزیز کی سوگ مین رہنا اور اکثر لذائذ دنیوی کو چھوڑنا پڑتا ہی والدین کی سوگ کیواسطے ۳ سال کی مدت مقرر ہی اسیطرح اور رشتہ دارونکی سوگ کیواسطے بہی مختلف میعادین مقرر ہین حالت سوگ مین سوگوار کو بالکل مجرد رہنا پڑتا ہے

اہل کوریا کی پوشاک بہی نہایت عجیب ہوتی ہے۔ تمام لوگ سفید کپڑی پہنتی ہین اور باوصف سخت جاڑا پڑنی کی بہی وہ لوگ سفید کپڑی ہی پہنتی ہین۔ مردونکو اپنا کپڑا بہت صاف رکہنا پڑتا ہی عورتونکا یہہ فرض ہی کہ اپنے آقا یا گھر کی مکھیا کی کپڑی درست کرین جس کیواسطی وہ کپڑونکو ۳ مرتبہ گرم پانی مین جوش دیکر خوب دہوتی اور صاف کرتی ہین

روسی جہاز پیٹر و پاولوسک - جو امیر البحر مکاروف سمیت غرق ہوا ہے
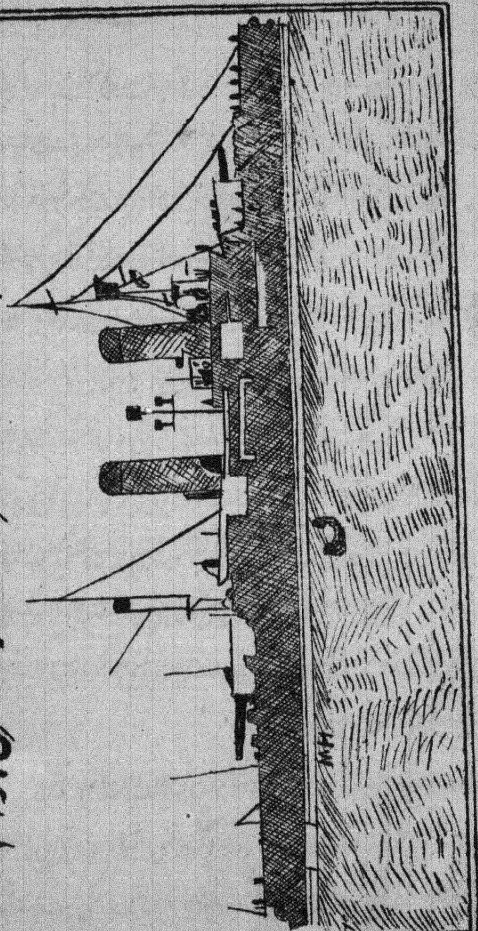
یہان چلے آتی ہین مگر ان سب باتون پر بہی کہ افسر لوگ یہان پر زیادہ رہتی ہین ملک کا یہہ شہر پایہ تخت ہے
اس مین نہ کوئی تفریح گاہ ہی نہ باغات ہین اور نہ کوئی مذہبی عمارت

## بادشاہ اور عدالت

بادشاہ کوریا جو ۱۸۹۷ء سی شہنشاہ کہلانی لگا ہی پستہ قد اور سانولی رنگ کا آدمی ہی اوسکی چھوٹی چھوٹی مونچھین
ہین اور پتلی ٹھوڑی ہی۔ یہہ شخص نہایت بزدل مگر ہر دلعزیز ہی سنہ ۱۸۶۴ء مین جب یہہ تخت نشین ہوا اسوقت اسکی
عمر ۲۰ سال کی تھی اور اس نسل کا جو صد ہا سال سی حکومت کر رہی ہین - ۲۸ وان حکمران ہی۔ اس کا باپ
بڑا عالی حوصلہ تھا۔ اس نے اپنی لئی تال دین کن (بڑی عدالت کا سردار) کا خطاب تجویز کیا تھا۔ اوس نے
۱۸۷۳ء تک بڑی تحکم کی ساتہہ حکمرانی کی سنہ ۱۸۶۶ء مین فرانسیسی مہم کا کوریا مین آنیکا سبب تال دین کن ہی
ہوا تھا جس نے مشنریون کو ستا کے فرانسیسی سلطنت کو مہم بھیجنے پر مجبور کر دیا تھا۔ کئی سال تک اس مہم سے
کوریا مین ہلچل مچی رہی مگر آخر مین دو عملے یورپ کی اتفاقیہ دباؤ سی اس مہم کو واپس جانا پڑا اور اسطرح کوریا کو
نجات مل گئی۔ موجودہ شہنشاہ کی تخت نشین ہونیکی بعد اس کا باپ کنسرویٹو پارٹی کا سرگردہ بن گیا تھا جس
زمانہ مین اس نی غیر طاقتون اور عہد نامون کی مخالفت کرنی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا۔ کہا جاتا ہے
کہ ۱۸۸۲ء مین جاپانی سفارت پر جو حملہ ہوا تھا اس کا بانی بہی وہی تھا۔ اپنی باپ کی خلاف موجودہ شہنشاہ
غیر طاقتون سی دوستانہ برتاو رکھتا ہی۔ نیز سنہ ۱۸۹۶ء سی غیر ملک کی لئی کوریا کا دروازہ تو بالکل ہی کھل گیا ہی
جس کا زیادہ سبب شہنشاہ موجودہ کی بیگم ہے جس سی اس نی سنہ ۱۸۹۶ء مین شادی کی تھی موجودہ ملکہ مس
ایملی بروان امریکن لیڈی اور بریفرن وسکانس کی سفیر شیم کوریا کی لڑکی ہی شادی ہونی سی قبل وہ شہنشاہ بیگم
مِن ہی کی خواصون مین سی تھی جبکہ سنہ ۱۸۹۵ء مین ایک راز دارانہ موت سی مرجانی پر شہنشاہ نی اس خاتون کو پہلے
"مین بن" (خاندان شاہی) کے درجہ پر ممتاز کیا اور پھر اس سے شادی کر لی گذشتہ سال مین جب سی اوسکے
ایک لڑکا ہو چکا ہی اسوقت سی یہہ شہنشاہ بیگم کے درجہ مین شمار ہونی لگی ہی کیونکہ کوریا کی شاہی خاندان کا یہی
دستور ہی کہ جب تک کسی عورت کی لڑکا پیدا نہ ہوئی تب تک وہ اس عزت کی مستحق نہین سمجھی جاتی ایملی بروان کا

لڑکا ولیعہد نہین ہی بلکہ وہی لڑکا ولیعہد ہوگا جو شہنشاہ بیگم من کی بطن سی سنہ ۱۹۰۴ء مین پیدا ہوا تھا۔ بادشاہ اپنی عالیشان محل مین رعایا سی علیحدہ رہتا ہی اور بہت کم باہر نکلتا ہی اور جس روز شہر مین سی گذرتا ہی اس روز شہر کو نہایت آراستہ کیا جاتا ہی۔ تمام دوکانین بند کردیجاتی ہین مگر تماشائیونکی لئی سڑکون پر دورویہ قطار مین کھڑی ہونیکی عام اجازت ہوتی ہی شاہ کی سواری پایۂ تخت کی اون سڑکون سے گذرتی ہی جو بعض بعض جگہہ سی ۵۰ گز چوڑی ہین۔

# خشکی کا پہلا معرکہ

جب سی کہ روس و جاپان کی درمیان بحری معرکہ شروع ہوی تھی عام طور پر تمام دنیا و نیز خود روسیونکا یہہ خیال تھا کہ اگرچہ جاپانی بوجہہ ایک قدرتی ملاح ہونیکی تری مین روسیونکو سرنگون کر رہی ہین مگر جب خشکی پر جنگ ہوگی تو روسی اپنی بہادری کی جوہر دکہلائینگی اور اسوقت جاپانیونکو معلوم ہوجائیگا کہ حقیقتاً روسی ایسی بڑی سپاہی ہین کہ اونکا مقابلہ جاپانی زرد رنگ کی لوگ نہین کرسکتے مگر ۲۸۔ مارچ کی چنگچو کی بری معرکہ نی اس خیال کو بہی غلط ثابت کردیا اور اس پہلی خشکی کی شکست نی جو روسیونکی واسطے بڑی جنگ کی بدشگونی کا پیش خیمہ تھا یہہ بتلادیا کہ جاپانی خشکی مین بہی روسیونکو ناک چنی چبوا سکتی ہین چنانچہ اس معرکہ کی تفصیل ریوٹر ایجنسی کے ذریعہ سے یون معلوم ہوئی ہی۔

کہ ۲۸۔ مارچ کو روسی کاسکون کی چند سوتنیاؤن (سوتنیا روسی مین ترپ یا رسالہ کی ایک حصہ کو کہتی ہین مگر یہہ لفظ صرف کاسکون کی ترپ سی مخصوص ہی) اور جاپانی پیدل و سوار سپاہ کی مابین شہر چنگچو کی جنوبی دروازہ پر مقابلہ ہوا روسی کاسک باوجودیکہ ایک قلعہ بند پوزیشن پر قابض تہی مگر صرف ½ گھنٹہ کی معرکہ جنگ کی بعد روسیونکی پاؤن اوکھڑ گئی اور وہ سراسیمہ ہوکر بہاگ نکلی جاپانی اپنی شہنشاہ کی نام فتح کی نعرے لگاتی ہوی شہر مین داخل ہوی اگرچہ اس معرکہ کی نقصان کی تفصیل جو روسی سپہ سالار نے اپنی رپورٹ مین بیان کی ہے صرف ۲۔ افسر سخت مجروح ۳ سوار ہلاک اور ۲ زخمی بتاتی ہین مگر جاپانیونکا بیان ہی کہ جب ہم شہر مین داخل ہوی تو دروازہ ہی پر ۲ روسی مقتول پڑی ہوی تہی اور شہر کی اندر سی بہی آٹھ روسی لاشین برآمد ہوئین اس سی صاف

معلوم ہوا کہ یہہ دس لاشین جو جاپانیونکو ملی ہین اون لاشون سے علیحدہ ہین جنکو روسی اپنی ہمراہ لے گئے
اس سے روسیونکی غلط بیانی کا انداز ہو سکتا ہی- جاپانیون کا ایک لفٹنٹ کالو نامی اور ۸ سپاہی مارے گئے
کپتان کرد اور ۱۱ آدمی زخمی ہوے-

# پورٹ آرتھر کا ایک اور عظیم الشان اور نہایت ہولناک بحری معرکہ

جاپانیونکی گہری چالون کے آگے میکاروف کی بہی کچہہ پیش نہ گئی اور آخرکار روس کا ہر دلعزیز اور دنیا کا مشہور
روسی افسر میکاروف بہی ٹوگو کی شاطرانہ چالونکی بھینٹ چڑہ ہی گیا چنانچہ اس واقعہ کی تفصیل ٹائمیز کی نامہ نگار نے
حسب ذیل بیان کی ہی وہ لکہتا ہی کہ ایک جاپانی وسٹرایر اور تارپیڈو کا بیڑہ ۱۱- اپریل کو آدہی رات سے
پورٹ آرتھر مین پہونچا اور وہین اوسوقت جبکہ روسی جہاز سرچ لائٹ سے اسکو دیکھکر دہوان دہار گولہ برسا رہے ہی
کہ ایک جاپانی وسٹرایر نے روسی گولہ باری کی حالت مین نہایت بہادری اور تیز دستی سے پورٹ آرتھر
کے دہانہ کے قریب راستہ مین سرنگین بچہادین اور جب تک کہ یہہ وسٹرایر سرنگین لگاتا رہا دوسری جاپانی
وسٹرایر ادہر ادہر دیکہہ بہال کرتے رہے اور اس دیکہہ بہال مین ہی ایک روسی وسٹرایر اونکی ہاتہہ لگ گیا
جسکو وہین ڈبو دیا اسکی بعد اسی رات کی صبح یعنے ۱۲- اپریل کو ۶ بجے صبحکی وقت جاپانی کروزر جہازونکا
ایک معمولی بیڑہ پورٹ آرتھر کے مقابل نمودار ہوا اسکو دیکھکر میکاروف فوراً معہ اپنی بیڑہ کی بندرگاہ سے باہر نکلکر
جاپانی بیڑہ پر حملہ آور ہوا ادہر روسی قلعون سے بہی آگ برسائی جانی لگی جاپانی بیڑہ نی اپنی سوچی ہوئی چال
کے مطابق پسپائی شروع کی اسپر میکاروف نی جاپانی بیڑہ کا تعاقب کیا اور جب روسی بیڑہ دہانہ سے
قریب ۱۵ میل کے دور نکلگیا تو اسکو ایک اور جاپانی بیڑہ نے جسمین ۲۹ جہاز تہے آن گہیرا یہہ دیکھکر میکاروف گہبرا گیا
اور اگرچہ کچہہ تہوڑا سا مقابلہ بہی کیا مگر جاپانیونکی زد کی تاب نہ لاکر مجبوراً وہان سے پیچہے کو ہٹا اب جاپانیون نی اسکا
تعاقب کیا اور خاص کر میکاروف کی ہیڈ کوارٹر والی جہاز پیٹرو پولوسکی نامی پر زیادہ دباؤ ڈالا روسی بیڑہ
جبکہ بدحواسی کے ساتہہ دہانہ بندر مین داخل ہو رہا تہا کہ پیٹرو پولوسکی ایک جاپانی سرنگ سے ٹکرایا اور پاش پاش
ہوکر معہ اپنی کل راکبوں کے جنکی تعداد ساڑہی سات سو تہی اور جسمین قریب قریب اکثر افسر و روسی شہزادہ تہے غرق ہوگیا

اور انہین کے ساتھ میکاروف بھی ڈوب گیا اسکے علاوہ ایک اور روسی جہاز بھی بیکار ہو گیا میکاروف والے جہاز کے سارے اسٹاف مین صرف گرانڈ ڈیوک سرل نہایت مجروح ہو کر معہ ۲۰ ملاحون کے بچ گئے۔

# دریائے یالو پر ایک نہایت خونریز بری معرکہ

دریائے یالو جسکو روسیون نے کوریا و منچوریا کی حد فاصل قرار دیا تھا اور جسپر مہینون پہلے سے فریقین کی افواج کا جماؤ ہو رہا تھا آخر کار ڈیڑھ مہینہ جانبین مین معمولی چھیڑ چھاڑ رہنے کے بعد ایک عظیم الشان معرکہ جدال و قتال بنگیا اور ۲۶ - مئی کو جاپانی افواج نے ویجو کے قریب پیپونکا پل باندھکر یالو عبور کر کے روسی افواج پر حملہ کیا یہ حملہ منگل کے دن جاپانیون نے شروع کیا تھا اور لڑائی پانچ یوم تک برابر جاری رہی جبکہ لڑائی نہایت زور شور کے ساتھ ہو رہی تھی کہ جاپانی امپریل گارڈ اور دوم ڈویژن کے سپاہی شب یکشنبہ کو کشتیونکے پل سے دریا کے پار گئے اور روسیون پر تین طرف سے حملہ کر کے بائین جانب کے دستہ کا رخ پھیر دیا۔ صبح یکشنبہ کو جاپانی توپخانہ نے ساحل جنوبی پر دہاوا کیا اور تین طرف سے دشمن پر ایسا سخت حملہ کیا کہ آخر کار روسی بیدم ہو کر بھاگ نکلے اور ان ٹینگسین سے لائی آشوکن کو جو سڑک جاتی ہے اوسپر جاپانی ۸ بجے تک بالکل قابض ہو گئے اور روسیونکی ۲۸ توپین معہ گھوڑون ۲۰ - افسرون اور بہت سے سپاہیونکی گرفتار کرلئے۔ جسوقت جنوبی ساحل پر حملہ کیا جا رہا تھا اسوقت تک جاپانی اگنبوٹونکا بیڑہ بھی باڑیونکی مدد کر رہا تھا آخر کار اس معرکہ مین کامیاب ہو کر جب جاپانیون نے اپنی پوزیشن کو مفتوحہ مقامات مین خوب مضبوط کر لیا تو ۲۹ - اپریل کو بارہوین جاپانی ڈویژن نے مقام ساکوچن پر پل بنا کر ۳۰ - کی صبحکو اوترنا شروع کیا اور ۱۰ بجے ۴۵ منٹ پر صبح کے وقت تمام موجودہ جاپانی سپاہ پل کے پار اوتر گئی اگرچہ اس موقع پر روسی چارطرف سے نہایت استقلال کے ساتھ آگ برسا رہے - مگر جاپانی افواج نے جب اس گولہ باری کی پرواہ نہ کی تو مجبوراً روسی فوج نے سکوت اختیار کیا۔

چنانچہ اس جاپانی فتح کی تصدیق کی بابتہ جنرل کروکی کمان افسر یالو اپنی رپورٹ مین اسطرح رقم طراز ہین کہ جاپانی مورچہ نے علی الصباح ۷ ½ بجے روسیونکو پوزیشن پر گولہ باری شروع کی اور اپنی مخالفونکی بہت جلد دانت کھٹے کر دئیے یعنے جاپانیون نے پل سے اور پایاب گذر کر ۸ ½ بجے بلند پونسپر پوزیشن کی

اور ۹ بجے روسیون کو وہان سے مار کر نکالدیا روسیون نے بھاگتے ہوے دوجگہہ مقابلہ کیا - اور دست بدست لڑائی کی نوبت پہونچی اور اگرچہ روسی توپخانہ نے سخت حملہ کیا تھا مگر صرف ایک گھنٹہ کے اندر ہی روسیونکا قدم اوکھڑ گیا اور چی لن جینگ سے میکون کی شمال تک تمام علاقہ جاپانی افواج کے قبضہ مین آگیا -

اس ہی معرکہ کے نقصانات جانبین کی بابتہ یہہ ہی جنرل کروکی خبر دیتے ہین کہ کل نقصان کی تعداد یہہ تھی ۲۱۸ جاپانی بشمول ۵ - افسرونکے مارگیے اور ۷۸۳ جاپانی بشمول ۳۳ - افسر ذکے زخمی ہوے - روسیونکی لاشین جو ہم نے دفن کین وہ ۱۳۶۳ تھین اور قیدیونکا شمار ۶۱۳ تھا جو مقتول یا مجروح روسی ساتھہ لیگیے وہ اسکے علاوہ ہین مال غنیمت مین ۲۱ - تین انچ کی جلد فیر کرنیوالی توپین اور آہنہ تیز فیر کرنیوالی مشین توپین ۱۰۲۱ رائفلین ۶۳ گھوڑے اور کارتوس - گولی بارود کپڑون - خیمون کی بڑی مقدار ہمارے ہاتھہ آئی ایک روسی مراسلہ اپنے نقصان کی تفصیل اسطرح بتلاتا ہے کہ ہمارے ۷۰ - افسر اور ۲۳۲۴ سپاہی مقتول و مجروح ہوے -

## ایک دوسری اخبار کے ذریعہ سے معرکہ یالو کی مختصر کیفیت حسب بیان جنرل کروکی

جنرل کروکی بیان کرتے ہین کہ انہین معرکوں مین آخری دن یعنے یکم مئی کی سہ پہر کو روسیون نے اوس جاپانی فوج کا جو انکا تعاقب کر رہی تھی نہایت ہی جان توڑ کر مقابلہ کیا جس سے جاپانیونکے نقصان مین اور تین سو آدمیون کا اضافہ ہوگیا اور اگرچہ روسی نہایت ہی دلیرانہ حملہ کرتے رہے مگر آخر کار روسی توپخانہ کی دو کمپنیون نے اپنے سپاہیون اور گھوڑونکا بہت سا حصہ تلف ہوجانے پر ہتیار ڈالدیے اور آمان کا سفید جھنڈا بلند کیا اور جب گرفتار شدہ افسرون سے دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ڈویژن کے اعلی افسر جنریل کنشا لسکی اور ۱۱ - ۱۲ پیدل رجمنٹوں توپخانہ بٹالین اور شارپ شوٹرون ( جلد جلد فیر کرنیوالے ) کے کمانیرونیز بہت سے اعلی افسر قتل و زخمی ہوے ہین -

اسی معرکہ کے متعلق جنرل کروکی و نیز ایک اور آفیسر نے بیان کیا کہ باستثناء ۵ - ۶ روسی پلٹین اور ۲ توپخانہ کے تمام روسی نہایت ہی بدحواسی اور بیقاعدگی سے پسپا ہوے یہان تک کہ وہ روسی باربرداری کی گاڑیان

جنہون نے خار بار تہی اپنا اسباب چھوڑ چھوڑ کر چلدی۔

اور سب سے زیادہ شرمناک مثال بدحواسی کی یہہ ہی کہ روسی افواج کے ایک بڑی حصہ فوج سے ایک اپنی ہی مختصر دستی فوج کو یہہ سمجھکر کہ یہہ جاپانی ہین نشانہ بنانا شروع کردیا جسمین ۸۰ روسی قتل و زخمی ہوئی۔

اسی معرکہ کے متعلق ایک روزنامہ نگار جو نمند جاپانی جنرل کروکی کی ہمراہ میدان جنگ مین موجود تہا لکھتا ہی کہ دریائی یالو دو میل مین پہیلا ہی مگر اس مین چند چھوٹے چھوٹے ٹاپو بنی ہوی ہین۔ جن مین سے ایک ٹاپو ساحل منچوریا کی بہت ہی قریب ہی۔ اس ٹاپو مین جاپان کی دو رجمٹین مقیم تہین۔ اور جب یکم مئی کو ان کی نام حکم پہنچا وہ فوراً دریا کو عبور کرکے پہاڑ کی ڈہلوان کناری پر مور و ملخ کی طرح چشم زدن مین چڑہ گیا اور روسیون پر حملہ کردیا۔ خشکی کی لڑائی جس کی ابتدا دریائی یالو کی جنگ [illegible] سمجھہ لینا [illegible] قت مین سے ہوجانیوالی نہین ہی۔ جیسی ۸ اور ۹ فروری کی جنگ مین کامیابی ہوگئی تھی دریائی یالو کی لڑائی۔ جو پہلی مئی کو ہوئی۔ اوس مین روسیون کی ۳ ہزار آدمی قتل ہوی۔ زخمیون کی تعداد علیحدہ ہی۔ جاپانیون کا نقصان سرکاری رپورٹ کی بموجب نوسو آدمیون کا بیان کیا جاتا ہی جس مین ۸۴ اسپاہی اور افسر ہلاک ہوی ہین۔

## جنرل بیرن اوکو

یہ وہ جاپانی سپہ سالار ہے جو پورٹ آرتھر پر حملہ کررہا ہی۔ اور جس نے مندرجہ ذیل معرکہ کنچاؤ روسیون کے مقابلہ مین نہایت دلیری سے فتح کیا ہے اور اوس نے ۸۲ ضرب توپ بھی چھین لی ہین اور ڈالنی جیسے مستحکم اور خوبصورت بندرگاہ پر بھی اسنے ہی قبضہ کیا ہی یہ جنرل سنہ ۱۹۰۳ء کے دربار تاج پوشی دہلی مین بھی جاپان کے طرف سے شریک ہونے کیواسطے ہندوستان آیا تھا اور دہلی مین مقیم ہوا تھا۔

# کنچاؤ اور زنان شان کا بڑی معرکہ

اگرچہ روسیون نے جزیرہ نما لیاؤ ٹنگ (جس مین کنچاؤ اور زنان شان واقع ہین) کی جنوب کی طرف سی جاپانی پیشقدمی روکنی کی واسطے ضرورت اور عام انسانی تدابیر سے زیادہ تیاریان کین تھین اور خلیج ٹالینوان کی جنوبی ساحل سمندر کے پہاڑیون پر بہت سی مضبوط مورچی دمدمی اور دھسنین وغیرہ بنائی تھین اور اُن سب مین ایک مورچہ ٹالینوان کے مغرب جانب ایک پہاڑی پر مقام زنان شان مین بڑا بہا مضبوط بنایا تھا جہان برجون دیوارون دمدمون اور قلعون مین رائیفل چلانی کی واسطے سوراخ بنائی تھی اور بہت سی سرنگین اور صدہا تار جاپانیونکو الجھا کر گرانیکی واسطی لگائی تہی اور اسیطرح کی مضبوط مورچونکی ایک لائن خلیج ٹالینوان سی لیکر شمال کی جانب ٹالینوان شہر کی آبادی تک چلی گئی تھی۔

مگر یہہ ساری مضبوطی اور صناعی جو کچہہ روسیون نے اپنی حفاظت کی واسطے کی تہی جانباز اور بہادر جاپانیون کی مآل اندیشی اور جگری کی سامنی کچھہ کام نہ دی سکا اور جاپانیون نی اس معرکہ مین روسی دمدمون اور دھسونکی مقابل فدایان ملک کی جسم کی دیوارین بنا کر روسیون کو تبلا دیا ہی کہ سچی بہی خواہ ملک و قوم بہادر اپنی گوشت کی دیوارون سی وہ کام لینی ہین جو کبھی کم اندیش لالچ کی بندی دہسون اور مورچون سی نہین لی سکتی۔

چنانچہ جاپانی جنرل اوکو اس لڑائی کی متعلق بیان کرتا ہے کہ ہماری فوج نی ۲۵ مئی ۱۹۰۴ء کو آدھی رات کے بعد روسی افواج مقیم کنچاؤ پر اسطرح حملہ کیا کہ جاپانی فوج کی چوتہی ڈویزن نے داہنی (میمنہ) طرف اور تیسری ڈویزن نے بائین (میسرہ) جانب اور پہلی ڈویزن نے سنٹر (قلب) مین صف آرا ہو کر روسی افواج پر رات کی اسی اندھیری مین کہ جب ہاتھہ کو ہاتھہ نہ سوجی حملہ شروع کیا اور بہت تھوڑی عرصہ مین کنچاؤ پر قبضہ کر کے صبح ۵½ بجے ہماری توپخانہ نی زنان شان پر گولہ باری کرنی شروع کی اور ادہر ایک جاپانی افسر چار جنگی جہازات لئی ہوی خلیج کنچاؤ مین موجود تہا جسنے جہازون پر سی گولہ مارنا شروع کیا جانبین سی قریب ۳ گھنٹہ کی نہایت شدومد کی دھوان دھار گولہ باری ہوئی مگر اسکی بعد روسی توپخانہ کی گولہ باری کچھہ مدہم پڑی جسبسی گولہ باری مین تخفیف ہوئی ہی کہ ہماری پیدل فوج آگی بڑھی اور روسی مورچون سے ۴-۵ سو گز کی فاصلہ پر جا پہونچی۔

نقشہ جسمیں صرف میدان جنگ دکھلایا گیا ہے
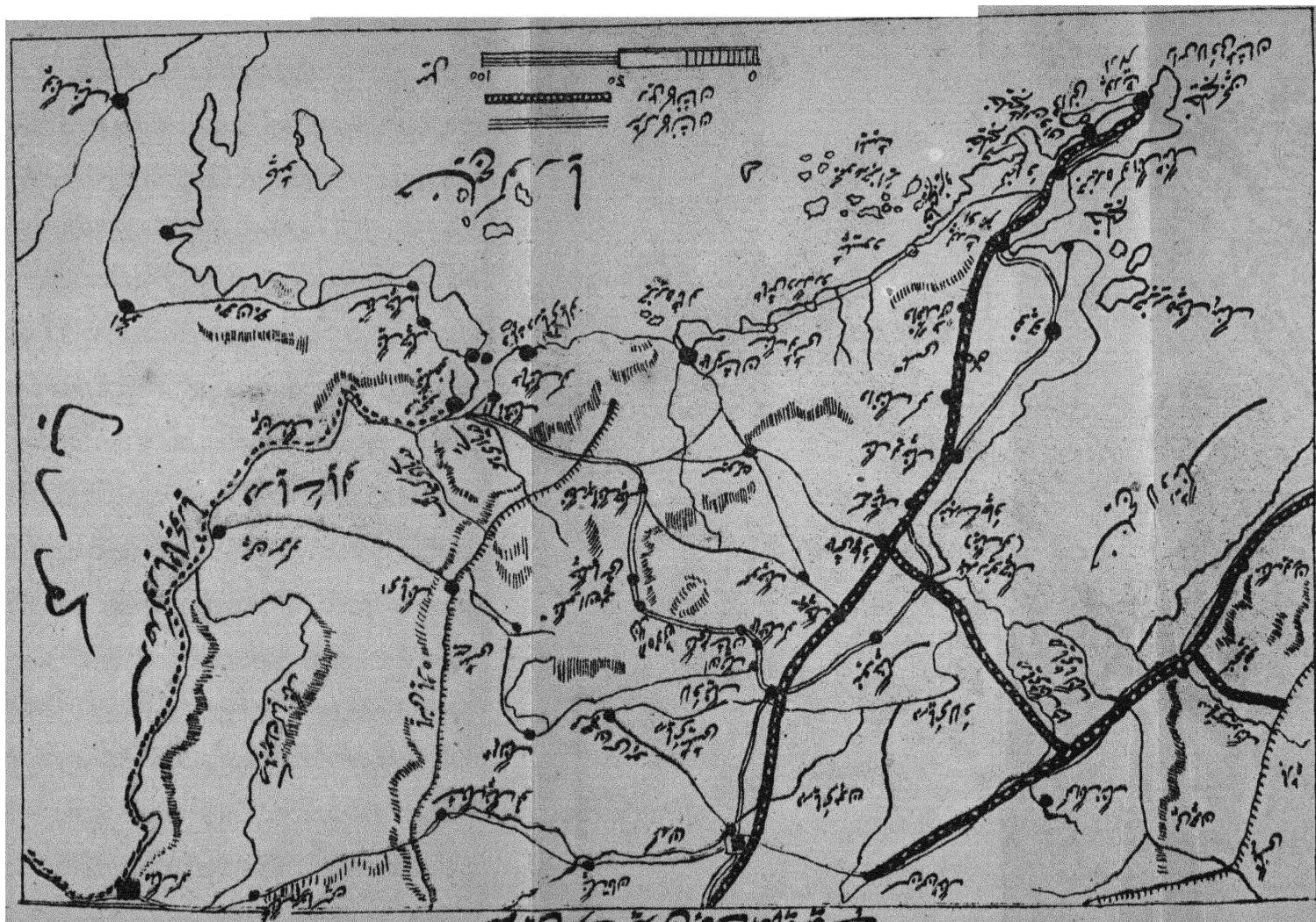
اور اگرچہ ۱۱ بجے دن کے تمام روسی قلعون سے گولہ باری ہونا بند ہو گیا مگر روسی پیدل پلٹن نہایت سینہ زوری
اور بہادری سے جم کر مقابلہ کرتے رہے - یہہ نہایت نازک وقت تھا اگرچہ ہماری توپون نے سخت گولہ باری کی
مگر روسیون کے مضبوط اور مستحکم دمدمون اور مورچونکو ۵ بجے شام سے پہلے کچھہ نقصان نہ پہونچا سکے - ہان ۵ بجے
شام کو بڑی کوششونکے بعد ایک رخنہ پیدا ہوا جس سے ہماری پلٹن بڑہی مگر اسی عرصہ مین تیسرا ڈویژن اتنی آگے
نکل گیا کہ روسیون نے اوسکو چارون طرف سے گھیر لیا اور اپنی میمنہ کو مدد پہونچا کر ۲ توپخانونکے ذریعہ سے دو طرف سے
ہماری تیسرے ڈویژن پر جا پڑنا چاہا اتفاق سے ہماری باتریونکے پاس بارود کا ذخیرہ بہت تھوڑا رہ گیا تھا اور
توپونکے ہٹا لینے کی فکر کر رہی تھین اسپر ہمنے تمام قوت کو یکجا کرکے نان شان پر ایک سخت دہاوا کرنے کی کوشش کی
اور فرسٹ ڈویژن کے پیدلون نے نہایت بہادری کے ساتھہ روسیونپر دہاوا کیا مگر روسیون کی گولہ باری نے اونکو
سخت نقصان اوٹہانیکے بعد آگے بڑہنے سے روک دیا - ہماری خوش نصیبی سے اسوقت پھر ہماری جنگی جہازون نے
نیلیچ کنچاؤ سے گولہ باری شروع کر دی اور ہماری چوتھی ڈویژن نے اپنی جانین ہتیلی پر رکھکر روسی فوج کے میسرہ پر
حملہ کیا اور اونکو پسپا کرتے ہوئے اوپر کو پہونچ گئے اور پہاڑی پر قبضہ کر لیا - یہہ دیکھکر اور دوسرے ڈویژنونکی
ہمت بہی بڑہ گئی اور وہ سب کے سب اپنی ہی مقتول نعشون پر سے کود کود کر جسطرح بہی ممکن ہوسکا خندقون اور
دمدمونکو طے کرکے روسیون پر ٹوٹ پڑین اور تلوارون پستولون اور سنگینون سے دست بدست مقابلہ ہونے لگا
اس دست بدست کے مقابلہ سے روسیونکے پیر اوکھڑ گئے اور وہ بڑی گھبراہٹ کے ساتھہ جنوب کی طرف بھاگے جاپانیون نے
دور تک انکا تعاقب کیا اور بذریعہ توپونکے بہی اونپر گولہ باری کی گئی ان تمام جان توڑ کوششون کے بعد آخر کار
میدان جاپانیون کے ہاتھہ رہا مال غنیمت مین علاوہ اور بہت سے سامان کے ۸۲ توپین اور بہت سی رائفلین - اور
کارتوسونکا بڑا ذخیرہ جاپانیونکے ہاتھہ آیا اور وہ نعرہ شادمانی بلند کرتے ہوئے میدان جنگ مین اطمینان سے ٹھیرے -

اس لڑائی مین جاپانیونکے مقابلہ پر روسیونکے ایک فوجی ڈویژن فوج اور توپخانہ کے ۱۲ ہاٹریان تھین کل روسی فوج کی تعداد اسوقت پر ۲۰ ہزار تھی

# ایک اور جاپانی ذریعہ سے جنگ کنچاؤ نان شان کے حالات

غنیم نے نان شان کے دہنسونکے گرد کئی پوشیدہ خندقین بنائی تہین اور بہت سے مستحکم دمدمونکی آڑ مین سینہ سپر ہو کر

مقابلہ کرتی رہی مگر متواتر حملون کے بعد آخر کار ہم اوسپر جا پڑے اور دشمن کو نان کوالناگ کی طرف کو بہگا دیا یہہ
سخت لڑائی ۱۶ گھنٹہ تک جاری رہی جاپانی اگنبوٹون سے بہی خلیج کنچاوین سی روسیون پر گولہ باری کی
جو کائی اگنبوٹ کا کپتان مارا گیا اور ۹۔ اور آدمی بہی زخمی و ہلاک ہوی کشتیونکو بہی خفیف صدمہ پہونچا
ہماری پیدل توپخانہ اور سفر مینا کی ایک دستہ نی ۲۵ کی شام کو نان کوالنگ پر قبضہ کرلیا غنیم پورٹ آرتہر کیطرف
بھاگی اور جاتی وقت شان سلیا و ریلوی اسٹیشن واقع شمال و مشرق ڈالنی کو آگ لگائی گئی دشمن نے میدان مین
علاوہ ہم سو لاشونکی ۵۰ ضرب توپ اور بہت سا سامان بہی چھوڑا ہمارا نقصان قریب ۳ ہزار کی جا پہنچا گیا ہی
اسی معرکہ کی مزید تفصیل اس طرح بیان کی گئی ہے کہ ۲۵ مئی کو ½ ۲ بجے رات کی جاپانیون نی حملہ شروع کیا
روسیون کی دمدمی اور مورچے نہایت پائدار تہی اور اوسکی توپ خانہ مین ۵۰ چھوٹی بڑی اور ۲ بہت بڑی توپین
موجود تہین۔ بیدونکی کمپنیونکو روسیون سے مٹی ہوی خند قونمین صف باندہ کر کہڑا کر دیا تہا جنکی بندوقونکی منہ دہنسون
اور دیوارونکی سوراخون مین کو نکلی ہوی تہی روسیونکی مشین توپین بہی عمدہ موقع پر لگی ہوئی تہین اور وہ نہایت ہی
مردانگی کی ساتہہ جاپانیون کا مقابلہ کرتی رہی۔ جاپانیون نی بہی اپنی تمام میدانی توپونکا رخ دہنسونکی طرف کر دیا تھا
اور نہایت زور شور کی ساتہہ آگ برسانی لگی تہی کہ دفعتاً خود بخود ۱۱ بجے دن کی قریب روسی توپخانہ نی خاموش
ہونا شروع کر دیا اور تیز فیر کرنے والی توپونکو روسی اس سی پہلی ہی کوان لنگ کو لیگئی تہی جہان سی رات ہونی تک
وہ فیر کرتے رہے آخر کار کئی دفعہ حملہ کرنے کے بعد ایک حملہ جو شام کی وقت جاپانیون نی سخت توپونکی مار مین کیا
اوس مین وہ کامیاب ہو گئی اور اسی حملہ کی تاب نہ لا کر روسی بہاگ نکلی اور ایسی بدحواسی کی ساتہہ بہاگی کہ تمام
توپین جو دہنسونپر چڑہی ہوئی تہین چہوڑ گئی اس حملہ مین جاپانیونکی خوش قسمتی سے اونکو وہ سرنگین نظر پڑگئین جو
روسیون نے نان شان کی شرقی دامن مین لگائی تہین جنکی تار فوراً اونہون نی کاٹ دے
ورنہ خدا جانی کسقدر جاپانی ضائع ہو جاتے

## خلاصہ رپورٹ روسی جنرل اسٹوئیل

جنرل اسٹوئیل گورنمنٹ روس کو اطلاع دیتا ہی کہ نان شان کی لڑائی مین جاپانی فوج کی گولہ باری خصوصاً

جاپانی اگنبوٹون اور تارپیڈو کشتی کی گولہ باری نے روسی توپخانہ کی پارٹیونکو بالکل نکما اور خراب کر دیا اور اگرچہ
ین زنان شان خالی کر دینے سے پیشتر ہی وہان کی موجودہ توپونکا اڑا دینے کا حکم دیا تہا مگر موقع ایسا آن پڑا
کہ بغیر میری حکم کی پوری تعمیل کی ہوئی روسی فوج کو پیچہے کو پسپا ہونا پڑا اور نانا فانشین[له] مین جو کچہہ میگزین ہمارا تہا
وہ سب اوڑا دیا گیا اور اوس مین سے کچہہ بہی جاپانیونکی ہاتہہ نہ آیا۔

## ڈالنی کا اہم روسی اسٹیشن

اقصائی مشرق کی تین اہم ترین روسی فوجی اسٹیشنون مین ایک بندر ڈالنی بہی تہا جو اپنی فوجی اہمیت کی لحاظ سے روسیونکیواسطے
ایک نعمت غیر مترقبہ تہا اور جسکو فوجی اسٹیشن بنانے پر روسیون نے چالیس لاکہہ پونڈ سے زیادہ صرف کیا تہا اور حقیقتاً
بہی وہ خلیج ٹالیوان پر واقع ہونے سے (جو نہایت گہرا اور محفوظ مقام ہی) نہایت ہی مستحکم اور مضبوط مقام
شمار کیا جاتا تہا لیکن جزیرہ نما رلیاؤتنگ کی معرکہ کنچاؤ و نان شان کی ساتہہ ہی اسکی تقدیر کا بہی فیصلہ
ہوگیا کیونکہ روسی اس سراسیمگی کی ساتہہ کنچاؤ پر لڑائی کی بعد پورٹ آرتہر کی جانب بہاگی کہ وہ ڈالنی جیسے
مضبوط بندر کی بہی حفاظت نہ کرسکے اور بجز اسکی کہ ڈالنی کی خوبصورت عمارتونکو جہان تک ونسی بن پڑا
شکستہ اور خراب کر کی چہوڑ جاوین اور کچہہ نہ کر سکی چنانچہ ۳۰- مئی ۱۹۰۴ع کو جاپانیونکی فتحمند جنرل آکونی
بلا کسی خاص مزاحمت کی ڈالنی پر قبضہ کرلیا اور اوسکو تفتیش پر معلوم ہوا کہ بندرگاہ اور ڈاک یارڈ اور ریل یا
گودام وغیرہ سب اچہی حالت مین ہین ہان ایک سب سے بڑی ستونکو روسی توڑکر خراب خستہ کر گئی سو اسی زیادہ
گودام بارکین ٹیلیگراف آفس ریلوی اسٹیشن بہی صحیح وسلامت رہی لیکن ڈالنی کی قرب وجوار کے
چہوٹی چہوٹی ریلوی پلونکو روسی توڑ گئی اور جیسے وہ خالی کشتیونکو بہی بہاگتی وقت روسی غرق کر گئی تہے

## اس روسی شکست پر ایک سرسری نظر

قبل از جنگ جبکہ فریقین کی امور متنازعہ طی نہ ہوئی سے آثار جنگ پیدا ہوتی جاتی تہی تو معاملاتکی کی بڑی بڑی مبصر

[له] نانا فانشین کنچوسے ۵ میل بجانب جنوب پورٹ آرتہر ریلوی کا ایک روسی اسٹیشن ہے ۱۲

قبل از وقت اپنی خیالات کا اظہار کرتے ہوئے تمام روسی وجاپانی وسائل کا موازنہ کر کے روسی پلہ کو بھاری تبلاتے تھی
اور آخر کار جس وقت کہ ۵ فروری کو رپورٹ آرتھر پر پہلا کامیاب جاپانی حملہ ہوا تو اوسکو روسی ایک دزدانہ فعل
بتلاتی تھی اور ساری دنیا کا یہہ ہی خیال تہا کہ اس پہلے حملہ مین جاپانیون نے روسی ناطیاریون سے فائدہ اوٹھایا ہی
ورنہ جاپانی روسیونسے بمشکل فتح یاب ہو سکینگے۔

اسکے بعد جب پے درپے جاپانی فتوحات مشرقی سمندرون مین ترقی کرتے گئے تو روسی وفرنچ اخبارات ونیز دیگر
بڑے بڑے مدبرون نے یہہ خیال ظاہر کیا کہ جاپانی چونکہ ایک قدرتی ملاح واقع ہوئے ہین لہذا سمندر مین اونپر روسی
غلبہ نہین پاسکتے مگر وہ خشکی مین جاپانیون سے اپنا بدلہ لے لینگے کچھ لوگ روسی افواج مین لائق افسرونکی کافی مقدار
نہونے پر ان شکستون کا انحصار کرتے رہے۔

اور جب وہ وقت آگیا کہ خشکی مین معرکہ آرائی کی نوبت پہونچ گئی اور بڑی معرکون مین بہی روسی افواج ہی کو
زک اوٹھانا پڑی تو روس کی طرفدار- اہل قلم واخبارات یہہ کہنے لگے کہ ان مقامات پر روسیون نے اپنے
پوزیشن کو قصداً مستحکم نہین بنایا تھا اور وہ آیندہ دوسرے مناسب موقع پر جاپانیون سے جم کر جنگ کرینگے۔ بادہ تر
مبصرین کا خیال تہا کہ دریا ریالو پر روسی افواج جاپانیون سے جم کر لڑینگے مگر جب دریا ریالو پر بھی جاپانیونکی
مردانگی اور جان فروشی نے روسیونکے قدم اوکھاڑ دئے اور وہ شکست فاش کھا کر پسپا ہوئے تو روسی وفرنچ اخبارات نے
یہہ بیان کیا کہ اگرچہ یالو پر روسیون کی پوزیشن نہایت مضبوط تہی مگر چونکہ وہ تعداد مین جاپانیون سے کم تہی لہذا اونہون نے
جاپانیون کے مقابلہ سے ہٹ آنا ہی مناسب خیال کیا کیونکہ وہ یالو کو ہرگز اپنی حفاظتی لائن بنانا نہین چاہتی تہی
بلکہ انکا منشا صرف یہہ تہا کہ جب تک ممکن ہو جاپانیونکو عبور دریا سے روکا جاوے اور اس عرصہ مین دوسرے محفوظ
مقامات کی حفاظت کا انتظام کیا جاوے اسیوجہہ سے جب جاپانیونکا زیادہ دباؤ پڑا تو وہ ہٹکر اپنی محفوظ موقعونپر چلے گئے۔
یہانتک تو تمام روسیونکی طرفدار پارٹی کی حیلہ جوئی ایک حد تک قابل قیاس وقرین عقل رہی بہی مگر کنچوزمانشان
کے معرکونکی جاپانی فتوحات نے خود روسیون ونیز اونکی طرفدارون سے اون تمام عذرات کی قلعی کہولدی
جو وہ ہمیشہ کرتی چلی آتی تہی اور اب بجز بزدلی اور ناعاقبت اندیشی کے اور کوئی کافی وجہہ نہین پائی جاتی جو وہ لوگ
یہہ کہہ سکین کہ اس سبب سے روسی کنچاؤ سے ہٹ گئے کیونکہ نانشان اور کنچاؤ دونون موقعون کو روسیون نے ایسا

محفوظ کر لیا تہا کہ اوس سی بہتر استحکام انسانی تدابیر سی باہر ہے۔ تارونکا جال پورٹ سنرگین لگاتی خندقین کہودنے دہنسون دمدمون اور مورچون کی بانہنی مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا تہا اور تمام مورچون پر معقول توپین چڑہا رکہین تہین کہائیون مین بہت سی جوان اوتار دی تہی جو سوراخون مین گولیان مارنیکو موجود تہی۔

اس تمام روسی حفاظت کی مقابلہ مین جاپانی افواج نے اپنی جسم کی دیوارین بناکر اور اپنی بیدل افواج کو روسی باڑہونکی پناہ بناکر روسیونپر حملہ کیا۔ اور اون سے نہایت مردانہ وار کہلی میدانون مین مقابلہ کرکے اپنی شجاعت اور بیجگری کا سکہ روسیونکی دلونپر جما دیا اور اونکو تبلا دیا کہ ایک سچی ہمدرد ملک وملت اور ذاتی شجاع قوم کی مقابلہ مین خودغرض وحریص قوم گو کتنی ہی حفاظت ومضبوطی سے کام لی کبہی سرسبز نہین ہوسکتی اب اس موقع پر اگر مخالفین جاپان کوئی وجہہ اس شکست کی تبلا سکتی ہین تو وہ شاید یہہ ہو کہ روسی افواج نے کینچو کی فوج کو تنہا چہوڑ دیا ورنہ جاپانی شاید اتنی جلد حملہ پر نہ امادہ ہوجاتے اور غالباً وہ ایسی محفوظ مقامات بحالت امداد روسی افواج روس فتح بہی نہ کرسکتی مگر یہہ حیلہ بہی کچہہ کارآمد نہین ثابت ہوسکتا اور وہ خود روسیونکو ہی کم مین کوتاہ اندیش ناتدبیر ثابت کرتا ہی کیونکہ کینچو کی فوج کو تنہا چہوڑنا جنرل کروپاٹکن (جس کی مفصل سوانحعمری ذیل مین درج کی جاتی ہی) اور اوسکی ماتحتون کی غلطی کا نتیجہ ہی اور اس فروگذاشت سی فائدہ اوٹہانا جاپانیونکی وسیع النظری اور کمال دانشمندی مآل اندیشی ہی کیونکہ اس موقع پر حملہ کرنی مین اگر کوئی بات جاپانیونکی حسب مراد تہی تو وہ صرف یہہ تہی کہ روسیون کو کسی طرف سی مدد نہین پہونچتی ہی ورنہ تمام باتین اونکی خلاف تہین۔

# روسیونکی جنگی لارڈ کروپاٹکن کی سوانحعمری

اقصائی مشرق مین اسوقت جو روسی سپہ سلار جاپانیونکی مقابل سر کو کفن باندہی ہوئی نبرد آزمائی کر رہا ہے وہ الکسی نیچوسلے ورچ کروپاٹکن ہی جسکی فوجی زندگی کی ابتدا ارسب نعشتا کی عہد سی شروع ہوتی ہی جبکہ اس کے فوجی زندگی کی شروعات کا زمانہ تہا تو روس آج ہی کل کی طرح اوسوقت بہی مشغول بکار رہتا اور اوس زمانہ مین روسی سپاہیون ومدبرونکو خواب مین بہی ایشیا کی طرف بڑہنی سلطنت حاصل کرنی کا نظارہ دکہائی دیتا تہا ایشیا کی طرف بڑہی بڑہی راستہ روس کی قبضہ مین تہی۔ اور کوہ قاف کی فتح ہونی والی تہی تاشقند فتح ہوچکا تہا۔

اور اسکی خوشیان منائی جارہی تھین۔ امیر بخارا جس نے دو انگریزی افسرون کو مینار سے گروا کے ہلاک کروا دیا تھا
چالیس ہزار آدمیون کے ہمراہ روسیون سے ہم نبرد تھا۔ جنگ سات روز کی اٹل جنگ کی بعد شکست ہوچکی تھی
ان تمام حادثات اور واقعات مین کوروپاٹکن کے لئے جنگی تجربات حاصل کرنیکا پہلا موقع تھا۔ مگر محض اسکی
بہادری کیوجہ سے ترلین کی دار الحکومت سمرقند کو فتح ہونے کے بعد یہ جنگ جو سپاہی سب لفٹنٹ کے عہدے سے
لفٹنٹ بنا دیا گیا اور اسے دو تمغے بھی دئے گئے۔ کوروپاٹکن کو جس نے ان لڑائیون مین اچھا نام پیدا کرلیا تھا
ابھی جنگ کے متعلق بہت کچھہ معلومات حاصل کرنی تھین۔ اس لئے اوسے اول مقام برلن جانے کی اجازت
دیگئی جہان سے تعلیم پانے کے بعد وہ فرانس کی دار الحکومت پیرس مین پہنچا۔ یہان اس نے سلطنت کی ایسی
خدمت کی۔ کہ اسے فرانس کبھی نہین بھولیگا۔ فرانس مین کوروپاٹکن مارشل ماکماہن سے ملاقی ہوا۔ اور اسے فوج
پیادہ کی ترتیب مین قابل قدر امداد دی۔ جب یہ ممالک غیر سے روس کو واپس آیا اسوقت ترکستان کیطرف
جنگ ہورہی تھی اس جنگ مین جس کے اخیر مین روس کو فتح ہوئی اور توقند ترکستان کے ملحق کرلیا گیا۔ کوروپاٹکن
جنرل اسکوبلیف کے اسٹاف کا سردار تھا۔ یعقوب تک سے سرحدی تنازعہ کے انفصال کے لئے بھیجے جانے پر
اسکی شہرت اور بھی ہوگئی اور اس نے اپنا کام نہایت ہوشیاری سے انجام دیا اور سال بھر مین سارا کام پورا
کرلیا۔ واپسی مین اس نے کاشغر کے حالات پر ایک کتاب تحریر کی اور جغرافیائی سوسائٹی سے سونے کا تمغہ
حاصل کیا۔ پلونا کی مشہور جنگ مین یہ جنرل اسکوبلیف کا دایان ہاتھہ تھا۔ اور اس جنگ مین جو شن پر یہ مقرر
کیا گیا تھا۔ اس کی انجام دہی اسی کا کام تھا۔ اسکوبلیف کا ایک مرتبہ کا بیان ہے۔ ہمین پلونا کی جنگ
یاد کرنے کی ضرورت نہین۔ پلونا کے دروازہ کے اندر اور اسکے باہر جو کام کئے گئے وہ بالکل تعجب خیز تھے۔ تین ہزار روسی
ایک گنبد مین عثمان پاشا کو پسپا کرنے اور ترکون کو گرفتار کرنے کی کوشش مین کھیت رہے۔ اسکوبلیف کے
اسٹاف مین صرف کوروپاٹکن ہی ایک افسر تھا۔ جو زندہ رہ گیا تھا۔ اس جنگ مین اس نے بڑی بہادری سے
کام لیا۔ مگر سر پر ایک زخم آنے کی وجہ سے مہینہ بھر تک شفاخانہ مین پڑا رہا اس جنگ مین ترکون نے جنرل
اسکوبلیف کو بھی پسپا کردیا تھا۔ اور آٹھہ ہزار روسی میدان جنگ مین ہلاک ہوئے تھے۔ اور چند ہزار جاڑے کے سے
مرگئے تھے۔ مگر بالاخر پلونا پر روسیون کو فتح ہوئی۔ اور بارہ۱۲ ہزار ترکون نے ہتھیار ڈالدئے۔ اس لڑائی مین اسنے

قلعہ کو اندر جانے کے لئے ایک سرنگ کھدوائی تھی۔ جو جنگ فتح ہونے کی بڑی موید ہوئی۔ اور اس نے اسکی شہرت کو اور بھی بڑھا دیا۔ ایشیا کی جنگون کی طرف روسی مہمون کے بھیجے جانے کے زمانہ سے کوروپاٹکن کی زندگی مین انقلاب پیدا ہوگیا۔ اور اس کو فوجی خدمات سے علیحدہ کر کے ٹرانس کیسپیا کی گورنری پر مقرر کر دیا گیا۔ جہان اسنے بہو پنچ کے ملک مین ریل سڑکین۔ گرجا گھر۔ بنک اسکول جاری کئے۔ روئی کی کاشت شروع کرائی اور تھوڑے ہی عرصہ مین ایک بڑی بھاری شائستگی کو ملک مین پھیلا دیا۔ گورنری کے عہدہ پر آٹھہ برس رہنے کے بعد یہہ مقام سینٹ پٹیرزبرگ مین فوجی انتظام کے لئے پھر بلایا گیا۔ اور گورنمنٹ نے ایک ایسی جنگی کل کا انتظام جس پر وہ ۳۰ ملین اسٹرلنگ سالانہ خرچ کرتا ہے۔ اس کے سپرد کر دیا۔

جنرل کروپاٹکن روسی کمانڈر
بری افواج متعینہ اقصائے مشرق

کوروپاٹکن روسی مدبرون کی عمرون کی لحاظ سے ابھی نوجوان ہے اسکی عمر ۵۶ سال کی ہے اور وہ ایسا مستقل مزاج ہے کہ کسی سنگین سے سنگین واقعہ سے بھی کبھی پریشان نہین ہوتا پانچ سال کا عرصہ ہوا کوروپاٹکن کو ایک صبح یہہ خبر ملی۔ کہ سینٹ پٹیرزبرگ اور ڈون کا میگزین۔ ۲۴ گھنٹہ کے عرصہ مین جلا دیا جائیگا ڈون اسکے حلقہ مین نہین تھا۔ یہ خبر پاتے ہی وہ فوراً سینٹ پٹیرزبرگ پہنچا اور افسرون اور آدمیون کو بلاکے ہر ایک چیز کو ملاحظہ کیا اور جب اسے یہہ معلوم ہوگیا کہ سب چیزین ٹھیک ہین تو اسنے اس خوشی مین ہر شخص کو ۳ روز کی چھٹی دیدی میگزین کے گرد خندقین کھدوا دی گئین اور محافظین کی تعداد مین اضافہ کر دیا گیا۔ غرض کہ سینٹ پٹیرزبرگ کا میگزین اسکے فوراً انتظام کر دینے سے محفوظ ہوگیا دوسری صبح کو معلوم ہوا کہ افواہ ٹھیک تھی اور یہ کہ ڈون کا میگزین پھونک دیا گیا۔ نپولین کا مقولہ ہے کہ جنگ مین بہت سے نکمے آدمی کچھہ نہین اور ایک لائق آدمی سب کچھہ ہے

# خاتمہ اور آخری التماس

مین قبل اسکی کہ اس حصہ کو ختم کرون اس امر کا اظہار کر دینا ضروری خیال کرتا ہون کہ چونکہ اقصائی مشرق کی جنگ کے متعلق ہر دو نبرد آزما حکومتین ہر ایک قسم کی فوجی کارروائی نہایت احتیاط اور اخفا کے ساتھہ کرتی ہین اور قریب قریب تمام ولایتی اخبارات کے کارسپانڈنٹ دہاوا کرنیوالی افواج سے علیحدہ دور سنگھائی وغیرہ مقامات مین پڑی ہوئی خبرین گھڑ رہتے ہین اور جو شاذونادر محدودے چند نامہ نگار میدان جنگ مین موجود بہی ہین تو وہ بہی بغیر استمزاج اوس کمان افسر کے جسکی اسٹاف کے ساتھہ وہ ہین کوئی خبر باہر نہین بہیج سکتی ان تمام وجوہات سے خبرونکی آمد کیا اس مہمل طرق پر واقع ہوتی ہے کہ جو خبر آج ایک اخبار مین درج ہوتی ہے کل اوسکی تردید ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت مین تازہ صحیح خبرونکا بہم پہونچنا اگرچہ ایک دشوار امر ہے تاہم مین نے قرین قیاس اور بالکل صحیح خبرونکی بہم پہونچانے مین بے انتہا کوشش کی ہے اور حتی الامکان تمام اون خبرون سے پرہیز کیا ہے جنکی صحت مین کسی قسم کا بہی شک واقع ہوا ہے علاوہ اسکے ابتدا سے ترتیب کتاب مین تمام حل طلب امور اور نہایت کارآمد معلومات کے فراہم کرنے کا خاص خیال رکہا ہے تاکہ بروقت ملاحظہ ناظرین کو کسی قسم کی اولجہن اور بے لطفی نہ محسوس ہو۔ ہان میری ناوقت علالت نے اس کتاب کو قبل از وقت ختم کرنے پر مجہکو مجبور کر دیا لہذا ماہ مئی ۱۹۰۴ء تک کے واقعات کو بکمال مشکل اس حصہ مین درج کر کے ختم کرتا ہون اور ناظرین کے حوصلہ افزائی کی بہروسہ پر یہ وعدہ کرتا ہون کہ دوسرا حصہ جو انشاء اللہ عنقریب طیار ہو کر شایع ہو جاویگا اوسمین اور بہت سے خاص امور کو مدنظر رکہکر ناظرین کی دلچسپی بڑہانیکا خاص خیال رکہا گیا ہے۔

**نوٹ** دوسرا حصہ جسکی قیمت ۱۰ ار علاوہ محصول ڈاک رکہی گئی ہے اور جو عنقریب چہپکر شایع ہو جاویگا پیشگی درخواست کرنیوالے اصحاب کو معہ محصول وفیس منی آرڈر ۱۰ ار مین روانہ کیا جاویگا۔

تمت

کاپی نویس محمد عبدالعزیز رامپوری

RR